

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (الحديث)

درجہ ثانویہ عامہ بنین و بنات کے نصاب میں داخل حدیث کی مشہور
کتاب زاد الطالبین کی آسان اردو شرح

محکم دلائل و اطال البین

شرح اردو

زاد الطالبین

مکمل لغات

آسان لفظی ترجمہ

مکمل اعراب

ثانیہ و درود

مختصر تشریح

ترکیب نحوی

مترجم
استاذ العلماء حضرت مولانا محمد اختر صاحب
استاذ الحدیث دارالعلوم عین گاہ کبیرہ والا

استاذ حدیث جامعۃ الحسین
و خطیب جامع مسجد القریش
شہرہ درود ملتان 0300-7307166

مولانا محمد مرسلین صاحب

دارالعلوم عین گاہ کبیرہ والا ضلع ماہیوال
0300-8393553

ادارۃ التصنیف

ناشر

بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً (الحديث)

درجہ ثانویہ عامہ بین و بنات کے نصاب میں داخل حدیث کی مشہور
کتاب زاد الطالبین کی آسان اُردو شرح

محکم دلائل و براہین

شرح اردو

زاد الطالبین

مسلک لغات

آسان لفظی ترجمہ

مکمل اعراب

شانے درود

مختصر تشریح

ترکیب نحوی

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد اختر صاحب مدظلہ
استاذ الحدیث دارالعلوم عید گاہ کبیر والا

استاذ الحدیث جامعہ الحسنین
و خطیب جامع مسجد القریش
شیر شاہ روڈ ملتان Mob. 0300-7307166

مولانا محمد مرسلین صاحب مدظلہ

برائے رابطہ

دارالعلوم عید گاہ کبیر والا ضلع ملتان

0300-8393553

ادارۃ التصنیف

ناشر

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

نام کتاب : مختار الطالبین شرح زاد الطالبین

مرتب : حضرت مولانا محمد اختر صاحب مدظلہ العالی

استاذ الحدیث دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا

0300,8393553

تاریخ طباعت : جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ بمطابق مئی ۲۰۰۹ء

کمپوزنگ : مولوی محمد عمران طارق جھنگوی

ناشر : ادارۃ التصنیف دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا ضلع خانیوال

برائے رابطہ : مولانا محمد مرسلین صاحب مدظلہ

0300,7307166

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆..... ملنے کے پتے.....☆

☆ مکتبہ دارالعلوم نزد دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا ☆ مکتبہ علویہ
 نزد دارالعلوم عیدگاہ کبیر والا ☆ مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
 ☆ کتب خانہ مجیدیہ بوہڑ گیٹ ملتان ☆ عتیق اکیڈمی ملتان ☆ مکتبہ
 اشاعت الخیر ملتان ☆ مکتبہ رحمانیہ لاہور ☆ مکتبہ سید احمد شہید لاہور
 ☆ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ☆ کتب خانہ رشیدیہ راولپنڈی ☆ دارالاشاعت
 اردو بازار کراچی ☆ مکتبہ فتحیہ نواب شاہ

آئینہ مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ	نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	طلبہ حدیث کی فضیلت	15	20	تین مفید باتیں	72
2	خطبہ	17	21	علم بلا عمل کی مثال	74
3	الباب الاول	17	22	افضل ذکر	75
4	ہجرت ظاہرہ و باطنہ	21	23	نوع آخر منها	76
5	الجملة الاسمية	22	24	رہبانیت کیا ہے؟	80
6	موسم و منافق میں فرق	27	25	الجملة الاسمية التي دخلت عليها حرف "ان"	81
7	مسواک کے فوائد	30	26	ریاکاری شرک ہے	83
8	غیبت ایک سنگین گناہ	34	27	چٹا اور جھوٹا کائٹ	85
9	منافق کی پہچان	42	28	رزق اور موت بندے کو ڈھونڈتے ہیں	87
10	نیکی اور برائی کی پہچان	44	29	صدقہ کے فوائد	92
11	حقیقی مسلمان	45	30	فضیلت کا معیار	93
12	حقیقی عباد	46	31	چار رحمت والے اعمال	101
13	حقیقی مہاجر	47	32	سات چیزیں صدقہ جاریہ ہیں	103
14	تمام مسلمان یکجان ہیں	51	33	قیامت کی ایک نشانی	105
15	نوع آخر منها	53	34	سوال کرنا جہالت کو دور کرتا ہے	106
16	دو درجے کسی سیر نہیں ہوتے	60	35	قبر کے احوال	108
17	استغفار کا فائدہ	63	36	الجملة الفعلية	109
18	حقیقی توبہ	65	37	سب سے اچھا دوست نیک عمل ہے	116
19	حقیقی روزہ	66	38	نوع آخر من الجملة الفعلية	118

انتساب

بندہ اپنی اس کاوش کو
محسن کائنات سید الکونین سر تاج انبیاء

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

اور

حضراتِ محدثین رحمہم اللہ

جنہوں نے اپنی تمام تر توانائیاں خرچ کر کے احادیثِ رسول ﷺ کو ضبط کیا
اور پھر امتِ مسلمہ تک پہنچا کر عظیم احسان فرمایا

اپنے اساتذہ کرام و مشائخ عظام ادام اللہ فیو ضہم

کی طرف منسوب کرتا ہے جن کی خصوصی توجہ و تربیت سے تعلیم و تدریس
اور تصنیف کی سعادت حاصل ہوئی

رائے گرامی

ولی کامل، مجلہ اسلام، پیر طریقت حضرت مولانا محمد عزیز الرحمن صاحب مدظلہ العالی
خلیفہ مجاز شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ
و مہتمم دارالعلوم زکریا اسلام آباد

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی الہ واصحابہ الطہیین الطاہرین الی یوم الدین اما بعد!
عزیز گرامی حضرت مولانا مہ اختر صاحب زیدہ مجددہ نے خاتم النبیین امام الانبیاء
والمرسلین اپنے آقا نبی اکرم ﷺ کی مبارک احادیث کے ایک گلدستہ ”زاد الطالین“ کی شرح ”مختار
الطالین“ لکھی ہے جس کو علمی حلقوں میں مقبولیت ہوئی ہے طلباء علوم نبوت کے لئے یہ شرح بہت
مفید ہے اور عام مسلمانوں کے لئے بھی کہ حضور اقدس ﷺ کے ارشادات میں بے حد انوار
و برکات ہوتے ہیں۔

زاد الطالین ایک دینی اور علمی خدمت ہے کہ ”دارالعلوم کبیر والا“ درسی خدمات کے
حوالہ سے اپنی مثال آپ ہے اور مولانا زید مجددہ اسی دارالعلوم کے فاضل اور فیض یافتہ ہیں اور جہاں
وہ ذی علم اور بہترین مدرس ہیں وہاں الحمد للہ وہ صاحب نسبت مجاز ہیں اور باطنی نور سے بھی منور ہیں
انہوں نے طالب علمی کا زمانہ پاکیزہ گزارا ہے ابھی ابتدائی طالب علم تھے ہمارے برکتہ العصر
حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ کے مبارک اور مقبول سلسلے میں داخل ہو گئے تھے
اس راہ سلوک میں بھی مگن اور اتباع و انقیاد کے ساتھ محنت کرتے رہے اسی علمی اور روحانی ذوق کا
ثمر ”مختار الطالین“ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر طرح قبولیت نصیب فرمائے اور سب کو اس مبارک کتاب سے فیض یاب
فرمائے۔ عزیز محترم کے لئے صدقہ جاریہ اور شفاعت کا ذریعہ بنائے اور ان کے مبارک کاموں
میں مجھ سیاہ کار کا بھی حصہ بنائے ہم سب کو جب تک زندہ ہوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی

طرح پریدون وجہہ اور بیتغون فضلا من اللہ کے زمرہ میں شامل رکھے اور آخر وقت میں اپنی رضا کے لئے شہادت کی موت نصیب فرمائے آمین بحاء النبی الکریم صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ اجمعین

فقیر محمد عزیز الرحمن عفی عنہ

۳۰ ربیع الاول ۱۴۳۰ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

پیر طریقت استاذ العلماء حضرت مولانا محمد نواز صاحب سیال مدظلہ العالی

شیخ الحدیث و مہتمم جامعہ قادریہ حنفیہ صادق آباد ملتان

الحمد لولہ والصلوة علی نبیہ اما بعد

میں نے عزیزم مولانا محمد اختر صاحب (مدرس دارالعلوم کبیر والا) کی تالیف ”مختار الطالین“ کو دیکھا اور پڑھا۔ عزیزم کی یہ بہت ہی حوصلہ افزا خدمت دین ہے۔ مولف نے اس شرح میں ترجمہ اور ترکیب کا پورا اہتمام کیا ہے اور احادیث کی وضاحت نہایت ہی سہل انداز میں بہت ہی مختصر کی ہے جو کہ مبتدی طلباء کے لئے بے حد مفید ہے اللہ تعالیٰ مولانا کی اس پر خلوص سعی کو طالبانِ علوم کے لئے نافع بنائے اور بارگاہِ ایزدی میں شرف قبولیت بخشے (آمین)

محمد نواز

جامعہ قادریہ حنفیہ

صادق آباد ملتان خیابان روڈ ملتان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

استاذ العلماء فخر المدرسین حضرت مولانا عبدالرحمن جامی صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث دارالعلوم رحیمیہ ملتان و مہتمم جامعہ حفصہ لبنات الاسلام مظفر گڑھ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

عزیز القدر حضرت مولانا محمد اختر صاحب زید علمہ ملک کے عظیم دینی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم عید گاہ کبیر والا کے ہونہار و باصلاحیت مدرس ہیں فراغت کے بعد سے ہی اپنے مادر علمی میں تدریس کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے ”مختار الطالبین“ کے نام سے ”زاد الطالبین“ کی ایک عمدہ شرع تصنیف فرمائی ہے بندہ نے مختلف مقامات سے مطالعہ کیا ہے ہر اعتبار سے جامع پایا صرف و نحو و ادب و حدیث کا حسین امتزاج ہے مبتدی اساتذہ کرام اور طلبہ کے لئے یہ شرح نعت عظیمہ اور تحفہ ثمنیہ ہے اس شرح مبارک کی تصنیف پر مولف موصوف کو مبارکباد پیش کرتا ہوں دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ اس شرح مبارک کو قبولیت تامہ و عامہ نصیب فرمائے۔ اور عزیز مولف زیدہ علمہ کے علم و عمل میں برکت نصیب فرمائے آمین

حررہ

عبدالرحمن جامی

مقیم دارالعلوم رحیمیہ ملتان

یوم الاربعاء ۶/۳/۱۴۳۰ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

استاذ العلماء عمدة المدرسين حضرت مولانا بشیر احمد الہ آبادی صاحب مدظلہ العالی

جامعہ خیر العلوم مکیہ ٹھل حنظلہ رحیم یار خان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

مدارس عربیہ کی دنیا میں دارالعلوم عید گاہ کبیر والا کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ درس نظامی کی ابتدائی کتابوں پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے جو کہ اساتذہ کرام اور طلبہ کے لئے اساس و بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں بہرہ دارالعلوم کے اکثر فضلاء درس و تدریس کے میدان میں شاہسوار ثابت ہوئے۔

انہیں فضلاء میں مولانا محمد اختر صاحب زیدہ مجدد ہیں جو اپنے مادر علمی میں استاد و مدرس ہیں انہوں نے حدیث کی کتاب ”زاد الطالبین“ کی شرح ”مختار الطالبین“ کے نام سے تصنیف کی ہے بندہ نے چند چیدہ چیدہ مقامات کو غور سے دیکھا تو اس کو طلبہ اور اساتذہ کے لئے نہایت ہی مفید پایافت اور ترکیب کے حل نے شرح کو مزید چار چاند لگا دیے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ جل شانہ کو جملہ طلاب علوم کے لئے نافع بنائے اور صدقہ

جاریہ بنائے

والسلام بشیر احمد

خادم جامعہ خیر العلوم مکیہ ٹھل حنظلہ رحیم یار خان

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رائے گرامی

ولی کامل، ماہر علوم عقلیہ و نقلیہ حضرت مولانا محمد حسن صاحب مدظلہ العالی

مدرس جامعہ محمدیہ و جامعہ مدنیہ جدید لاہور

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

اللہ تعالیٰ اپنے دین مبین کو قیامت تک باقی رکھیں گے انشاء اللہ تعالیٰ عالم اسباب میں اللہ تعالیٰ نے اس کی حفاظت کا انتظام یوں فرمایا ہے کہ اپنے دین مبین کے مختلف شعبوں کی حفاظت کے لئے اپنے خاص بندوں کو منتخب فرمایا ہے جو دین حق کی شمع کو قیامت کی صبح تک روشن کرتے رہیں گے انشاء اللہ تعالیٰ

انہیں سعادت مند ہستیوں میں سے ہمارے ملک کے معروف عظیم دینی علمی روحانی مرکز دارالعلوم عید گاہ کبیر والا خانیوال کے نیک مخلص اساتذہ میں سے ایک عظیم استاذ حضرت مولانا محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہیں جنہوں نے بڑی محنت سے مدارس دینیہ میں پڑھائی جانے والی حدیث شریف کی ایک مبارک کتاب ”زاد الطالین من کلام رسول رب العالمین“ کی بہت ہی عمدہ انداز سے شرح لکھی ہے جس کا نام ماشاء اللہ ”مختار الطالین“ تجویز فرمایا ہے جس کا مطالعہ جملہ قارئین کے لئے اپنے قلب و جگر کو منور اور روشن کرنے کا ذریعہ ہوگا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت استاذ محترم کی اس نیک کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے

اور دارین میں اپنی رضاء و خوشنودی کے حصول کا ذریعہ بنا دے آمین

محتاج دعا

محمد حسن غفری عنہ

صفر المظفر ۱۴۳۰ھ

پیش لفظ

مدارس عربیہ کے درس نظامی میں مبتدی طلباء و طالبات کے لئے ہزاروں احادیث کے ذخیرہ سے منتخب ایک جامع ترین مجموعہ ”زاد الطالین“ مؤلفہ حضرت مولانا عاشق الہی صاحب نور اللہ مرقدہ کو بڑی اہمیت اور مقبولیت حاصل ہے، راقم السطور کو متعدد بار اپنے مادر علمی جامعہ دارالعلوم عیدہ گاہ کبیر والا میں یہ کتاب پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی، اگرچہ اردو زبان میں اس کتاب کی متعدد شروح موجود ہیں اور الحمد للہ ہر شرح اپنی نوعیت کے اعتبار سے مفید اور قابل قدر ہے مگر بعض شروح طویل اور بعض حد سے زیادہ مختصر ہیں جس کی وجہ سے سہل پسند اور قلیل الاستعداد طلباء کے لئے ان سے استفادہ مشکل ہے اس لئے فی زمانہ طلبہ و طالبات کی زوال پذیر استعداد کو سامنے رکھ کر آسان ترجمہ، مختصر تشریح اور زبان و بیان کی سادگی کے ساتھ ”مختار الطالین“ مرتب کی گئی ہے جو نہ زیادہ طویل ہے اور نہ ہی بالکل مختصر۔

دورانِ تالیف جن کتب و شروح کی طرف مراجعت رہی وہ درج ذیل ہیں۔

(۱) شرح زاد الطالین مؤلفہ حضرت مولانا عبد القادر بہاولپوری۔ اس میں ترکیب و لغات ہیں تشریح نہیں ہے۔

(۲) ہدیۃ الطالین مؤلفہ محمد انوار الحق قاسمی نائب مہتمم مدرسہ عالیہ ڈھاکہ بنگلہ دیش۔ اس میں لغات ہیں، ترکیب و تشریح نہیں ہے۔

(۳) ارشاد الطالین مؤلفہ صاحبزادہ مولانا محمد عتیق الرحمن صاحب۔ اس شرح میں تشریح و ترکیب بعض المغنیات تک ہے اور راقم نے لغات، تشریح و ترکیب باب ثانی تک لکھی ہے جبکہ باب ثانی میں ترجمہ اور اعراب پر اکتفاء کیا ہے، اس طرح یہ کتاب ان تینوں شروحات کا خلاصہ ہے اور مندرجہ ذیل خصوصیات کی حامل ہے۔

(۱) ہر حدیث پر اعراب کا اہتمام۔

(۲) مطالب حدیث سمجھنے کے لئے آسان لفظی ترجمہ۔

(۳) باب اول کی تمام احادیث کی ترکیب نحوی۔

(۴) الفاظ حدیث کی بالاختصار لغوی اور صرفی تحقیق۔

(۵) ہر حدیث کی مختصر اور جامع تشریح۔

• (۶) احادیث کا شان و رود۔

(۷) باب ثانی کی احادیث پر اعراب اور ان کا مطلب خیر ترجمہ۔

پروردگارِ عالم سے دعا ہے کہ وہ اساتذہ اور مخلصین کی دعاؤں کی برکت سے اس کاوش کو طلبہ و طالبات کے لئے نفع بخش بنائیں اور اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت سے نوازیں، آمین۔

اظہارِ تشکر

حضرات اساتذہ و اکابرین کا تہہ دل سے ممنون ہوں جنہوں نے اس کتاب کو اپنی قیمتی آراء سے مزین فرمایا اور اپنی گونا گوں مصروفیات سے وقت نکال کر بندہ کی حوصلہ افزائی فرمائی جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء فی الدارین۔

اور ان تمام احباب کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جن کا اس کتاب میں کسی بھی درجہ کا تعاون شامل ہے، بالخصوص استاذ الحدیث صاحبزادہ حضرت مولانا سراج الحق صاحب مدظلہ جن کی تحریک و تعاون سے کام شروع ہوا، اور مولانا عبد القدوس صاحب مدرس دارالعلوم عید گاہ کبیر والا، مولوی محمد عمران طارق تھنگوی، مولوی محمد اولیس ڈیروی، مولوی محمد معاویہ مخدومپوری، مولوی ریاض احمد بھکروی، مولوی فرحان کبیر والوی فضلائے دارالعلوم کبیر والا جنہوں نے کمپوزنگ اور تصحیح وغیرہ میں بھرپور تعاون کیا۔

محمد اختر عفی عنہ

مدرس دارالعلوم عید گاہ کبیر والا

۱۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۰ھ

مجرور مل کر متعلق ہوئے مقصودہ کے، مقصودہ صیغہ اسم مفعول کا، ہی ضمیر نائب فاعل، اسم مفعول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی کانت کی، کانت اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مبتدا متضمن معنی شرط، ف جزائیہ، ہجرت مضاف، ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتدا، الی حرف جار، ما موصولہ، ہا جر فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، الی حرف جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ہا جر کے، ہا جر فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کانت کے، کانت صیغہ اسم فاعل، ہی ضمیر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ بن کر قائم مقام جزاء، شرط اور جزا مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر تفصیل، اجمال تفصیل مل کر معطوف، معطوف معطوف علیہ مل کر مقولہ (مفعول بہ) ہوا قال کا، قال اپنے فاعل اور مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- اس حدیث کا بنیادی مقصد ہر کام میں نیت و اخلاص کی اہمیت واضح کرنا ہے کہ ہر عمل بغیر نیت خالص بے جان جسم ہے۔ محدثین کی عادت ہے کہ اپنی کتابوں کا آغاز زیادہ تر اسی حدیث سے کرتے ہیں، اشارہ اس بات کی طرف کرنا ہوتا ہے کہ حدیث کے ہر طالب کو چاہیے کہ اس علم کو شروع کرنے سے پہلے اپنی نیت خالص اللہ کے لئے کرے ورنہ اس کی ساری کوشش اللہ کے نزدیک ذرہ کے برابر قدر و قیمت نہیں رکھے گی۔

ہجرت:- ہجرت کا معنی ترک کرنا۔ اصطلاح شریعت میں ہجرت دو قسم پر ہے ظاہرہ و باطنہ۔

(۱) ظاہرہ:- یہ ہے کہ دار الکفر سے دار الاسلام میں منتقل ہونا۔

(۲) باطنہ:- یہ ہے کہ گناہوں کا ترک کرنا۔

اشکال:- شرط اور جزاء میں تغایر ہوتا ہے یعنی اتحاد نہیں ہوتا یہاں تو دونوں ایک ہی چیز ہیں۔

جواب:- شرط میں قصد کی قید ہے اور جزاء میں ثواب کی قید ہے یعنی اگر قصد اور نیت درست ہے تو آخرت میں بھی ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔

فَهَجَرَتْهُ إِلَى مَا هَا جَرَ إِلَيْهِ.

اشکال:- اس پر اشکال ہے کہ پہلے جملہ میں ”فہجر تہ الی اللہ ورسولہ“ کا اعادہ کیا گیا ہے تو اسی طرح دوسرے جملے میں بھی فہجر تہ الی دنیا یصیبہا او امراتہ یتزوج ہونا چاہیے تھا اس کی بجائے اجمال کے طور پر صرف فہجر تہ الی ما ہا جَرَ إِلَيْهِ کیوں فرمایا؟

جواب:- دنیا اور عورت اس قابل نہیں ہیں کہ بلا ضرورت ان کا نام لیا جائے بخلاف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کہ ان کا نام محبوب اور لذیذ ہے اس لئے لذت حاصل کرنے کے لئے اس کا تکرار کیا گیا ہے اور دنیا اور عورت کا تکرار نہیں کیا گیا تاکہ ان کی حقارت و مذمت ظاہر ہو۔

الجملة الاسمية

(۲) الدِّينُ النَّصِيحَةُ.

ترجمہ:- دین خیر خواہی کا نام ہے۔

لغات:- الدین مذہب و ملت جمع ادیان۔ ایک دوسرا لفظ آیا ہے دین اس کا معنی قرض کا ہوتا ہے اس کی جمع ڈیون، دائن قرض خواہ، مدیون مقروض۔ النصيحة اسم مصدر ہے اسم مصدر وہ ہوتا ہے کہ معنی حدیث پر دلالت کرے مگر مشتق منہ واقع نہ ہو اس کی جمع نصائح ازف نصحاء و نصائحہ خیر خواہی کرنا، خیر و صلاح کی طرف بلانا۔ توبہ نصوحا خالص توبہ، جس کے بعد گناہ نہ کرنے کا پختہ عہد ہو۔

تشریح:- دین خیر خواہی کا نام ہے اس عبارت میں بہت اختصار ہے اور جملہ جوامع الکلم میں سے ہے اس تعبیر کے لئے اس سے بہتر کوئی جملہ نہیں ہے نصیحت ہر اس قول و فعل میں چلتی ہے جس

میں کامیابی کی طرف رہنمائی ہو۔ یہ مسلمان کے حقوق میں سے ہے اور تمام مخلوق کو عام ہے کہ مخلوق میں سے ہر ایک کے حقوق کی رعایت کی جائے۔

(۳) الْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ

مجلسیں امانت ہوتی ہیں۔

ترکیب :- المجالس مبتداء، بالامانۃ، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے ثابتہ کے، ثابتہ اسم فاعل اپنے فاعل ہی ضمیر اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغات :- المجالس جمع ہے مجلس کی، بیٹھنے کی جگہ، کچہری کو بھی مجلس کہا جاتا ہے۔ از باب ض جُلُوسًا مَجْلِسًا بیٹھنا۔ الامانۃ اس کی جمع امانات از باب ض، س اَمْنًا اعتماد کرنا، محفوظ رہنا۔

تشریح :- یعنی جو بات مجلس میں کی گئی ہو، باہر والوں کو بتلانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ بعض باتیں پردہ کی ہوتی ہیں باہر کرنے سے انسان بے پردہ ہو جاتا ہے اور کسی کو بے پردہ کرنا جائز نہیں ہے لہذا جو بات مجلس میں ہو اس کو امانت کی طرح سمجھنا چاہیے کہ جس طرح امانت کسی کو نہیں دیجاتی اسی طرح مجلس کے اندر جو خاص بات کی جائے وہ بھی باہر نہیں بتانی چاہیے ہاں البتہ اگر کسی مجلس میں دوسرے مسلمان کو ایذا پہنچانے کا مشورہ ہو تو دوسرے کو بتانا ضروری ہو جاتا ہے مثلاً زید کے خلاف مشورہ ہوا کہ اس کو قتل کیا جائے یا اس کا مال چھینا جائے وغیرہ ایسی حالت میں وہ بات باہر زید کو بتائی جائے تو یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہوگا۔

(۴) الدُّعَاءُ مُخَّ الْعِبَادَةِ

دعا عبادت کا نچوڑ ہے۔

ترکیب :- الدعاء مبتداء، مخ مضاف، العبادۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی صرنی تحقیق:۔ الدعایہ مصدر ہے باب نصر۔ نصر سے اس کا معنی ہے پکارنا۔ منع ہڈی کا گودا، مغز، بھیجا جمع میخاخ۔ العبادۃ بندگی از باب ان عبادۃ عبودۃ اللہ کو ایک جانا۔

تشریح:۔ دعا کو عبادت کا مغز کہا گیا ہے کیونکہ عبادت کی حقیقت عاجزی اور انکساری ہے اور یہ معنی پورے طور پر دعا میں پایا جاتا ہے کہ اللہ جل شانہ کے سامنے بندہ عاجز و ناتواں طور پر اپنی حاجت کا اظہار کرتا ہے اس کے سامنے گڑگڑاتا ہے۔

(۵) الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

ترکیب:۔ الحیاء مبتداء، شعبۂ موصوف، من حرف جار، الایمان مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوئے کا یہ محذوف کے، کا یہ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی صرنی تحقیق:۔ حیا شرمندگی، حیات زندگی۔ از باب س حیاۃ زندہ رہنا، باب تفعیل تحیۃ سلام کرنا۔ شعبۂ اس کا معنی ہے فرقہ گروہ شاخ جمع شعب شعباب۔

تشریح:۔ حیا کو ایمان کا شعبہ اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ حیا کرنے والا اپنے حیا کی وجہ سے گناہوں سے بچتا ہے لہذا جو چیز گناہوں سے بچنے کا ذریعہ ہو وہ ایمان کی شاخ ہے ایک حدیث میں ہے کہ ایمان کے ستر سے کچھ زائد شعبے ہیں اور ادنیٰ شعبہ یہ ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دیا جائے۔

(۶) الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

انسان اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس نے محبت کی۔

ترکیب:۔ المرء مبتداء، مع ظرف مضاف، من موصولہ، احب فعل ماضی، ہو ضمیر اس کا فاعل، فعل

اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ ل کر مضاف الیہ ہوا، مضاف مضاف الیل مل کر خبر ہوئی، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی صرفی تحقیق :- احب باب افعال سے ماضی واحد غائب کا صیغہ ہے۔

تشریح :- ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک صحابی حاضر ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی آپ ﷺ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ کہنے لگے کہ میں نے نہ زیادہ نفلی نمازیں پڑھی ہیں نہ زیادہ روزے رکھے ہیں ہاں ایک بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا المرء مع من احب

(۷) (الْخَمْرُ جُمَاعُ الْإِثْمِ)

شراب گناہوں کو جمع کرنے والی ہے۔

ترکیب :- الخمر، مبتدا، جماع مضاف، الاثم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیل مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لغوی صرفی تحقیق :- خمر مونث سماعی ہے انگوری شراب، خمر کینہ، خمار شراب کی وجہ سے درد سر، از باب ان، ش خمر اچھپانا، خمار دو پند۔ جماع جیم کے کسرہ کے اور میم مشدود کے ساتھ بہت جامع کرنے والا، جامع کا مبالغہ ہے، اسی طرح جیم کے ضمہ کے ساتھ بھی پڑھا گیا ہے جُمَاع۔

تشریح :- شراب پینے کے بعد انسان بہت سے گناہ کر بیٹھتا ہے اس لئے شراب کو گناہوں کی جڑ بتایا گیا ہے اس سے لڑائی ہوتی ہے، حادثات ہوتے ہیں، گالیاں دی جاتی ہیں وغیرہ وغیرہ، اسی لئے اس کی سزا بھی سخت ہے وہ یہ ہے کہ شراب پینے والے کو ۸۰ اسی کوڑے لگائے جاتے ہیں۔

(۸) (الْإِنَانَةُ مِنَ اللَّهِ وَالْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ)

ترجمہ :- بردباری اللہ کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔

ترکیب :- الانانۃ مبتداء، من حرف جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائنۃ محذوف کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل، ہی ضمیر فاعل، صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، العجلۃ مبتداء، من حرف جار، الشیطن مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوئے کائنۃ محذوف کے، کائنۃ صیغہ اسم فاعل، ہی ضمیر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

صرنی و لغوی تحقیق :- الانانۃ بردباری، وقار از باب ض، س آئیدیر کرنا۔ العجلۃ جلدی از باب عَجَلًا عَجَلًا جلدی کرنا العجل العجل نکھڑا العاجل جلد باز۔ الشیطن جمع شیاطین از باب ن شَطَطًا خالفت کرنا، دور کرنا۔

تشریح :- ہر کام سکون و وقار سے کرنا چاہیے سوچ سمجھ کر کرنا چاہیے اور استخارہ کر کے کرنا چاہیے جو کام ایسا ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا اللہ تعالیٰ کی تائید اس کو شامل ہوگی۔ اور جو جلد بازی میں ہوگا وہ شیطان کی طرف سے ہوگا اس میں اللہ تعالیٰ کی تائید نہیں ہوگی۔

(۹) اَلْمُؤْمِنُ غَرٌّ كَرِيمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَيْسَمٌ

ترجمہ :- مومن بھولا بھالا شریف ہے اور منافق چال باز اور کمینہ ہے۔

ترکیب :- المومن مبتداء، غر خبر اول، کریم خبر ثانی، مبتداء دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، الفاجر مبتداء، خب خبر اول، لیسم خبر ثانی، مبتداء اپنی دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہوا۔

لغوی و صرنی تحقیق :- غر نا تجربہ کار، بھولا جس کو تجربہ نہ ہو، جمع اغر از باب س غَرَّارۃ شریف ہونا، نا تجربہ کار ہونا۔ کریم درگزر کرنے والا، اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے ہے، راجل

کریم بنی مرد۔ فاجو حق سے تجاوز کرنے والا، خوب گناہ کرنے والا، زناء کرنے والا، جھوٹ بولنے والا، جمع فجورۃ فجّار از باب ان فجور اتجاوز کرنا، گناہ کرنا۔ خب مکار، دغا باز، دھوکہ دینے والا از باب س خبا مکار ہونا، دھوکہ باز ہونا۔ لعیم مکینہ، ذلیل جمع لئام از باب کرم لؤم مکینہ ہونا۔

تشریح:۔ مومن بے چارہ سیدھا سادھا ہوتا ہے، بھولا بھالا ہوتا ہے، کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا اگر احسان نہیں کرتا تو کسی کو تکلیف بھی نہیں دیتا، اس کے مقابلہ میں جو منافق ہوتا ہے وہ دھوکہ دیتا رہتا ہے اور کمینگی اختیار کرتا ہے اور مومن اپنی موت کی فکر میں لگا رہتا ہے، آخرت کی تیاری کے لئے ہر وقت مشغول رہتا ہے اور جنت کا امیدوار رہتا ہے۔ اسکے برخلاف جو فاجر ہوتا ہے وہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

(۱۰) الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ

ترجمہ:۔ ظلم قیامت کے دن بہت سے تاریکیاں ہیں

ترکیب:۔ الظلم مبتداء، ظلمات موصوف، یوم مضاف، القیمة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوا کایۃ محذوف کا، کایۃ صیغہ صفت اسم فاعل، ہی ضمیر اس کا فاعل، کایۃ اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر صفت ہوئی موصوف کی، موصوف صفت مل کر خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تحقیق لغوی و صرفی:۔ ظلمات جمع ظلمۃ کی تاریکی از باب س رات کا تاریک ہونا۔ القیامۃ موت کے بعد اٹھنے کا نام ہے۔

تشریح:۔ جس طرح نیک اعمال کی وجہ سے انسان کو ایک نور دیا جائے گا۔ اسی طرح جو شخص دنیا میں کسی پر ظلم کرتا ہے اس ظلم کی وجہ نور سے محروم ہوگا اس کے لئے ظلم کے سبب سے تاریکی ہی تاریکی ہوگی۔

(۲۲) وَالتَّوَدُّ إِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ

ترجمہ:- اور لوگوں کی طرف محبت کرنا آدھی عقل ہے۔

لغات:- التودد باب تفعیل کا مصدر ہے دوستی کرنا از باب س و د آ، مَوَدَّةٌ محبت کرنا چاہنا و د و د محبت کرنے والے کو کہتے ہیں اور یہ مذکر و مونث دونوں میں مستعمل ہوتا ہے العقل وہ نور جس سے غیر حسی چیزیں معلوم کی جاتی ہیں سمجھ، دل جمع عُقُولُ از باب ض ع ق لاً سمجھدار ہونا۔

ترکیب:- والتودد، او عاطفہ، التودد مصدر، الی الناس جار مجرور مل کر متعلق ہوئے التودد کے، پھر یہ مبتداء، نصف العقل مضاف مضاف الیہ دونوں مل کر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو گیا۔

تشریح:- جب آدمی لوگوں کے ساتھ محبت کرے گا تو لڑائی جھگڑے گالی گلوچ وغیرہ سے بچارے گا۔ لوگوں کے ساتھ ایسے طور پر رہنا چاہیے کہ لڑائی جھگڑے سے بچارے یہی آدھی عقل ہے پوری عقل اس وقت ہوتی ہے جبکہ دین پر پورا پورا عمل ہو۔

(۲۳) وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ

ترجمہ:- اچھا سوال آدھا علم ہے۔

لغات:- حسن جمال، خوبصورتی جمع مَحَاسِنُ، الْحَسَنَةُ نیکی، بھلائی جمع حَسَنَاتُ از باب ن، خوبصورت ہونا۔ السوال از باب ف، مصدر ہے سوال کرنا، پوچھنا، سائل پوچھنے والا، مانگنے والا۔

ترکیب:- حسن السوال مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، نصف العلم یہ بھی مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- یعنی اچھا سوال کرنا آدھا علم ہے کہ جب مفتی جواب دے گا تو پورا علم ہو جائے گا۔

فاعل مل کر جملہ فعلیہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، لا یولف فعل نفی مضارع مجہول، ہو ضمیر مستتر نائب فاعل فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ معطوف، دونوں جملے مل کر صلہ ہوئے موصول کا، موصول صلہ مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کائن کے، کائن صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر ہوئی لائے نفی جنس کی، لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ متانفہ ہوا۔

تشریح:- مسلمان محبت کی جگہ ہے یعنی اس کے ساتھ محبت اور نرمی اور اچھے اخلاق سے پیش آنا چاہیے کسی سے بات کرے تو یار سے ہنس کر ہو غصہ کا اظہار نہ کرے ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب تم اپنے مسلمان بھائی سے ملو تو عقدہ پیشانی سے ملو یعنی ہنس کر ملو ایسے طور پر نہ ملو کہ منہ اور ماتھے پر یکٹیریں لگی ہوئی ہوں۔ آگے واضح طور فرمادیا کہ ایسا شخص جو نہ کسی سے محبت رکھتا ہے اور نہ کوئی اس سے محبت رکھتا ہے اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔

(۲۷) الْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِي الْقَلْبِ كَمَا يُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ

ترجمہ:- گانا پیدا کرتا ہے نفاق دل میں جیسا کہ اگا تا ہے پانی کھیتی کو۔

لغات:- الغناء گیت، گانا از باب س غناء غنی المالدار ہونا غنی المالدار جمع أغنياء۔ ينبت از باب افعال اگانا از باب ن نبتاً نباتاً اگنا۔ النفاق والمنافقة باب مفاعلة کا مصدر ہے از باب ن ختم ہونا، کم ہونا، مفاعلة کا معنی ہے دل میں کفر چھپانا۔ القلب دل، جمع قلوب از باب ض قلباً الٹ پلٹ کرنا۔ الماء اصل میں مۃ ہے اس کی صغیر مویہ از باب ن مویاً پانی پلانا۔ الزرع کھیتی جمع ذروع از باب ف زر عابونا، بیج ڈالنا۔

ترکیب:- الغنا مبتدا، ينبت فعل مضارع، ہو ضمیر اس کا فاعل، النفاق مفعول بہ، فی حرف جار، القلب مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اول، ک حرف جار، ما مصدریہ، ينبت فعل، الماء فاعل، الزرع مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور ہوا جار کا، جار

کیا ناپ تول میں کمی بیشی نہ کی اور قسموں سے بچے رہے بات کرنے میں بھی سچ بولتے رہے ایسے تاجر قیامت والے دن انبیاء و صدیقین صالحین کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔

(۲۹) النَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهَدَاءِ

ترجمہ:- سچا امانت دار تاجر نبیوں اور صدیقیوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

لغات:- الصدوق مبالغہ کا صیغہ ہے بہت زیادہ سچ بولنے والا۔ النبین نبی کی جمع ہے الصدیقیین الصدیق کی جمع ہے بہت سچا، سچائی میں کامل، عمل سے اپنی بات کو سچ کر دکھانے والا الصّدقۃ خیرات جمع صدقات الصدقات مہر۔ الشہداء شہید کی جمع ہے، حاضر، اللہ کی راہ میں مقتول از باب س حاضر ہونا از باب کرم، گواہی دینا۔

ترکیب:- التاجر موصوف، الصدوق صفت اول، الامین صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر مبتداء، مع مضاف، النبین معطوف علیہ، واو عاطفہ، الصدیقیین معطوف اول، واو عاطفہ، الشہداء معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مضاف الیہ ہوا، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ ہوا کائن محذوف کا، کائن صیغہ اسم فاعل، ہو ضمیر اس کا فاعل، اسم فاعل اپنے قائل اور مفعول فیہ سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی، التاجر مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- پہلی حدیث میں غلط تاجر کی برائی بیان کی گئی تھی۔ اور اچھے تاجر کی تعریف کی طرف اشارہ تھا اس حدیث میں واضح طور پر سچے امانت دار جو دھوکہ نہیں کرتا اس کے بارے میں فرمایا کہ ایسا تاجر قیامت والے دن نبیوں صدیقیوں اور صالحین کے ساتھ ہوگا۔

(۳۰) آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ

وَ اِذَا اَوْثَمِنَ خَانَ

ترجمہ:- منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو

عطف خبر ثانی، مبتداء اپنی دونوں خبروں سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- جب کسی چیز سے انسان محبت کرتا ہے تو پھر اس کی نظر اس کے عیوب میں نہیں ہوتی اپنے محبوب کے عیوب سے اپنے آپ کو اندھا کر دیتا ہے اس کا کوئی عیب اس کو نظر نہیں آتا اور نہ ہی اپنے محبوب کی کوئی برائی سنتا ہے کہ اس سے بھی اپنے کو بہرا بنا دیتا ہے۔

(۴۷) طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ:- علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

لغات:- فريضة بمعنی مفروضہ ازض فرض کرنا، معین کرنا۔

ترکیب:- طلب مصدر مضاف، العلم مضاف الیہ، دونوں ملکر مبتداء، فريضة بمعنی مفروضہ اسم مفعول، می ضمیر مستتر نائب فاعل، علی حرف جار، کل مضاف، مسلم مضاف الیہ، دونوں ملکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مفروضہ کے، مفروضہ صیغہ اسم مفعول نائب فاعل اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- ہر مسلمان پر چاہے مرد ہو یا عورت اتنے مسائل جاننے ضروری ہیں جن کی زندگی گزارنے میں اس کو ضرورت ہوتی ہے جو میں گھنٹے میں پیش آنے والے مسائل کا حل ہو سکے۔ اس حدیث میں اگرچہ مسلمہ کا لفظ نہیں ہے اور صحیح احادیث میں یہ ثابت نہیں البتہ مراد ضرور ہے کہ جیسے مرد پر مسائل کا سیکھنا فرض ہے اسی طرح عورت پر بھی پر فرض ہے۔

(۴۸) مَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَالْهَي

ترجمہ:- جو چیز کم ہو اور پوری ہو جائے بہتر ہوتی ہے اس چیز سے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔

لغات:- کفی ازض کفایہ کافی ہونا۔ الہی از افعال غافل کرنا، قرآن پاک میں ہے
الهاکم التکاثر از ان لہوا کھیلنا، از اس محبت کرنا۔

ترکیب:- افضل صیغہ اسم تفضیل مضاف، الجہاد مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، من موصولہ، قال فعل ماضی، هو ضمیر مستتر فاعل، کلمۃ مضاف، حق مضاف الیہ، دونوں ملکر موقوفہ، عند مضاف، سلطان موصوف، جار صفت، موصوف اپنی صفت سے ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل موقوفہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول صلہ ملکر مضاف الیہ ہوا جہاد محذوف کا، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- بادشاہ کے سامنے حق بات کہنی بڑی مشکل ہوتی ہے اکثر آدمی ایسی جرات نہیں کرتے اس لئے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا افضل جہاد ہے۔

(۵۷) لَعْدُوَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رُوحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيهَا

ترجمہ:- اللہ کی راہ میں ایک صبح کو جانا یا ایک شام کو جانا دنیا اور اس کے اندر کی نعمتوں سے بہتر ہے لغات:- غدوة از باب ن غدو صبح کو جانا، صابر کے معنی میں بھی آتا ہے اور صبح کو غدوة کہتے ہیں۔ روحۃ از باب ن رواح شام کے وقت جانا۔

ترکیب:- ل ابتدائیہ، غدوة موصوف، فی حرف جار، سبیل مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کایہ مقدر کے، کایہ اپنے فاعل صی اور متعلق سے ملکر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف علیہ، او عاطفہ، روحۃ معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر مبتداء، خیر صیغہ اسم تفضیل، هو ضمیر مستتر فاعل، من حرف جار، دنیا معطوف علیہ، او عاطفہ، ما موصولہ، فی حرف جار ہا مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے مثبت مقدر کے، مثبت فعل، هو ضمیر مستتر فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اسم تفضیل خیر کے، اسم تفضیل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر خبر ہوئی مبتداء لغدوہ کی، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

ہونا، طوبی اسم تفضیل کا صیغہ ہے اطیب کا مونث ہے۔ صحیفۃ ورق، لکھا ہوا کاغذ، مراد نامہ اعمال جمع صحائف، صُحف اسی سے مُصَحَّف ہے قرآن پاک کو کہتے ہیں جمع مُصَاحِف استغفار باب استفعال کا مصدر ہے گناہ کی بخشش مانگنا از باب ض، س چھپانا اسی سے الغفار الغفور بہت بخشنے والا۔

ترکیب :- طوبی مبتداء، ل حرف جار، من موصولہ، وجد فعل معروف، ہو ضمیر مستتر فاعل، فی حرف جار، صحیفۃ مضاف، ضمیر مضاف الیہ، مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق وجد فعل کے استغفار موصوف، کثیر اصفت، دونوں ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے ملکر صلہ موصول صلہ ملکر مجرور ہوئے جار کے، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے کایۃ مقدر کے، کایۃ اپنے فاعل ہی اور متعلق سے ملکر خبر ہوئی مبتداء کی، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح :- جو شخص زیادہ استغفار کرتا ہے تو اس کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور جب یہ شخص مرے گا اور نامہ اعمال دیکھے گا تو اس وقت اس کو بہت خوشی ہوگی اسی وجہ سے ہمارے لئے بھی خوشی حاصل کرنے کا موقع ہے کہ ہم زیادہ استغفار کریں۔ آنحضرت ﷺ روزانہ سو مرتبہ استغفار کرتے تھے یہ صرف ہم کو تعلیم دینے کی غرض سے تھا ورنہ آپ ﷺ کو استغفار کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

(۶۰) رَضِيَ الرَّبُّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَ سَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ کی رضا مندی والد کی رضا مندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

لغات :- رَضِيَ یہ مصدر ہے باب سح سے اسی طرح رَضُو انا بھی مصدر آتا ہے خوش ہونا، الرضا رضا مندی۔ سَخَطُ از باب س سَخَطًا ناراض ہونا، غصہ ہونا۔

خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں بھائے رسول اللہ ﷺ کی طرف تو حضور ﷺ نے ان دونوں کو اپنے ساتھ ملا لیا اور فرمایا کہ بے شک بیٹا بخل اور بزدلی کا باعث اور سبب ہوتا ہے۔ یہ کمال محبت کی نشانی ہے یعنی بیٹے کے ساتھ اتنی محبت ہوتی ہے کہ آدمی اس کے لئے مال بچاتا رہتا ہے اور بچوں کی خاطر لڑائی وغیرہ میں زیادہ حصہ نہیں لیتا لہذا بیٹا بخل اور بزدلی کا سبب ہوا۔

(۸۸) إِنَّ الصَّدَقَ طَمَإِينَةٌ وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيئَةٌ

ترجمہ:- بے شک سچائی اطمینان کا باعث ہے اور بیشک جھوٹ بے قراری ہے۔

ترکیب:- واضح ہے۔

تشریح:- سچ بولنے کے بعد انسان مطمئن رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کے بعد بے قراری ہی بے قراری ہوتی ہے انسان کو چین نہیں ملتا ایک جھوٹ بول لیا تو اس کو برقرار رکھنے کے لئے کئی جھوٹ اور بولنے پڑتے ہیں۔ صدق اور کذب جس طرح اقوال میں مستعمل ہوتے ہیں اسی طرح افعال میں بھی مستعمل ہوتے ہیں یعنی کسی کام میں شک ہو تو اس کو چھوڑ دینا چاہئے اس میں اطمینان ہوگا اور جس میں شک نہ ہو اس کو اختیار کر لینا چاہئے تاکہ دل مطمئن رہے۔ سچ بولنا شریعت پر عمل کرنا ہے اور جو شریعت پر عمل کرتا ہے وہ کبھی پریشان نہیں ہوتا لہذا سچ بولنے والا کبھی پریشان نہ ہوگا۔

(۸۹) إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہیں جمال کو پسند کرتے ہیں۔

لغات:- جمیل خوبصورت، از باب ان جملاً جمع کرنا، از باب ک جملاً نحو بصورت ہونا۔

ترکیب :- ان حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللہ موصوف، تعالیٰ فعل، ہو ضمیر فاعل، فعل فاعل ملکر صفت موصوف صفت ملکر ان کا اسم، جمیل موصوف، محب فعل، ہو ضمیر فاعل، الجمال مفعول بہ، فعل فاعل مفعول بہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر خبر ان کی، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح و شان و رود :- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرا سا بھی تکبر ہو گا وہ جنت میں نہیں جائیگا۔ ایک آدمی نے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی اچھے کپڑے اور عمدہ جوتے پہننے کو پسند کرتا ہو؟ تو جواب میں فرمایا ان اللہ جمیل محب الجمال کہ اللہ تعالیٰ خود انتہائی خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند بھی فرماتے ہیں۔ متکبر تو وہ ہوتا ہے کہ جو حق کو ٹھکرائے اور لوگوں کو ذلیل سمجھے۔

(۹۰) اِنَّ لِّكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةٌ

ترجمہ :- ہر شے کے لئے تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے لئے سستی بھی ہوتی ہے۔

لغات :- شِرَّة برائی، تیزی، چستی۔ فَتْرَةٌ کمزوری، سستی، جمع فَتَرَات، از باب فْتَرٌ ضعیف ہونا۔

ترکیب :- ان حرف مشبہ بالفعل، لام جار، کل مضاف، شی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر ثابتہ کے متعلق ہوا، ثابتہ اپنے فاعل (ہی ضمیر مستتر) سے ملکر خبر مقدم ان کی، شِرَّة اسم، ان اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، واو عاطفہ، لکل شِرَّة بذریعہ عطف ان کی خبر، فترۃ بذریعہ عطف ان کا اسم۔

تشریح :- جب بندہ عبادت میں چستی دکھاتا ہے یعنی بہت زیادہ عبادت کرتا ہے تو بالآخر سست ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے دین میں نہ افراط ہے نہ تفريط ہے بلکہ ہمارے دین میں توسط ہے کہ میانہ روی اختیار کی جائے اعتدال کے ساتھ کام کیا جائے نظمی عبادت کم کی جائے لیکن ہمیشہ کی جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ عبادت تو کثرت سے کرے لیکن ہمیشہ نہ کرے۔

(۹۱) اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا يَطْلُبُهُ اَجَلُهُ

ترجمہ:- بلاشبہ رزق انسان کو ضرور طلب کرتا ہے جیسے اس کی موت اس کو تلاش کرتی ہے۔

لغات:- الرزق مفرد ہے بمعنی روزی جمع اَرْزَاق، از باب ن ر ز قاروزی پہنچانا۔ اجلہ مفرد ہے اس کی جمع اَجَال بمعنی موت، وقت، مدت۔

ترکیب:- ان حرف مشبہ بالفعل، الرزق ان کا اسم، يطلب فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، العبد مفعول بہ، ک جار، ما مصدریہ، يطلب فعل مضارع، ہو ضمیر مفعول بہ، اجل مضاف، ہو ضمیر مضاف الیہ، دونوں ملکر فاعل، يطلب ثانی کے، يطلب اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتا دیل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق، يطلب اول کے، يطلب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- جس جگہ آدمی کا رزق لکھا ہوتا ہے وہیں اس کو مل کر رہے گا۔ جس طرح موت جہاں لکھی ہوتی ہے وہیں مقررہ وقت پر آتی ہے۔ فارسی کی کتاب میں کسی طالب علم نے پڑھا (بزدوری برسد) روزی زبردستی پہنچ جاتی ہے، اس کو آزمانا چاہا اور کہا کہ آج میں کھانا نہیں کھاؤں گا پھر دیکھتا ہوں کہ روزی کیسے زبردستی پہنچتی ہے وہ طالب علم باہر جنگل کی طرف چل دیا یہاں تک کہ ایک قبرستان سے گذر ہوا وہاں ایک قبر پر مٹھائی تھی اس کو دیکھ کر وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا قریب ہی چند آدمیوں نے اسے پکڑ لیا اور کہا اچھا تو ہمیں دیکھ کر مٹھائی میں زہر ملا کر بھاگ رہا ہے چل ہمارے ساتھ اور کھا مٹھائی۔

خلاصہ یہ ہے کہ زبردستی اسے مار مار کر مٹھائی کھلائی گئی۔ موت بھی مقررہ وقت پر ہی آتی ہے۔ ملک شام میں ایک مجلس کے اندر حضرت سلیمان علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے ہوئے تھے اور دوسرے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ عزرائیل علیہ السلام آئے اور سلیمان علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ آپ ایک منٹ میں ایک جگہ اور دوسرے منٹ میں ہزاروں میل دور کئی آدمیوں کی

جان کس طرح نکالتے ہو تو انہوں نے جواب دیا کہ ساری دنیا کی رو میں نکالنا میرے لئے ایسے ہی ہیں جیسے ایک پلیٹ سے انار کے دانے نکالنا کہ جتنے چاہوں نکال لوں اس گفتگو کے دوران عزرائیل علیہ السلام ایک آدمی کی طرف بار بار دیکھ رہے تھے جو حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا جب عزرائیل علیہ السلام چلے گئے تو وہ آدمی آگے ہوا کہنے لگا کہ یہ کون تھا بار بار میری طرف دیکھ رہا تھا تو انہوں نے فرمایا کہ عزرائیل علیہ السلام تھے تو پھر وہ آدمی ڈر گیا کہ میری طرف جو بار بار دیکھ رہے تھے کہیں میری جان ہی نہ نکال لیں اس لئے آپ ایسا کریں کہ بذریعہ ہوا مجھے ہندوستان پہنچا دیں چنانچہ وہ ہندوستان پہنچ گیا۔

دوسرے دن اطلاع ملی کہ وہ فوت ہو گیا تو سلیمان علیہ السلام نے عزرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا بات تھی انہوں نے بتایا کہ جب میں آپ کے پاس آیا تھا تو یہ شخص آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں اس کو اسلئے دیکھ رہا تھا کہ اس کی جان نکالنے کا مجھے حکم ہوا تھا ہندوستان میں اس کو غور سے دیکھ رہا تھا کہ یہ آدمی وہی ہے یا کوئی اور ہے لگتا تو وہی تھا لیکن یہ آرام سے شام میں بیٹھا ہے ایک دن میں ہندوستان میں کیسے پہنچ سکے گا تو بہر حال عزرائیل علیہ السلام کا دیکھنا ہی مقررہ وقت پر جان نکلنے کا سبب بن گیا۔

(۹۲) إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْزِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ

ترجمہ:- بے شک شیطان انسان میں خون جاری ہونے کی طرح چلتا ہے۔

لغات:- بجری باب ضرب سے چلنا، جاری ہونا۔ الانسان مفرد ہے اس کی جمع ناس ہے، نسیان سے ماخوذ ہے از باب علم نسیانا بھولنا۔ مجری مصدر میمی ہے یا ظرف کا صیغہ ہے۔

ترکیب:- ان حرف مشبہ بالفعل، الشیطان اسم، بجری فعل مضارع، ہو ضمیر متستر فاعل، من جار، الانسان مجرور، دونوں ملکر متعلق فعل کے، مجری صیغہ ظرف مضاف، الدم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان

فاعل، غضب مضاف، الرب مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، تدفع فعل، ہی ضمیر مستتر فاعل، میتہ مضاف، السوء مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر ان کی، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ صدقہ کرنے سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ختم ہو جاتی ہے اور غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بری موت سے آدمی بچ جاتا ہے اور خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے اور یہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ اگر مال ہو تو پیسوں سے صدقہ ہوتا ہے اگر نہ ہو تو کوئی چیز خواہ ایک چھوہارہ ہی کیوں نہ ہو صدقہ کرتے رہنا چاہئے۔ ایک مرفوع حدیث میں یہاں تک آیا ہے کہ کسی کو اچھی بات بتا دینا بھی صدقہ ہے۔

(۹۸) اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا

اَنْ تَقْضٰهُ بِتَقْوٰی

ترجمہ:۔ تو کسی سرخ رنگ والے یا کالے رنگ والے سے زیادہ بہتر نہیں ہے مگر تقویٰ کے ذریعہ اس پر فضیلت پالے۔

لغات:۔ احمر سرخ رنگ والا، جمع احامر، از باب ن، ن سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ اسود کالے رنگ والا، جمع سود، تفضیلہ از باب ن، ن باقی رہنا، زائد ہونا۔ تقویٰ باب افعال سے مصدر ہے یعنی پرہیز گاری اختیار کرنا۔

ترکیب:۔ ان حرف مشبہ بالفعل، ک ضمیر منصوب ان کا اسم، لست فعل از افعال ناقصہ، ضمیر بارز اس کا اسم ب جار، خیر صیغہ اسم تفضیل، من جار، احمر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لازائدہ برائے تاکید، اسود معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق خیر اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے متعلق سے ملکر مجرور، جار مجرور متعلق ہوئے کا تانا محذوف کے، کا تانا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو

بتاویل مصدر ہو کر اسم، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- پوری حدیث اس طرح ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہر نیکی صدقہ ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ بھی نیکی ہے کہ مسلمان بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملا جائے۔ اور آگے فرمایا کہ یہ بھی نیکی ہے کہ تم ڈالو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں یعنی اگر کوئی پانی بھر رہا ہے تو اپنے بھرے ہوئے برتن کو اس کے برتن میں الٹا کر دو یہ بھی بہت بڑی نیکی ہے۔ مسلمان بھائی سے خوشی کے ساتھ ملنا نیکی کا کام ہے اس لئے کہ اس کا دل خوش ہوگا اور کسی مومن کا دل خوش کرنا عبادت ہے لہذا خندہ پیشانی سے ملنا عبادت ہے اور نیکی کا کام ہے۔ اور صدقہ ہے۔

(۱۰۱) إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِاللَّهِ مَنْ بَدَأَ بِالسَّلَامِ

ترجمہ:- بے شک لوگوں میں سے سب سے بہترین اللہ کے ہاں وہ ہے جو سلام سے ابتداء کرے
ترکیب:- ان حرف مشبہ بالفعل، اولیٰ صیغہ اسم تفضیل مضاف، الناس مضاف الیہ، با جار، لفظ اللہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے اسم تفضیل کے، اسم تفضیل مضاف اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے ملکر ان کا اسم، من موصولہ، بدء فعل ماضی، هو ضمیر مستتر فاعل، با جار، السلام مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر خبر ہوئی ان کی، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- اللہ کے ہاں سب لوگوں سے بہترین وہ ہے کہ جو سلام میں پہل کرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم کس سے ملو تو تین باتوں کا خیال رکھو پہلی یہ کہ تم پہلے اسے سلام کرو دوسری یہ کہ تم اس کو بلاؤ تو بہترین نام کے ساتھ تیسری یہ کہ تم اسے مجلس میں جگہ دو۔

(۱۰۲) إِنَّ الرِّبَّاءَ وَإِنْ كَثُرُوا فَإِنَّ عَاقِبَتَهُ تَصِيرُ إِلَى قُلٍّ

ترجمہ:- بے شک سوداگر چہ زیادہ ہو پس بے شک اس کا انجام کمی کی طرف ہوتا ہے۔

مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف، صفت ملکر معطوف ثانی، او عاطفہ، مسجد ا موصوف، بنی فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف ثالث، او عاطفہ، بیتا موصوف، ل جار، ابن مضاف، السبیل مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق مقدم بنا فعل کے، ہو ضمیر فاعل، ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف رابع، او عاطفہ، نہر ا موصوف، اجر فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف خامس، او عاطفہ، صدقہ موصوف، اخرج فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، من جار، مال مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اول فعل کے، فی جار، صحیہ مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، او عاطفہ، حیوۃ مضاف، ہ مضاف الیہ، دونوں ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور، جار مجرور ملکر اخرج کا متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر معطوف سادس، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفوں سے مل کر ان کا اسم موخر، ان اپنی خبر مقدم اور اسم موخر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، تلحق فعل مضارع معروف، ہی ضمیر مستتر راجع بسوائے اعمال مذکورہ فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، من جار، بعد مضاف، موت مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مضاف الیہ ہوا بعد کا، بعد اپنے مضاف الیہ سے ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ متانفہ ہوا۔

تشریح:۔ مومن کو موت کے بعد کام آنے والی چیزیں اسکی نیکیاں اور اس کے اعمال ہیں اس حدیث میں سات چیزوں کا ذکر ہے جو موت کے بعد کام آتی ہیں اور صدقہ جاریہ بنتی ہیں (۱) ایسا علم جس کو سیکھ کر آگے سکھایا ہو اور اس کو پھیلایا ہو اس پھیلانے میں پڑھانا بھی داخل ہے اور کتاب تالیف کرنا بھی داخل ہے اس طرح کوئی کتاب کسی مدرسہ کے لئے یا آدمی کے لئے وقف کر دینا بھی

داخل ہے بیان کرنا تقریر کرنا بھی داخل ہے (۲) نیک لڑکا جو باپ کے مرنے کے بعد نیکی کرتا ہے تو ثواب باپ کو بھی ملتا ہے (۳) اچھی کتاب کا کسی کو وارث بنایا ہو اس کے مرنے کے بعد جب کوئی اس کتاب کو پڑھے گا تو ثواب کتاب دینے والے کو ہوگا (۴) مسجد، اپنی زندگی میں کسی نے مسجد بنوائی تھی یا اس کے لئے پیسے دے گیا تھا تو مرنے کے بعد اس کو ثواب پہنچتا رہے گا (۵) مسافر خانہ کسی نے مسافروں کی راحت کے لئے مسافر خانہ بنایا ہو کہ مسافر وہاں آ کر رہتے ہوں سردی و گرمی سے بچاؤ اختیار کرتے ہوں (۶) نہر جاری کروائی ہو کسی جگہ پانی کی ضرورت ہو اس نے پانی کا انتظام کر دیا ہو تو اس کو مرنے کے بعد ثواب پہنچتا رہے گا (۷) صدقہ، جو اس نے اپنی زندگی میں حالت صحت میں کیا ہو یہ سب چیزیں رنے والے کے لئے صدقہ جاریہ ہیں مرتے ہی ان کا ثواب ان شروع ہو جائیگا۔

(۱۱۰) اِنَّ اللّٰهَ لَيُوَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

ترجمہ:- بے شک اللہ تعالیٰ اس دین کو فاسق آدمی سے ضرورت دے گا۔

لغات:- لیوید باب تفعیل سے ہے قوی کرنا، ثابت کرنا، از باب ض اذ یئید اید مضبوط ہونا، سخت ہونا۔

ترکیب:- ان حرف مشبہ بالفعل، لفظ اللہ ان کا اسم، لام تاکید، یوید فعل مضارع معروف، ہضمیر مستتر فاعل، ہذا اسم اشارہ، الدین مشار الیہ، اسم اشارہ مشار الیہ سے ملکر مفعول بہ، با جار، الرجل موصوف، الفاجر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح و شان و رود:- اہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ غزوہ حنین میں حاضر تھے تو حضور ﷺ نے فرمایا ایک آدمی کے متعلق جو آپ کے ساتھ تھا اور اسلام کا دعویٰ کرتا تھا کہ وہ اہل ناریں سے ہے جب لڑائی شروع ہوئی تو اسی منافق نے زبردست لڑائی کی اور زخمی ہوا

خوبصورت ہے دوسرا کہے گا کہ ہمارے مسجد زیادہ خوبصورت ہے۔ اس نشانی کا وقوع شروع ہو چکا ہے۔ فخر کرنا کسی بھی چیز میں جائز نہیں ہے اگرچہ مسجد ہی پر کیوں نہ فخر کیا جا رہا ہو فخر کا معنی ہوتا ہے زبان کے ساتھ تکبر کیا جائے تکبر کا معنی ہے کہ دل میں اپنے کو بڑا سمجھے اور دوسروں کو حقیر سمجھے۔ آگے حدیث آرہی ہے جس میں فرمایا گیا ہے کہ جس کے دل میں ذرہ کے برابر تکبر ہوگا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ اعاذنا اللہ منہ۔

(۱۱۲) اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ

ترجمہ:- سوائے اس کے نہیں کہ جہالت کی شفا پوچھنا ہے۔

لغات:- شفاء دوا، تندرستی، صحت، یابی، جمع اظفیہ، باب ض شفاء تندرست کرنا، صحت دینا۔ اسی سے ہے قرآن میں ہے وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ العی عاجز ہونے والا، جمع اغیاء، از باب س عیائی الکلام ست ہونا، رک جانا۔ السؤال از باب سُؤْلا پوچھنا اگر مُسْتَلْفٌ مصدر ہو تو معنی مانگنا۔

ترکیب:- انما بتاویل لفظ ہو کر مفعول بہ ہے فعل محذوف خدا کا، حذف فعل اپنے فاعل انت ضمیر مستتر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ انما میں ان حرف مشبہ بالفعل، ما کاذب عن العمل، شفاء مضاف، العی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، السؤال خبر، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح و شان و روو:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم چند ساتھی نکلے سفر میں تو ایک ساتھی کے سر پر پتھر لگ گیا تو اس کا سر زخمی ہو گیا تو جب وہ رات کو سویا تو صبح غسل کی حاجت ہو گئی تو اس زخمی صحابی نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا کہ کیا میرے لئے تیمم کی اجازت ہے تو بعض صحابہ نے کہہ دیا کہ غسل کرنا پڑے گا تو اس نے غسل کیا تو مر گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب ہم حضور ﷺ کے پاس پہنچے تو ان کو ساری خبر سنائی اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اس کو قتل کر دیا ہے اللہ تعالیٰ تمہیں قتل کریں جب تمہیں مسئلہ کا علم نہیں تھا تو تم نے پوچھا کیوں نہیں؟ پس بے شک جہالت کی شفاء

پوچھنے میں ہے اس کے لئے تیم کافی تھا پھر وہ پٹی باندھ کر سارے جسم کو دھو کر پٹی کی جگہ مسح کر لیتا۔

(۱۱۳) اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِمِ

ترجمہ:- سوائے اس کے نہیں کہ اعمال کا دار و مدار انجاموں ہی کے ساتھ ہے۔

لغات:- خواتیم خاتمہ کی جمع ہے انجام، نتیجہ، از باب ض ختم کرنا، مہر مارنا۔

ترکیب:- ان حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ عن العمل، الاعمال مبتداء، با جار، الخواتیم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق معتبرہ محذوف کے، معتبرہ صیغہ اسم مفعول اپنے نائب قاعل ہی ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر شبہ جملہ ہو کر خبر، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح و شان و رود:- راوی فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ (بسا اوقات) آدمی عمل کرتا ہے جنتیوں والے اور وہ ہوتا ہے اہل نار میں سے بے شک اعمال کا دار و مدار تو خاتمہ کے اعتبار سے ہے۔ انسان کی کامیابی اس وقت ہوتی ہے جب اس کا خاتمہ اچھا ہو کوئی بڑے سے بڑا نیک جتنی پرہیزگار صوفی یہ نہیں کہہ سکتا میرا خاتمہ ضرور اچھا ہوگا۔ اسی طرح بڑے سے بڑا گناہ گار یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرا خاتمہ خراب ہی ہوگا۔

(۱۱۴) اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِنْ

حُفْرِ النَّارِ

ترجمہ:- قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

لغات:- القبر جمع قبور، جس جگہ آدمی کو دفن کیا جائے از باب ن، ض میت کا دفن کرنا، روضۃ باغ جمع روض، ریاض، روضات۔ حفرۃ گڑھا جمع حفر۔

ترکیب:- ان حرف مشبہ بالفعل، ما کافہ عن العمل، القبر مبتدا، روضۃ موصوف، من جار، ریاض مضاف، الجنة مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے کامیہ

محذوف کے، کاربہ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل مستتر اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف علیہ، او حرف عاطفہ، حفرۃ موصوف، من جار، حفر مضاف، النار مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کاربہ کے، کاربہ صیغہ اسم فاعل ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح و شان و رود: لمبی حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نماز کے لئے تشریف لائے تو صحابہ کرام دیکھ کر ہنسنا شروع ہو گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں موت یاد ہوتی تو تم نہ ہنستے، پس موت کو خوب یاد کیا کرو کیونکہ قبر ہر رات اعلان کرتی ہے کہ میں دوری کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، مٹی کا گھر ہوں، کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں۔ جب نیک آدمی دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہو، زمین پر جتنے لوگ چلتے تھے سب سے زیادہ تو میری طرف محبوب تھا، اب جبکہ تیرا معاملہ میرے سپرد ہوا ہے تو دیکھے گا کہ میں کیسا اچھا سلوک کرتی ہوں پھر جہاں تک اس کی نظر جاتی ہے قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جب کافر یا گناہ گار کو دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے کہ تیرا آنا مبارک ہو زمین پر جتنے لوگ چلتے تھے سب سے زیادہ میری طرف تو ہی مبغوض تھا آج پتہ چل جائیگا کہ میں تیرے ساتھ کیسا سلوک کرتی ہوں۔ تو زمین چاروں طرف سے مل جاتی ہے اور اس کی ہڈیاں پسلیاں پس جاتی ہیں اور ستر اٹھ دھاس پر مسلط کئے جاتے ہیں اور ہر ایک سانپ ایسا زہریلا ہوگا کہ اگر وہ زمین پر پھونک مارے تو ساری دنیا ختم ہو جائے اور زمین سے کوئی شئی نہ اگے یہ عذاب قیامت تک ہوتا رہے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے یا پھر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

الجملة الفعلية

ترکیب :- الجملة موصوف، الفعلية صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ ہوئے فعل محذوف
اقراء کے، اقراء فعل امر، انت ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ
انشائیہ ہوا۔

(۱۱۵) كَادَ الْفَقْرُ أَنْ يَكُونَ كُفْرًا

ترجمہ :- قریب ہے کہ تلگدستی کفر ہو جائے۔

لغات :- الفقر مفلسی محتاجی از باب ک فَقَارَہ محتاج ہونا، افتعال افتقار اس کا معنی بھی محتاج ہونا
ہے، فقیر محتاج۔ کفر از باب ن چھپانا، کافر چھپانے والا، کاشٹکار کو کافر کہتے ہیں کیونکہ زمین کے
اندر دانوں کو چھپاتا ہے، قرآن پاک میں ہے اَعْجَبَ الْكُفَّارُ نَبَاتُهُ۔ کفار کافر کی جمع ہے اسی
طرح کُفْرَہ بھی آتی ہے۔

ترکیب :- کاد فعل از افعال مقاربه، الفقر کاد کا اسم، ان ناصبہ مصدریہ، کیون فعل ناقص، ہو ضمیر
مستتر اس کا اسم، کفر خبر، کیون اپنے اسم اور خبر سے مل جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر خبر کاد کی، کاد
اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تشریح :- تلگدستی و غربت کبھی انسان کو کفر تک پہنچا دیتی ہے وہ اس طرح کہ آدمی اللہ تعالیٰ پر
اعتراض کرنے لگ جاتا ہے مجھے تنگ دست کیوں بنایا تو یہ کفر ہی ہے یا تقدیر پر اعتراض کرنے
سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے اس لئے جس حالت میں بھی اللہ رکھے شکر ادا کیا جائے،

غرباء کے لئے خوشخبری بھی ہے ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ غریب لوگ پانچ سو سال پہلے
جنت میں جائیں گے، آنحضرت ﷺ اکثر دعا فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مُسْكِنًا وَ اَمِتْنِيْ
مُسْكِنًا وَ اَحْشُرْنِيْ فِيْ زُمْرَةِ الْمَسَاكِيْنِ "اے اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ اور میری موت بھی

اسی مسکن میں آئے اور میرا حشر بھی مسکینوں کے ساتھ کیجئے۔

(۱۱۶) یُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ

ترجمہ:- اٹھایا جائیگا ہر بندہ کو اسی حالت پر جس پر وہ مرا ہے۔

لغات:- یُبْعَثُ مجہول کا صیغہ ہے از باب فتح بَعَثَ بھیجنا، اس کے بعد اَلْمَيِّتُ ہو تو اس کا معنی ہو گا دوبارہ زندہ کرنا، یَوْمَ الْبَعْثِ بمعنی قیامت کا دن۔

ترکیب:- یبعث فعل مضارع مجہول، کل مضاف، عبد مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، علی جار، ما موصولہ، مات فعل ماضی، هو ضمیر مستتر فاعل، علی جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مات کے، مات اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصولہ صلہ مل کر متعلق ہوئے یبعث کے، یبعث اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- جو شخص جس حالت پر مرا ہے اسی پر اٹھایا جائے گا اگر دین پر مرا ہے تو دین پر اٹھایا جائے گا اور اگر دنیا پر مرا ہے تو اس پر اٹھے گا اور ذلیل ہوگا اگر ایمان پر مرا ہے تو ایمان پر ہی اٹھایا جائے گا اور خدا نخواستہ کفر پر مرا ہے تو کفر پر ہی اٹھایا جائے گا۔

(۱۱۷) كَفَىٰ بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ

ترجمہ:- کافی ہے آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے کہ بات کرے ہر اس چیز کی جس کو اس نے سنا

ترکیب:- کفی فعل ماضی معروف، بازائدہ جار، المرء میتر، کذباً تمیز، بمنزہ تمیز مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، ان نائبہ مصدریہ، یحدث فعل مضارع معروف، هو ضمیر مستتر فاعل، با جار، کل مضاف، ما موصولہ، سمع فعل ماضی، هو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر صلہ ہوا موصول کا، موصول اپنے صلہ سے مل کر مضاف الیہ ہوا، کل مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل یحدث کے، یحدث فعل اپنے

فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر فاعل ہوا کلمی کا، کلمی اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ جو بات کسی سے سنے آگے بیان کر دے تصدیق نہ کرے کہ یہ جھوٹی بات ہے یا سچی بات ہے جو شخص بغیر تحقیق آگے بات بتلائے گا وہ جھوٹا ہوگا اس لئے اس کی ہر بات سے اعتماد اٹھ جائیگا۔

(۱۱۸) یُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلِّ ذَنْبٍ إِلَّا الذَّنْبَ

ترجمہ:- بخش دیا جائیگا شہید کا ہر گناہ مگر قرضہ۔

ترکیب:- یغفر فعل مضارع مجہول، ل جار، الشہید مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، کل مضاف، ذنب مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ منہ، الاحرف استثناء، الذین مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے متعلق اور نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- شہید کا ہر گناہ جو حقوق اللہ سے متعلق ہو معاف ہو جاتا ہے مگر قرضہ معاف نہیں ہوتا یعنی حقوق العباد معاف نہیں ہوتے ان میں خاص طور پر قرضہ ہے اس میں ایک طرف شہید کی فضیلت بیان کی گئی ہے دوسری طرف حقوق العباد کی اہمیت اس قدر شہادت کی سعادت سے مشرف ہو کر یعنی بندوں کا حق معاف نہیں ہوگا۔

(۱۱۹) لَعْنٌ عَبْدُ الدِّينَارِ وَلَعْنٌ عَبْدُ الدِّرْهَمِ

ترجمہ:- لعنت کیا گیا دینار کا غلام اور درہم کا غلام۔

لغات:- لعن از باب فتح لغنا لعنت کرنا، رسوا کرنا۔ الدینار سونے کا ایک پرانا سکہ جو ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے، جمع دنانیر از باب تفعیل دینار بنانا۔ الدرہم درہم کی جمع ہے، درہم چاندی کا

ایک سکہ جس کا وزن ساڑھے تین ماشے ہوتا ہے۔

فائدہ:- ایک کلو گرام میں ہزار گرام ہوتے ہیں گرام اور ماشہ تقریباً ایک ہیں اور بارہ ماشہ کا ایک تولہ ہوتا ہے، تو اس طرح ایک چھٹانک میں پانچ تولے ہو گئے اور سولہ چھٹانک کا سیر کلو ہوتا ہے گویا کہ اسی تولہ کا ایک سیر کلو ہو گیا۔

ترکیب:- لعن فعل ماضی مجہول، عبد مضاف، الدینار مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، لعن فعل ماضی مجہول، عبد مضاف، الدراہم مضاف الیہ، دونوں مل کر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:- جو شخص درہم، دینار کا غلام بن جائے انھیں کے حصول میں لگا رہے اور اس کی سب سے بڑی فکری ہو، انہی کے بڑھانے کی فکر میں لگا رہتا ہو حلال و حرام کی تمیز نہ کرتا ہو اگر اللہ تعالیٰ مال دیں تو راضی ہو اور نہ ملے تو ناراض ہو جائے ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے اللہ کی رحمت سے دوری ہوتی ہے۔

(۱۲۰) حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ

ترجمہ:- جہنم ڈھانپی گئی ہے خواہشات کے ساتھ اور جنت ڈھانپی گئی ہے مشقتوں کے ساتھ۔

لغات:- حُجِبَتِ از باب نصر حَجَبًا حَجَابًا چھپانا، حائل ہونا، اسی سے ہے حاجب بمعنی دربان، گیٹ کیپر، جمع حَوَاجِبُ حَوَاجِبُ۔ النِّسَاءُ آگ مراد جہنم، جمع اَنْسُور، نِسْران، نِسْرَة از باب نصر روشن ہونا۔ الشَّهَوَاتُ جمع شَهْوَة کی خواہش، از باب ن، س شَهْوَة خواہش کرنا۔ المَكَارِهِ جمع مُكَرَّهَة کی، مکروہ، ناپسندیدہ، از باب، س گزھا کر لہذا ناپسند کرنا۔

ترکیب:- حُجِبَتِ فعل ماضی مجہول، النار نائب فاعل، با جار، الشهوات مجرور، دونوں مل کر متعلق

فعل کے فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، حجت فعل ماضی مجہول، الجزئہ نائب فاعل، با جار، الکان مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل مجہول فعل کے فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ جنت اسوقت حاصل ہوتی ہے جب آدمی خواہشات کا مقابلہ کرے نفس کی مخالفت کرے۔ مشقت اٹھائے اس مشقت اٹھانے کے بدلہ میں جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور دوزخ میں اس وقت آدمی داخل ہوتا ہے جب ناجائز خواہشات پر عمل کرے گو یہ کہ جہنم ناجائز خواہشات کے ساتھ ڈھانپی گئی ہے۔

(۱۲۱) يَهْرَمُ ابْنُ آدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اِثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ
وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمْرِ

ترجمہ:۔ ابن آدم بوڑھا ہو جاتا ہے اور اسکی دو چیزیں جوان ہوتی ہیں مال پر حرص کرنا اور عمر پر حرص کرنا۔

لغات:۔ يَهْرَمُ باب س ہڑ ما بوڑھا ہونا، کمزور ہونا، هَرِمَ بوڑھا شخص، جمع هَرِمُونَ، ہر مئی۔
يَشِبُّ باب ض شابا جوان ہونا، شاب جوان کو کہتے ہیں جمع شبابان۔

ترکیب:۔ یہرم فعل مضارع معروف، ابن مضاف، آدم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، یشب فعل مضارع معروف، من جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، اثنان مبدل منہ، الحرص مصدر ذو الحال، علی جار، المال مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کا تنا محذوف کے، کا تنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ہوضمیر مستتر سے مل کر حال، حال ذو الحال ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، الحرص مصدر ذو الحال، علی جار، العمر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کا تنا محذوف کے، کا تنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ہوضمیر مستتر سے مل کر حال، ذو الحال حال ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر بدل، مبدل منہ اپنے بدل سے مل کر

فاعل، فعل اپنے متعلق اور فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:۔ انسان بوڑھا رہتا ہے اور اس میں دو لالچیں بڑھتی رہتی ہیں ایک یہ کہ مال کا لالچی بن جاتا ہے کہ جتنا مال آئے اسکو کم سمجھتا ہے دوسرا یہ کہ عمر کا لالچی بن جاتا ہے کہ عمر میں اضافہ ہو جائے ایک حدیث میں آتا ہے اگر اولاد آدم کی ایک وادی سونے کی ہو تو پھر خواہش کرے گا کہ میری دو وادیاں سونے کی ہوں اور اس کا منہ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔

(۱۲۲) نَعَمْ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنْ اَحْتِيَجَ اِلَيْهِ نَفْعٌ

وَ اِنْ اسْتَغْنٰى عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهُ

ترجمہ:۔ دین میں سمجھ رکھنے والا آدمی بہت اچھا ہے اگر اس کی طرف احتیاجی کی جائے تو نفع دیتا ہے اور اگر اس سے بے پرواہی کی جائے تو اپنے آپ کو اس سے بے پرواہ کر دے۔

لغات:۔ نعم افعال مدح میں سے ہے معنی ہے بہت عمدہ۔

ترکیب:۔ نعم فعل مدح، الرجل فاعل، الفقیر صفت مشبہ ہو ضمیر مستتر فاعل، فی جار، الدین مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ہوئے صفت مشبہ کے، صیغہ صفت اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر مخصوص بالمدح، فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

فائدہ: دوسری ترکیب:۔ نعم فعل مدح اپنے فاعل الرجل سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم، الفقیر فی الدین مبتداء مؤخر، مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

تیسری ترکیب:۔ نعم فعل مدح، الرجل مبداً منہ، الفقیر فی الدین بدل، مبداً منہ اپنے بدل سے ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

چوتھی ترکیب:۔ نعم فعل مدح، الرجل فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، الفقیر فی الدین خبر، مبتداء محذوف ہوئی، ہو مبتداء اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو۔

ان حرف شرط، اچھے فعل ماضی مجہول، ہضمیر مستتر نائب فاعل، الی جار، ہضمیر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، نفع فعل ماضی، ہضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط و جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ان شرطیہ، استغنی فعل ماضی مجہول، ہضمیر نائب فاعل، عن جار، ہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، انغنی فعل ماضی معروف، ہضمیر مستتر فاعل، نفس مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف، جملہ معطوف علیہ اور جملہ معطوفہ ملکر بیان ہوا۔

تشریح:۔ اچھا عالم وہ ہوتا ہے کہ جب لوگ اس کی طرف کوئی حاجت لائیں تو وہ پوری کر دے یعنی کوئی مسئلہ پوچھیں تو بتا دے اور اگر لوگ متوجہ نہ ہوں تو بے پروا ہی اور بے احتیاجی ظاہر کریں تو اس عالم کو بھی چاہئے کہ اپنے نفس کو بھی ان سے بے نیاز رکھے۔

(۱۲۳) يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةَ فَيَرْجِعُ اِثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ

أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ

ترجمہ:۔ میت کے پیچھے جاتی ہیں تین چیزیں، پس لوٹ آتی ہیں دو چیزیں اور باقی رہتی ہے اس کے ساتھ ایک چیز، پیچھے جاتے ہیں اس کے گھر والے اور اس کا مال اور اس کا عمل پس لوٹ آتے ہیں اس کے گھر والے اور مال اور باقی رہتا ہے اس عمل۔

لغات:۔ يتبع باب س تجعاً پیچھے چلنا، باب افعال اتباع اس کا معنی بھی چلنا۔

ترکیب:۔ یتبع فعل مضارع، المیت مفعول بہ، ثلاثہ فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ، ف عاطفہ، یرجع فعل، اثنان فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ معطوف، واؤ عاطفہ، یبقی فعل مضارع، مع مضاف، ہ مضاف الیہ، دونوں ملکر مفعول بہ، واحد فاعل، فعل فاعل اور

مفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا، جملہ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف جملوں سے ملکر مبین،
 تتبع فعل مضارع، ہضمیر مفعول بہ، لہلہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مالہ مضاف
 مضاف الیہ ملکر معطوف اول، واؤ عاطفہ، عملہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے
 دونوں معطوفوں سے ملکر فاعل تتبع کا، تتبع اپنے مفعول اور فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف علیہ
 ف عاطفہ، یرجع فعل مضارع، لہلہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، مالہ مضاف
 مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف، واؤ
 عاطفہ، یتبعی فعل مضارع، عملہ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف،
 جملہ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوف جملوں سے ملکر پہلے جملے کا بیان ہوا۔

تشریح:- جب آدمی مرتا ہے تو اس کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں (۱) میت کے گھر والے اور
 رشتہ دار یہ قبر تک پہنچا آتے ہیں (۲) میت کا مال بھی ساتھ جاتا ہے مال سے مراد یہاں اس کے
 غلام ہیں یا نوکر اور چار پائی سواریاں وغیرہ (۳) اس کا عمل بھی ساتھ جاتا ہے لیکن ان تین
 چیزوں سے دو چیزیں واپس آجاتی ہیں یعنی گھر والے اور رشتہ دار یا جو بھی قبر تک ساتھ جائیں وہ
 سب واپس آجاتے ہیں اور اس کا مال بھی واپس آجاتا ہے اگر کوئی چیز مرنے والے کے ساتھ رہتی
 ہے تو وہ اس کے اعمال ہیں جو اس نے دنیا میں اخلاص کے ساتھ کیے تھے لہذا سب سے اچھا
 دوست انسان کے لیے اسکے اعمال ہوئے جو آخر تک اس کے ساتھ رہتے ہیں لہذا انسان کو زیادہ
 سے زیادہ عمل صالحہ کے کمانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(۱۲۴) کَبُرَتْ خِيَانَةٌ اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيثًا هُوَ لَكَ مُصَدِّقٌ

وَ اَنْتَ بِهِ كَاذِبٌ

ترجمہ:- بڑی خیانت یہ ہے تو اپنے بھائی سے کوئی بات بیان کرے وہ تیری تصدیق کرنے والا ہو
 اور تو اس کے ساتھ جھوٹ بول رہا ہو۔

ترکیب :- کبرت فعل ماضی معروف، ضمیر ہی مستتر بہم تیز، خیالہ تیز، تیز اور تیز ملکر مفسر، ان ناصبہ مصدریہ، تحدث فعل مضارع معروف، انت ضمیر مستتر فاعل، اخ مضاف، ک مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر ذوالحال، ہو مبتداء، لک جار مجرور ملکر متعلق مقدم ہوا مصدق کا، مصدق صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، انت ضمیر منفصل مبتداء، بہ جار مجرور ملکر متعلق مقدم ہوا کاذب کا، کاذب صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف، جملہ معطوف علیہ معطوف سے ملکر حال، ذوالحال اور حال ملکر مفعول اول، حدیث مفعول ثانی، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر تفسیر، مفسر اور تفسیر ملکر فاعل ہوا کبرت فعل کا، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح :- مسلمان بھائی کو ایسی بات بتانا کہ وہ اسے سچا سمجھتا ہو حالانکہ وہ جھوٹا ہو تو یہ جھوٹ کے ساتھ ساتھ بہت بڑی خیانت بھی ہے کیونکہ کسی کو صحیح بات بتلانا اس کا حق ہے

(۱۲۵) يَنْسُ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِيْنَ

وَ اِنْ اَغْلَاَهَا فَرَحٌ

ترجمہ :- برابرندہ ہے ذخیرہ اندوز اللہ تعالیٰ بھادوستا کرے تو غمگین ہوتا ہے اور اگر مہنگا کر دے تو خوش ہوتا ہے۔

لغات :- المحتکر باب افتعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے احتکار کا معنی کسی چیز کو مہنگا فروخت کرنے کیلئے روک رکھنا، باب ض ح ک ر ظلم کرنا، تنگی کرنا۔ ارخص باب افعال سستا کرنا، باب کرم رخصتا ہونا، رخص سے کو کہتے ہیں۔ الاسعار جمع سعر کی بمعنی نرخ، بھاد۔ اغلاھا باب افعال کا ماضی ہے اس کا معنی ہے بھاد گراں کرنا، مجرد کے باب نصر سے ہے زیادہ کرنا، بلند کرنا۔

ترکیب :- لا تدخل فعل مضارع معروف، الملائکۃ فاعل، بیتا موصوف، فی جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے مثبت فعل محذوف کے، کلب معطوف علیہ، واو عاطفہ، لازائدہ برائے تاکید نفی، تصاویر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر فاعل، مثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح :- جس گھر میں کتابا تصویر ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خصوصی رحمت کا معاملہ نہیں فرماتے اس آدمی سے جو ایسے گھر یا کمرہ میں ہو جس میں کتابا تصویر ہو کسی جاندار کی۔ اور اس دوران ثواب میں کمی آتی رہتی ہے۔

اس حدیث سے ملائکہ سے مراد ملائکہ رحمت ہیں نہ کہ مطلق فرشتے یہی وجہ ہے کہ حفاظت کرنے والے فرشتے اور موت کے فرشتے آتے ہیں مگر ان کو کتے اور تصویر سے کراہت ضرور ہوتی ہے جس گھر میں کتاب ہو وہاں رحمت کے فرشتے اس لئے نہیں آتے کہ خنزیر کے بعد سب سے زیادہ نجاست والا اور گندہ جانور یہی کتا ہے کتا نجاست بہت زیادہ کھاتا ہے اور خود بھی نجس ہے اور حرام جانوروں میں سے ہے اس لئے جہاں یہ ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ کتے کی بدبو ہوتی ہے اور رحمت کے فرشتے بدبو میں نہیں جاتے اور جہاں تصویر ہو وہاں رحمت کے فرشتے اس لئے نہیں آتے کہ تصویر کشی انسانی استطاعت کی حد تک خدا کی خالقیت کا ایک قسم کا مقابلہ ہے اس لئے بخاری شریف کی حدیث ہے اشد الناس عذابا یوم القیامۃ السلذین یضاهون بخلق اللہ یعنی قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مشابہت اختیار کرتے ہیں یعنی در پردہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جیسی مخلوق ہم بھی بنا سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے ڈریں۔

(۱۳۸) لَا تَصْحَبُ الْمَلٰٓئِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا كَلْبٌ وَلَا جَورٌ

ترجمہ:- فرشتے اس جماعت کے ساتھ نہیں رہتے جس میں کتا اور گھنٹی ہو۔

لغات:- رُفْقَةً ساتھیوں کی جماعت۔ جَورٌ گھنٹی۔

ترکیب:- لا تصحب فعل مضارع، الملائکۃ فاعل، رفقة موصوف، فی جار، ہا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ہوئے فعل محذوف ثبت کے، کلب معطوف علیہ، واو عاطفہ، لازائدہ برائے تاکید، جس معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر فاعل، ثبت فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- یہ پہلے گزر چکا ہے کہ جہاں کتا ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں ہوتے۔ اب یہ ہے کہ سفر میں چند ساتھی جارہے ہوں۔ ساتھ کتا ہو جب بھی رحمت کے فرشتے ساتھ نہیں دیتے۔ اور جس جماعت کے ساتھ گھنٹی ہو تو بھی فرشتے ساتھ نہیں رہتے۔ کیونکہ مسلم کی حدیث میں ہے کہ گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔ اور فرشتے شیطان کی ضد ہیں۔ اس معنی کے لحاظ سے شیطان نافرمان ہی نافرمان ہے۔ اور فرشتے مطیع ہی مطیع ہیں۔ اس لئے جہاں شیطان ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں ہوتے۔ اور جہاں رحمت کے فرشتے ہوں وہاں شیطان نہیں ہوتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صیغ الامر والنہی

ترکیب :- صغ مضاف، الامر معطوف علیہ، واو عاطفہ، النہی معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ سے مل کر خبر مبتدا محذوف ہذہ کی، مبتدا اور خبر مل کر جملہ انشائیہ خبریہ ہوا۔

(۱۳۹) بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً

ترجمہ :- پہنچاؤ مجھ سے اگر چہ ایک آیت ہو۔۔

ترکیب :- بلغوا فعل امر حاضر، ضمیر بارز اس کا فاعل، عن جار، ن وقایہ، ی ضمیر واحد متکلم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، واو مبالغہ، لو شرطیہ وصلیہ، آیت خبر فعل محذوف کانت کی، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا، واو مبالغہ وصلیہ، آیت خبر فعل محذوف کانت کی، کانت فعل ناقص، جی ضمیر مستتر اس کا اسم، کانت اپنے اسم اور خبر سے مل کر شرط، اس کی جزا مقابل کے قرینہ کی وجہ سے محذوف ہے یعنی ولو کانت آیت فبلغوا عنی۔

تشریح :- یعنی جو کچھ تم نے سنا ہے۔ اور جو کچھ تم نے حاصل کیا ہے۔ مجھ سے بالواسطہ یا بلا واسطہ اقوال میں سے ہو یا افعال میں سے یا تقریرات میں سے اسکو آگے پہنچاؤ جہاں تک تمہاری طاقت ہے۔ اگر چہ ایک آیت بھی ہو۔ یعنی اگر چہ تھوڑی مقدار ہو اس حدیث میں ولو آیت فرمایا گیا۔ ولو حدیثا نہیں کہا گیا۔ اگر چہ حدیث کی تبلیغ بھی ضروری ہے اس کی کئی وجوہات نقل کی گئی ہیں (۱) جب آیت کی تبلیغ کا حکم ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے تو پھر حدیث کی تبلیغ تو بطریق اولیٰ ضروری ہوگی (۲) بعضوں نے آیت سے مراد ہر کلام مفید لی ہے۔ اس لئے لفظ آیت میں قرآن کریم کی آیت بھی آگئی اور حدیث بھی آگئی۔ کیونکہ یہ سب کلام مفید ہی ہیں۔

اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُفْعِلُ - مَنَاتے ہیں اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اور ثابت رکھتے ہیں۔

ترکیب :- من اسم جازم متضمن معنی شرط، ترک فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، الجمعۃ مفعول بہ، من جار غیر ضرورۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، کتب فعل ماضی مجہول، ہو ضمیر مستتر ممیز، منافقا ممیز، ممیز ملکر نائب فاعل، فی جار، کتاب موصوف، لایحی فعل مضارع مجہول، ہو ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لایہدل بترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوف ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح :- اس حدیث کی وضاحت ایک دوسری حدیث سے ہوئی ہے جو مشکوٰۃ کے اندر موجود ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اس پر لازم ہے کہ وہ جمعہ کے دن نماز جمعہ ضرور ادا کرے مگر پانچ افراد اس سے مستثنیٰ ہیں (۱) مریض (۲) مسافر (۳) عورت (۴) بچہ (۵) غلام۔ معلوم ہوا کہ بغیر ضرورت شدیدہ اور شرعیہ نماز جمعہ کا چھوڑنا بالکل کفر کے قریب ہے کہ عملی طور پر تو منافق لکھ دیا جاتا ہے۔

(۲۲۶) مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ، مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِّنْ نِّفَاقٍ

ترجمہ :- جو شخص مرا اس حال میں کہ اس نے جہاد نہ کیا اور اس کے نفس میں یہ بات پیدا نہ ہوئی تو مرا نفاق کے ایک شعبہ پر۔

ترکیب :- من اسم جازم متضمن معنی شرط، مات فعل، ہو ضمیر مستتر ذوالحال، واو حالیہ، لم یغز فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لم یحدث فعل، ہو ضمیر فاعل، بہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، نفہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے ملکر معطوف

معطوف علیہ معطوف ملکر حال، وذو الحال حال ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، مات فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، علی جار، شعبۂ موصوف، من نفاق جار مجرور ملکر متعلق کا یہ محذوف کے، کا یہ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (حی ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جو آدمی اس حالت میں مرا کہ اس نے جہاد نہ کیا یا کم از کم جہاد کے بارے میں نفس سے بات بھی نہیں کی کہ جہاد کے لئے تیار ہوں تو ایسا شخص جس کو جہاد کا جذبہ نہ بالفعل ہے نہ بالقوۃ تو اس کی موت نفاق کے شعبوں میں سے ایک شعبہ میں ہوگی کیونکہ جہاد بھی اسلام کا ایک اہم رکن ہے جس طرح نماز، روزہ، زکوۃ، حج تو جس نے جہاد نہ کیا یا کم از کم سوچا تک بھی نہیں تو ایسے شخص کا ایمان ناقص ہے اس لئے عملاً منافقوں جیسا ہوگا۔ اس حدیث سے جہاد کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

(۲۲۷) مَنْ لَمْ يَدْعُ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي

أَنْ يَدْعَ طَعَامَهُ، وَشَرَابَهُ

ترجمہ:- جس شخص نے نہیں چھوڑا چھوٹی بات کو اور اس پر عمل کو تو نہیں ہے اللہ کے لئے کوئی حاجت اس بات میں کہ وہ چھوڑے اپنے کھانے کو اور اپنے پینے کو۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، لم یدع فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، قول الزور مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، العمل مصدر، اس میں هو ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور ملکر متعلق مصدر کے، مصدر اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر معطوف، طوف علیہ معطوف ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، اللہ جار مجرور ملکر متعلق کا یہ کے، کا یہ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (حی ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر مقدم، حاجۃ موصوف، فی جار، ان مصدریہ، یدع فعل مضارع، هو ضمیر مستتر فاعل، طعامہ

مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کا مہمہ محذوف کے، کا مہمہ صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (ہی ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر لیس کا اسم، لیس فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جو شخص روزہ رکھتا ہے یعنی کھانے پینے کو چھوڑ دیتا ہے لیکن جھوٹی بات اور غلط کام کو نہیں چھوڑتا تو اس کے روزہ کا کوئی ثواب نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی غرض نہیں ہے روزہ سے مقصود شہوات کو توڑنا غضب کی آگ کو بجھانا اور تزکیہ نفس ہے تو جب یہ چیزیں روزہ سے حاصل نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ کو اس کے روزے کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

(۲۲۸) مَنْ لَيْسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا أَلْبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مُدَّةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ:- جو پہنے شہرت کا کپڑا دنیا میں پہنائے گا اس کو اللہ تعالیٰ ذلت کا کپڑا قیامت کے دن۔

لغات:- شہرہ شہرت ناموری۔ مُدَّة ارض ذلَّة مُدَّة ذلیل ہونا، صفت کے لئے ذلیل آتا ہے، جمع اِذْلَاءُ، اِذْلَّة، ذِلَالٌ۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، لیس فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ثوب شہرہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فی الدنیا جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لیس فعل، ہو ضمیر مفعول بہ اول، لفظ اللہ فاعل، ثوب مذکر مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ثانی، یوم القیمة مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعولین اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جس شخص نے تکبر یا فخر کرنے کی نیت سے یا اس لئے پہنا تا کہ لوگ سید سمجھیں یا اس لئے تا کہ لوگ زاہد یا عالم یا فقیہ سمجھیں حالانکہ ایسا ہے نہیں تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

ذلیل کرنے والا کپڑا پہنائیں گے۔ اسلام عمدہ لباس پہننے سے روکتا نہیں البتہ بری نیت سے کپڑا پہننے سے روکتا ہے۔

(۲۲۹) مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيَمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءُ أَوْ

يَصْرِفَ بِهِ وَجْهَهُ النَّاسِ إِلَيْهِ أَذْ خَلَهُ اللَّهُ النَّارَ

ترجمہ:- جس نے علم (دین) حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعہ علماء کے ساتھ مقابلہ کرے یا جاہلوں سے اس کے ذریعہ جھگڑا کرے یا اس کے ذریعہ لوگوں کے چہرے اپنی طرف پھیرے اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کریں گے۔

لغات:- یجاری باب مفاعلہ مجازاً چلنے میں مقابلہ کرنا، یہاں مطلق مقابلہ مراد ہے، جری ازض جریا جاری ہونا۔ لیماری از مفاعلہ مُسَمَّاؤُ مَرَاءَ جھگڑا کرنا، مجادلہ کرنا، قرآن شریف میں ہے فَلَا تُسَارِفْهُمْ۔ مری ازض مریا حَقِّقْ کا انکار کرنا۔ یصرف ازض صَرَفًا پھیرانا، ہٹا دینا، قرآن شریف میں ہے صَرَفَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ اللہ نے انکے دلوں کو پھیر دیا۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، طلب فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، العلم مفعول بہ، ل جار، یجاری فعل مضارع منصوب بتقدیر ان، ہو ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، العلماء مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، او عاطفہ، ل زائدہ، یماری بہ السفہاء ترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، او عاطفہ، یصرف بہ وجوہ الناس الیہ ترکیب سابق جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوفین سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ادخل فعل، ہو ضمیر مفعول بہ، لفظ اللہ فاعل، النار مفعول فیہ، فعل اپنے مفعول بہ فاعل مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جو شخص علم دین اللہ کی رضا کے لئے حاصل نہیں کرتا بلکہ اس لئے کرتا ہے تاکہ علماء سے

مقابلہ کرے یا جاہلوں سے جھگڑنے کے لئے یا عوام یا طلباء کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے کہ مال ملے یا تعظیم ملے تو ایسے علم کا کوئی فائدہ نہیں ہے ایسے عالم کو اللہ تعالیٰ جہنم میں پھینک دیں گے۔

(۲۳۰) مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُنْتَفَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيبَ بِهِ

عَرَضًا مِّنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرَفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ترجمہ:- جو شخص وہ علم سیکھے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کی جاتی ہے مگر وہ علم اس لئے سیکھتا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے دنیا کا سامان پہنچے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں پائے گا۔

لغات:- عَرَفَ اصل معنی ہوا اور مہک کے ہیں لیکن اس کا استعمال زیادہ تر خوشبو کے لئے ہوتا ہے۔ اہل عرب بولتے ہیں مَا أَطْيَبَ عَرَفَةً اس کی خوشبو کس قدر زیادہ ہے۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، تعلم فعل، هو ضمیر مستتر ذوالحال، لا یتعلم فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، ضمیر مفعول بہ، الاحرف استثناء لغو، ل تعلیلیہ جارہ، یصیب فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، بہ جار مجرور متعلق فعل، عرضا موصوف، من الدنیا جار مجرور ملکر متعلق کا تائید محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق لا یتعلم کے، لا یتعلم فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، علما موصوف، من جار، ما موصول، بتبعی فعل مضارع مجہول، بہ جار مجرور متعلق فعل، وجہ اللہ مضاف مضاف الیہ ملکر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کا تائید محذوف کے، کائنا صیغہ اسم فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لم سجد فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، عرف الجنت مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، یوم القیمہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جو شخص علم دین کو اللہ کی رضا کے لئے حاصل نہیں کرتا بلکہ اس لئے کرتا ہے تاکہ دنیا اس کو مل جائے تو ایسا شخص جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گا یعنی اس کے اور جنت کے درمیان فاصلہ کر دیا جائے گا۔

یہ وعید اس وقت ہے جبکہ مال اور دنیا حاصل کرنے کی غرض سے علم سیکھتا ہے اگر کوئی شخص علم بھی حاصل کر رہا ہے اور مال بھی کماتا رہا ہے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔

(۲۳۱) مَنْ آمَنَ عَرَا فَا فَسَنَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلَوةٌ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً ترجمہ:- جو آیا کسی نجوی کے پاس پس اس سے پوچھا کسی چیز کے بارے میں تو نہیں قبول کی جائے گی چالیس راتوں کی نماز۔

لغات:- عرانا نجوی، غیب کی خبریں بتانے والا، عوفہ الامرو واقف کرانا، عرف ارض پہچاننا۔
ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، اتی فعل ماضی، هو ضمیر مستتر فاعل، عرانا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، سل فعل ماضی، هو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، عن شیء جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر شرط، لم یقبل فعل مجہول لہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، صلوٰۃ مضاف، اربعین ممیز، لیلۃ تمیز، ممیز تمیز ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر نائب فاعل، فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص نجوی کی بات کو سچ سمجھ کر اس سے کوئی چیز پوچھنے لگا تو اس کی چالیس دن کی نمازوں کا ثواب ذرہ برابر بھی نہیں ملے گا تو اس سے فرض ساقط ہو جائیگا۔ ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ جو کسی کا ہن کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تو چالیس دن اس سے توبہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا ہے۔ اگر اس نے کاہن کی بات کی تصدیق کر دی تو اس نے نکر کیا البتہ کوئی شخص

اگر صرف مذاق اڑانے کے لئے یا اس کو جھوٹا بنانے کے لئے گیا تو اس میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

(۲۳۲) مَنِ اسْتَعَاذَ مِنْكُمْ بِاللّٰهِ فَاعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَالَ بِاللّٰهِ فَاعْطُوْهُ وَمَنْ دَعَاكُمْ فَاجِیْبُوْهُ وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَّعْرُوْفاً فَكَافِیْوْهُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَاتَ كَافِیْوْهُ فَادْعُوْهُ حَتّٰی تَرَوْا اَنْ قَدْ كَافَتْهُمْ

ترجمہ:- جو تم سے پناہ چاہے اللہ کے واسطے سے پس اسے پناہ دو اور جو سوال کرے اللہ کے واسطے سے پس اسے دو اور جو تمہاری دعوت کرے تو اسے قبول کر اور جو تم پر احسان کرے تو اسے بدلہ دو اور اگر تم ایسی چیز نہ پاؤ جسے تم بدلہ میں دے دو تو اس کے لئے دعا کرو حتیٰ کہ تمہارا یقین ہو جائے کہ یقیناً تم اس کا بدلہ دے چکے۔

لغات:- استعاذ باب استعمال پناہ لینا، پناہ چاہنا، قرآن پاک میں ہے وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، جب تم قرآن پڑھو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ چاہو از باب افعال پناہ دینا۔

ترکیب:- من اسم جاز متضمن معنی شرط، استعاذ فعل ماضی، هو ضمیر مستتر فاعل، منکم جار مجرور ملکر متعلق اول فعل، باللہ جار مجرور ملکر متعلق ثانی فعل، اپنے فاعل اور دونوں محلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، اعید و الامر حاضر، ضمیر بارز فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، من سال باللہ فاعطوہ ترکیب سابق جملہ معطوف، واو عاطفہ، من اسم جاز متضمن معنی شرط، صنع فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، الیکم جار مجرور ملکر متعلق فعل، معروفا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، کا فو الامر حاضر، ضمیر بارز فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، ان حرف شرط، لم تجدو فعل مجد، ضمیر بارز فاعل، ما موصول، کا فو افعال

مضارع، ضمیر بارز فاعل، ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، ادعوا امر حاضر ضمیر بارز فاعل، نہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، حتی جارہ تروا فعل مجہول، ضمیر بارز نائب فاعل، ان تحفہ من المثلہ، اس کا اسم کم محذوف، قد حرف تحقیق، کا فتموا فعل ماضی، ضمیر بارز فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ان، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر قائم مقام مفعولین کے، تروا اپنے فاعل اور مفعولین سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:- اس حدیث پاک میں چار باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں (۱) جو آدمی اللہ کا واسطہ دے کر پناہ مانگے تو اللہ کے نام کی تعظیم کا حق یہی ہے کہ اس کو پناہ دے دیا کرو (۲) جو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کچھ مانگے تو اللہ کے نام کی عظمت اور مخلوق خدا پر شفقت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو کچھ دے دیا کرو (۳) جو شخص تمہاری دعوت کرے تو اس کو قبول کر لیا کرو (بشرطیکہ کوئی شرعی عذر نہ ہو) (۴) جو شخص تم پر احسان کرے تو تم بھی اس کے احسان کا بدلہ چکا دیا کرو یعنی کچھ مال دے دیا کرو اگر بدلہ کے اندر دینے کی کوئی چیز موجود نہیں ہے تو اس کے لئے دعا کرتے رہا کرو یہاں تک کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ تم نے اس کا حق ادا کر دیا ہے۔

(۲۳۳) مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ

فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ

ترجمہ:- جو تم میں سے کسی برائی کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ ہاتھ سے بدل دے پس اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان سے بدل دے پس اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو اپنے دل سے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

لغات :- مُنْكَرٌ ایہ معروف کا مقابل ہے ناجائز قول یا فعل بری بات، خدا کی مرضی کے خلاف، جمع منکرات، مکرأ ازس نکراتا واقف ہونا۔ فلیغیرہ باب تفعیل سے ہے ازض غَارَ یَغْیِرُ بدل دینا، تغیر کر دینا۔ اضعف اسم تفضیل کا صیغہ ہے اَلضَّعِیفُ کمزور، جمع ضِعَاق، ضُعَفَاءُ۔

ترکیب :- من اسم جازم مضمّن معنی شرط، رای فعل، ضمیر مستتر فاعل، منکم جار مجرور ملکر متعلق فعل، منکرا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، بغیر امر غائب، ضمیر مستتر فاعل، ضمیر مفعول بہ، ب جار، یدہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، ان حرف شرط، لم یسطع فعل، ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، ب جار، لسانہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل محذوف بغیر کے، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف ثانی، فان لم یسطع فیقلبہ ترکیب سابق جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔ واو استینافیہ، ذالک مبتداء، اضعف الا یمان مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح :- جو شخص کسی برائی کو دیکھے تو فرمایا کہ ہاتھ کو استعمال کر کے اس برائی کو ختم کر دے اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو زبان کو استعمال کرے اس کے ذریعہ سے اس کو ختم کرے اگر اس کی ایمان کا کوئی درجہ نہیں ہے۔

(۲۳۴) مَنْ أَخَذَ أَمْرَ الْنَّاسِ يُرِيدُ أَذَانَهَا أَدَّى اللَّهُ عَنْهُ وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ

أَتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

ترجمہ :- جس نے لوگوں کا مال لیا ارادہ کرتا ہے اس کو ادا کرنے کا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کریگا اور

جس نے لیا ضائع کرنے کا ارادہ ہے تو اللہ اس کو اس پر ضائع کر دے گا۔

لغات:- التلف از باب افعال اتلاف ضائع کرنا، ہلاک و برباد کرنا۔ تلف ازس بمعنی ہلاک ہوتا ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، اخذ فعل ماضی، حوضیر مستتر ذوالحال، یرید فعل، حوضیر مستتر فاعل، اداہما مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، اموال الناس مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، اوی فعل ماضی، لفظ اللہ فاعل، عنہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، من اخذ یرید اطلاقہا اتلفہ اللہ علیہ ترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:- جس نے قرض کے طور کوئی شے لی چاہے روپے پیسے ہوں یا کوئی اور چیز ہو اور اس کی نیت ہو کہ میں واپس کر دوں گا تو اللہ تعالیٰ کی مدد ایسے شخص کے ساتھ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ادا کرنے میں مدد فرماتے ہیں اور آخرت میں اس کے حقدار کو خوش کر دیں گے اور جس نے مال لیا تاکہ اس کو ہڑپ کر جائے واپس کرنے کی کوئی نیت نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا کرنے میں اعانت نہیں فرماتے۔

(۲۳۵) مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ اللَّيْلِ كُلِّهِ، وَإِنْ صَامَهُ

ترجمہ:- جس نے افطار کیا روزہ کسی دن کا رمضان سے بغیر اجازت اور بغیر مرض کے تو نہیں پورا کرے گا اس سے ہمیشہ کا روزہ اگرچہ وہ روزہ رکھے۔

لغات:- اللہ بمعنی زمانہ، لمی مدت، جمع لاؤطر، وٹوڑ۔

ترکیب :- من اسم جازم متضمن معنی شرط، افطر فعل ماضی، هو ضمیر فاعل، یوما موصوف، من رمضان جار مجرور ملکر متعلق کا تا محذوف کے، کا تا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول فیہ، من جار، غیر نصتہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لازائدہ، مرض معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لم یقض فعل مجہول، عنہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، صوم الد ہر مضاف مضاف الیہ ملکر موکد، کلہ مضاف مضاف الیہ ملکر تاکید، موکد تاکید ملکر نائب فاعل، فعل اپنے متعلق اور نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ، واو مبالغہ، ان حرف شرط، صام فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اسکی جزا لم یقض عنہ محذوف ہے شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح :- جس شخص نے بغیر عذر شرعی کے رمضان کے روزہ کو توڑ دیا یا اس نے بالکل رکھا ہی نہیں تو ایسا شخص اگر عمر بھر روزہ رکھتا رہے تو وہ ثواب ہرگز نہیں پاسکے گا جو رمضان کے روزہ کا تھا جو رمضان کے روزہ کا تھا اگرچہ ایک روزہ رکھنے سے ایک روزہ کی قضاء ساقط ہو جائے گی اگر رکھ کر توڑا تھا تو ۶۱ روزے رکھ کر فارغ ہو جائے گا۔

(۲۳۶) مَنْ فَطَرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ، مِثْلُ أَجْرِهِ

ترجمہ :- جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو سامان دے دیا تو اسے اس جیسا ثواب ہوگا۔

لغات :- فطر بمعنی روزہ افطار کرایا۔ جہز بمعنی ساز و سامان دیا۔

ترکیب :- من اسم جازم متضمن معنی شرط، فطر فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، صائما مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، او حرف عطف، جہز غازیہ ترکیب سابق

جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ ملکر شرط، ف جزائیہ، لہ جار مجرور ملکر متعلق فعل محذوف مثبت کے، مثبت فعل، مثل مضاف، اجرہ مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- کسی روزہ دار کا روزہ کھلوانا یا کسی مجاہد کو تیار کرنا جنگ کے لئے تو گویا خود روزہ کھولنا ہے اور خود تیار ہو کر جہاد میں جانا ہے۔ کیونکہ افطار کروانے میں بھی روزہ کا ثواب ملتا ہے اور مجاہد تیار کرنے میں بھی جہاد کا ثواب ملتا ہے

(۲۳۷) مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُصِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

إِلَى سَبْعِ أَرْضَيْنِ

ترجمہ:- جس نے لیا زمین سے کچھ حصہ ناحق تو اس کو دھنسا یا جائے گا قیامت کے دن سات زمینوں تک۔

لغات:- خسف ازض خففا بمعنی زمین میں دھنسانا، جیسا کہ قرآن پاک میں ہے وَخَسَفْنَا بِهِ وَبَدَارِهِ الْأَرْضَ۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، اخذ فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، من الارض جار مجرور ملکر متعلق فعل، شئیا موصوف، ب جار، غیر مضاف، حقہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کا ناکے، کا ناصیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، خسف فعل ماضی مجہول، ب برائے تعدیہ، هو ضمیر نائب فاعل، یوم القیامہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، الی جار، سبع ارضین مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا

تشریح:- جس نے کسی کی زمین سے ناحق طور پر کچھ حصہ لیا تو قیامت کے دن اس کو ساتویں زمین تک دھنسیا جائے گا اس حدیث میں ظالم کی سزا کا ذکر ہے اور مظلوم جو بدعا کرے گا وہ الگ اس کے لئے عذاب ہوگا۔

(۲۳۸) مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ يُطِيعِ الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يُعْصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي

ترجمہ:- جس نے میری اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی پس اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی پس تحقیق اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی پس اس نے میری نافرمانی کی۔

لغات:- اطاع باب افعال إطاعة بمعنی فرمانبردار ہونا۔ طاع ازن، ف طوعاً، تابعداری کرنا، تابعدار بنانا۔ عصی ازض عَصِيًا مَعْصِيَةً بمعنی نافرمانی کرنا، مخالفت کرنا، دشمنی کرنا۔ عاصی نا فرمان، جمع عُصَاةٌ عَاصُونَ، عَصَابَابٌ ن عُصْوُ الْأُشْج سے مارنا، از باب س عَصَا الْأُشْج لینا۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، اطاع فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، ان وقایہ، ى متکلم مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، اطاع فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، لفظ اللہ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، من عصانی فقد عصی اللہ بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف اول، واو عاطفہ، من یطع الامیر فقد اطاعنی بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، واو عاطفہ، من یعص الامیر فقد عصانی بترکیب سابق جملہ شرطیہ ہو کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:- حدیث پاک میں فرمایا گیا ہے کہ جس نے میری اطاعت کی تو اس نے اللہ ہی کی

اطاعت کی کیونکہ میں وحی کے بغیر کوئی بات نہیں بتاتا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی بھی نافرمانی کی کیونکہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے سے تم کو حکم دیتے ہیں۔ اب جس شخص نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی بھی نافرمانی کی اور جس نے عادل بادشاہ کی اطاعت کی تو گویا اس نے میری اطاعت کی کیونکہ بادشاہ یعنی امیر عالم ہوتا ہے وہ کوئی بات دین کے خلاف نہیں کرتا اور جس نے امیر کی نافرمانی کی تو گویا اس نے میری نافرمانی کی کیونکہ امیر میری مرضی کے مطابق چلتا ہے زندگی گذارتا ہے جس نے اس کی مخالفت کی تو گویا اس نے میری نافرمانی کی۔

(۲۳۹) مَنْ رَأَىٰ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَىٰ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُورَتِي ترجمہ:- جس نے مجھے خواب میں دیکھا پس اس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان نہیں شکل بنا سکتا میری صورت میں۔

لغات:- منام خواب، نیند، سونے کی جگہ، جمع منامات۔ نام ینام نوام و نیاماً سونا۔ يتمثل باب تفعیل بمعنی مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا، از باب ان مؤخلاً بمعنی ماند ہونا۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، رای فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، فی مفعول بہ، فی المنام جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، قد حرف تحقیق، رای فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، فی مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء، شرط اور جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، الشیطان ان کا اسم، لا متمثل فعل مضارع معروف، هو ضمیر مستتر فاعل، فی جار، صورتی مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل اور تعلیل ملکر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح:- آنحضرت ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کے لئے خواب اور بیداری میں میری شکل و صورت بنانے کو

محال کر دیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایسا محال نہ ہو تو حق و باطل میں امتیاز ختم ہو جاتا چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کو قیامت تک باقی رکھنا ہے اس کی حفاظت کرنی ہے اس لئے شیطان کو یہ طاقت نہیں دی گئی کہ آپ ﷺ کی شکل و صورت اختیار کرے۔

(۲۴۰) مَن ادَّعى مَا لَيْسَ لَهُ، فَلَيْسَ مِنَّا وَلَيَبْئُوْا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

ترجمہ:- جس نے دعویٰ کیا اس چیز کا جو اس کے لئے نہیں ہے پس وہ ہم میں سے نہیں اور چاہئے کہ وہ بنائے اپنا ٹھکانہ جہنم میں۔

لغات:- لیتہوا باب تفعیل سے بمعنی اقامت کرنا، ٹھکانہ بنانا۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، ادعی فعل ماضی، هو ضمیر مستتر فاعل، ما موصولہ، لیس فعل ناقص، هو ضمیر اسم، لہ جار مجرور ملکر ثابت کے متعلق ہو کر شبہ جملہ ہو کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیس فعل ناقص، هو ضمیر اس کا اسم، منا جار مجرور ملکر متعلق کا سنا کے، کا سنا صیغہ اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لیتہوا فعل امر غائب، هو ضمیر مستتر فاعل، مقعدہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، من النار جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- ایک شخص کسی چیز کا دعویٰ کرتا ہے کہ یہ میری ہے حالانکہ وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے وہ چیز کسی اور کی ہے اس کی نہیں ہے ایسے شخص کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ ہماری جماعت سے خارج ہے یعنی یہ شخص ادنیٰ درجہ کے ایمان کا ہے اسی طرح جو شخص کسی صفت کے ساتھ موصوف ہونے کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ وہ صفت اس میں نہیں ہے وہ بھی اس حدیث میں داخل ہے مثلاً دعویٰ

کرتا ہے میں سید ہوں ہاشمی ہوں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

(۲۴۱) مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

ترجمہ :- جس نے روزہ رکھا رمضان کا ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب سمجھتے ہوئے تو بخش دیئے جائیں گے وہ جو اس نے آگے کئے اپنے گناہوں سے اور جو کھڑا ہوا رمضان میں ایمان اور ثواب کے ساتھ تو بخش دیئے جائیں گے وہ جو اس نے آگے کئے اپنے گناہوں میں سے اور جو کھڑا ہوا لیلة القدر میں ایمان اور ثواب کے ساتھ تو بخش دیئے جائیں گے وہ جو اس نے آگے کیے گناہوں میں سے۔

ترکیب :- من اسم جازم متضمن معنی شرط، صام فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، رمضان مفعول فیہ، ایمانا معطوف علیہ، واو عاطفہ، احتسابا معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر مفعول لہ، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور مفعول لہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، غفر فعل ماضی مجہول، لہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، ما موصول، تقدّم فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، من جار، ذنبہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، واو عاطفہ، من قام لیلة القدر ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر جملہ معطوف ہوا۔

تشریح :- رمضان کے روزے اور رات کو قیام کرنا اسی طرح لیلة القدر میں قیام کرنا اس کا اجر و ثواب بتایا گیا ہے کہ اس کی وجہ سے تمام صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ بشرطیکہ ایمان ہو اور ثواب کی نیت کے ساتھ ہو اور کبیرہ گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔

(۲۴۲) مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتَنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ

الْمَلٰئِكَةُ تَنَادٰى مِمَّا تَاذٰى مِنْهُ الْاِنْسُ

ترجمہ :- جس نے کھایا اس بد بودار درخت سے پس ہرگز نہ قریب جائے ہماری مسجدوں کے کیونکہ فرشتوں کو تکلیف پہنچتی ہے ان چیزوں سے جن سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔

لغات :- المنتنة از باب ض، س، ک فتانۃ وفتونة بد بودار ہونا، باب تفعلیل بمعنی بد بودار کرنا۔ تنادى باب تفعلیل تاذى تکلیف اٹھانا، اذى باب سمع اذوا اذاة تکلیف پانا، الانس بمعنی آدمی، باب س، ک، ض، مانوس ہونا۔

ترکیب :- من اسم جازم متضمن معنی شرط، اکل فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، من جار، ہذہ اسم اشارۃ، الشجرۃ موصوف، المنتنة صفت، دونوں ملکر مشارہ الیہ، اسم اشارہ اور مشار الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لایقر بنہی غائب، موکد بانون ثقلیہ، هو ضمیر مستتر فاعل، مسجدنا مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، الملائکۃ ان کا اسم، تنادى فعل مضارع، هو ضمیر مستتر فاعل، من جار، ما موصولہ، تاذى فعل مضارع، منہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، الانس فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل ملکر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح :- بد بودار درخت سے مراد پیاز اور لہسن کا پودا ہے معنی یہ ہے کہ کسی بد بودار درخت یا پودے سے کھا کر مسجد میں نہ آؤ کیونکہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی بد بودار چیز کھا کر مسجد میں جانا مکروہ ہے۔ اس طرح ہر بد بودار چیز کھا کر یا لگا کر اوڑھ کر یا

یہن کر مسجد میں آنا مکروہ فرمایا ہے۔ بہر حال جس طرح شریعت مطہرہ نے اذیت انسان سے روکا ہے اسی طرح اذیت ملائکہ سے بھی منع فرمایا ہے۔

(۲۴۳) مَنْ جَعَلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سَكِينٍ

ترجمہ:- جس کو بنایا گیا قاضی لوگوں کے درمیان پس وہ ذبح کیا گیا بغیر چھری کے۔

لغات:- قاضی: باب ض ق ضاء فیصلہ کرنا، باب تفعل تفضیہ بمعنی حاجت پوری کرنا۔ القاضی: حاکم شرعی، جمع قضاة، قاضی القضاة، قاضیوں کا رئیس۔ چیف جسٹس۔ سکین: بروزن عزیف چھری، جمع سگاکین، الشکان بمعنی چھری بنانے والا، الکسیہ بمعنی اطمینان و قار، ہیبت۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، جعل فعل ماضی مجہول، ہو ضمیر مستتر نائب فاعل، قاضیا مفعول بہ، بین الناس مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے نائب فاعل مفعول بہ اور فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزا سیہ، قد حرف تحقیق، ذبح فعل ماضی مجہول، ہو ضمیر مستتر نائب فاعل، ب جار، غیر سکین مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جس کو قاضی بنایا گیا وہ خوش نہ ہو کہ مجھے اچھا عہدہ مل گیا بلکہ وہ بغیر چھری کے ذبح کیا گیا۔ یعنی اس کے لیے دین پر چلنے میں بہت بڑی آزمائش ڈال دی گئی گویا وہ اپنے دین کو ہلاک کر بیٹھا۔ حدیث پاک میں نفس قاضی کو ہلاک کرنا قرار نہیں دیا گیا بلکہ کنایہ ہے اس سے کہ اس کا دین ہلاک ہو جائے گا۔

(۲۴۴) مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَقَدْ أَشْرَكَ

ترجمہ:- جس نے قسم اٹھائی غیر اللہ کے ساتھ پس تحقیق اس نے شرک کیا۔

لغات :- حلف باب ض حلفاً قسم کھانا، اَلْحَلْف مصدر بمعنی عہد و پیمان، دوستی۔

ترکیب :- من اسم جازم متضمن معنی شرط، حلف فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، ب جار، غیر مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شرط، ف جزا سیہ، قد تحقیق، اشکر فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر جزا، شرط و جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح :- جس نے اللہ کے نام کے سوا کسی اور کے نام پر مثلاً نبی کے نام پر یا کعبہ کے نام پر قسم کھائی تو اگر اس غیر اللہ کی تعظیم مخصوص کا اعتقاد رکھتے ہوئے قسم کھائی تو وہ ہتھیجا مشرک بن گیا۔ اور اگر وہ مخصوص تعظیم (جو اللہ تعالیٰ کی ہے) کی جگہ تعظیم بلیغ کی صورت میں قسم اٹھائے تو پھر اس حدیث میں اس کے لئے زجر ہے کہ مشرک جیسا کام کیا جیسے ریاکاری بھی مشرک اصغر ہے۔ پھر جس چیز کی قسم اٹھائی اگر قسم کے لئے استعمال ہوتی ہے تو قسم ہو جائے گی ورنہ نہیں۔ مثلاً قرآن کی قسم کہنے سے قسم ہو جائے گی۔ اب اس کا پورا کرنا لازم ہوگا ورنہ کفارہ دینا پڑے گا۔

(۲۳۵) مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

ترجمہ :- جو اللہ اور قیامت کے دن کو مانتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کو مانتا ہے تو وہ اپنے ہمسائے کو نہ ستائے اور جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کو مانتا ہے تو اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

لغات :- فلیکرم باب اکرم سے ہے اَلْكَرْم بمعنی عزت کرنا۔ فلا یؤذ باب افعال سے ہے اِیْذَاء بمعنی تکلیف، پہنچانا، ستانا۔

ترکیب :- من اسم جازم متضمن معنی شرط، کان فعل ناقص، ہوضیر مستتر اس کا اسم، یومن فعل مضارع، ہوضیر مستتر فاعل، با جار، لفظ اللہ معطوف علیہ، واو عاطفہ، الیوم الآخر موصوف صفت ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر، کان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزا، ایہ لکرم امر غائب، ہوضیر مستتر فاعل، ضیفہ مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط و جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف اول، واو عاطفہ، من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیر اولیٰ صمت بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے معطوفین سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح :- جو شخص کامل مومن بننا چاہتا ہے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ مہمان کا اکرام کرے اس طرح جو شخص کامل مومن بننا چاہتا ہے تو اس کیلئے بھی ضروری امر ہے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اس طرح اگر کوئی بات کرنی ہو تو ایسی بات کرنے جس میں فائدہ ہو بے فائدہ کوئی کلام نہ کرے۔

(۲۶۶) مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ

ترجمہ :- جس نے عشاء کی نماز جماعت سے پڑھی تو اس نے گویا آدھی رات نماز میں قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز جماعت سے پڑھی تو گویا اس نے پوری رات نماز میں قیام کیا۔

ترکیب :- من اسم جازم متضمن معنی شرط، صلی فعل، ہوضیر مستتر فاعل، العشاء مفعول بہ، فی جماعۃ جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزا، ایہ کا نما کان حرف مشبہ بالفعل، ما کاذہ عن العمل، قام فعل، ہوضیر مستتر فاعل، نصف اللیل مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط

اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، من صلی الصبح فی جماعۃ فکانما صلی اللیل کلمہ بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح:- اس حدیث پاک میں عشا کی نماز جماعت سے پڑھنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اس میں آدمی رات کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔ اور جس نے صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھی تو اس کو ساری رات کی عبادت کا ثواب دیا جائے گا۔

(۲۴۷) مَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ، لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

ترجمہ:- جس کو اس کے عمل نے پیچھے رکھا اس کا نسب آگے نہیں لے جائے گا۔

لغات:- بطاء باب تفعیل اور افعال کا معنی ہے دیر کرنا، مؤخر کرنا اور باب مفاعلہ ٹال منول کرنا، باب کرم بَطُوْا بمعنی دیر کرنا۔ الاسراع بمعنی جلدی کرنا۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، بطا فعل ماضی، ب جارہ، ضمیر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، عملہ مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، لم یسرع فعل، بہ جار مجرور ملکر متعلق فعل، نسبہ مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جس شخص نے اعمال صالحہ میں سستی کی تو ایسے شخص کو نسب نامہ آگے نہیں بڑھائے گا یعنی نسب کا اعلیٰ ہونا اس کے لیے مفید نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (ان اکرمکم عند اللہ اتقکم بیشک تم میں سب سے زیادہ باعزت اللہ کے ہاں وہی شخص ہے جو تم میں متقی ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آنحضرت ﷺ نے سمجھایا تھا کہ عمل کرو یہ خیال مت کرنا کہ میں فاطمہ بنت محمد ﷺ ہوں بلکہ اپنے عمل سے بخشش ہوگی اور فرمایا تھا کہ اگر فاطمہ چوری کرے گی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔ معلوم ہوا کہ نسب کام نہیں آئے گا۔

(۲۳۸) مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

ترجمہ:- جس نے حج کیا اللہ تعالیٰ کے لیے پس نہ جماع کیا اور نہ بری بات کہی تو وہ لوٹا اس دن کی طرح کہ جس دن جناس کو اس کی ماں نے۔

لغات:- فلم یرفث باب ن، ض، س بمعنی گندی بات کہنا، فحش بکنا، جماع کی بات کرنا، اسی سے رَفَث آیا ہے بمعنی جماع، قرآن میں آیا (فَلَا زِفَتَ وَلَا فُسُوقَ) ولَمْ يَفْسُقْ باب ن، ض، ک، فَنَفَثُوا بِمَا بِمَعْنَى بَدْكَارَى کرنا۔ اسی سے فاسق آتا ہے۔ جَمْعُ فَسَقَةٍ، فَسَاقٍ۔ ولدته باب ض و لا ذہ جننا، پیدا کرنا۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، حج فعل، هو ضمیر مستتر فاعل، اللہ جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، ف عاطفہ، لم یرفث فعل، ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لم یفسق، بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوف ہو کر معطوف، معطوف علیہ اول اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوف ہو کر شرط، رجع فعل، هو ضمیر مستتر ذوالحال، ک جار، یوم موصوف، ولدت فعل، ہ ضمیر مفعول بہ، امہ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل مفعول بہ اور فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت، موصوف صفت ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق طاہر امخروف کے، طاہر اصیغہ اسم فاعل اپنے فاعل (هو ضمیر مستتر) اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- حج کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ جس نے حج کیا اور جماع نہ کیا اور نہ کسی کو بری بات کہی نہ کسی کو گالی دی تو وہ جب گھر آئے گا تو ایسے ہو گا جیسا کہ ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے یعنی ہر قسم کے گناہ معاف ہو چکے ہوں گے۔

(۲۴۹) مَنْ سَأَلَ اللَّهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ

وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ

ترجمہ:- جس نے اللہ تعالیٰ سے سچائی کے ساتھ شہادت مانگی اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے مرتبہ تک پہنچادیں گے اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرا ہو۔

لغات:- فراشہ بچھونا، جمع فرش باب ن، ض بمعنی بچھانا۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، سال فعل ہوضیر فاعل، لفظ اللہ مفعول اول، الشہادۃ مفعول ثانی، بصدق جار مجرور متعلق فعل، اپنے فاعل مفعولین اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط بلغ فعل، ہوضیر مفعول بہ، اللہ فاعل منازل الشہداء مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔ واو مبالغہ، ان وصلیہ شرطیہ، مات فعل، ہوضیر مستتر فاعل، علی جار، فراشہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، اس کی جزا بلغ اللہ منازل الشہداء قرینہ ما قبل کی وجہ سے محذوف ہے شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جس شخص نے صدق دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کو جہاں بھی وہ مرے ضرور شہداء کا مرتبہ عطا فرمائیں گے اگرچہ گھر بیٹھے اپنے بستر پر ہی کیوں نہ مر جائے شہادت کا درجہ حاصل کرنے کے لیے صرف دل کی سچائی اور نیت کا درست ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی جہاد کرنے کی حالت میں مر گیا اس کی نیت درست نہیں تھی محض اپنے نام کو روشن کرنا مقصود تھا تو اسے ذرہ برابر جہاد کا ثواب نہیں ملے گا۔

(۲۵۰) مَنْ احْتَبَسَ فِرْسَافِي سَبِيلِ اللَّهِ اِيْمَانًا بِاللَّهِ وَتَصَدَّقًا بِوَعْدِهِ فَاِنَّ

شَبْعَهُ وَرِيَّهُ، وَرَوَّهٖ، وَبَوَّلَهُ، فَيُوزَنُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ.

ترجمہ:- جس نے پالا گھوڑا اللہ کے راستے میں اللہ پر ایمان لاتے ہوئے اور اس کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے تو اس گھوڑے کا سیر ہونا اور سیراب ہونا اور اس کا لید کرنا اور اس کا پیشاب کرنا قیامت کے دن اس کے ترازو میں ہوگا۔

لغات:- احتبس استعمال سے ہے روکنا، قید کرنا، باب ض حَبَسَا قید کرنا۔ شبع باب س حَبِنَا آسودہ ہو کر کھانا، شَبَعُ یعنی کھانے کی وہ مقدار جس سے پیٹ بھر جائے۔ رَيَّہُ باب س رَوَّيَ رِيًّا سیراب ہونا۔ روٹ لید جمع اَزْ وَاتِث باب ن رُوَّيْنَا گھوڑے کا لید کرنا۔ بول: پیشاب جمع اَوَّالِیٰ باب ن اَوَّالِیٰ، مَبَالَا پیشاب کرنا۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، احتبس فعل ماضی، ہو ضمیر مستتر ذوالحال، ایمانا مصدر بمعنى اسم فاعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ب جار لفظ اللہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ایمانا کے، مصدر اور متعلق ملکر شبہ جملہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، قصد بقا بعدہ ترکیب سابق شبہ جملہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، فرسا مفعول بہ، فی جار، سبیل اللہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہبہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، یہ معطوف اول، واو عاطفہ، روٹ معطوف ثانی، واو عاطفہ، بولہ معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر ان کا اسم، فی جار، میزبانہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائن محذوف کے، کائن صیغہ اسم فاعل، ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل یوم القیمۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، کائن اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جس شخص نے جہاد کے لیے گھوڑا رکھا ثواب سمجھ کر اور اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے تو ایسے شخص کو خوش ہونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ

اس کے نامہ اعمال میں جب گھوڑے کا ثواب تلے گا۔ تو جب گھوڑے کا ثواب تولا جائے گا تو جتنا گھوڑے نے کھایا اور پیا ہوگا اور جولید اور پیشاب کیا ہوگا۔ وہ سب تولا جائے گا جس کی وجہ سے وزن زیادہ ہو جائے گا۔ اور شاہد نجات کے لیے۔

(۱۵۱) مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ.

ترجمہ:- جس شخص کے لیے بال ہوں تو اچھے چاہیے کہ وہ اکرام کرے۔

ترکیب:- من اسم جازم متضمن معنی شرط، کان فعل تام، لہ جار مجرور متعلق فعل، شعر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیکرم امر غائب، ضمیر مستتر فاعل، ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- شعر سے مراد سر کے بال ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جس نے بال رکھے تو اسے چاہیے کہ بالوں کے حقوق بھی ادا کرے کہ ان کو دھوتا رہے اور تیل بھی لگاتا رہے اور کنگھی بھی کرتا رہے البتہ کنگھی کرنے میں یہ تفصیل ہے کہ ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنی چاہیے۔ کیونکہ مشکوٰۃ شریف کی ایک حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے کنگھی کرنے سے (ایک دن ناغہ ہونا چاہئے یعنی ایک دن کنگھی کرے اور ایک دن نہ کرے یہی مسنون طریقہ ہے۔ مگر ہر روز کنگھی کرنا حرام بھی نہیں ہے۔ ہاں البتہ مردوں میں کئی مرتبہ کنگھی کرنا مناسب بھی نہیں ہے۔

بالوں کا مسنون طریقہ:- کانوں کی لوتک پٹے رکھنا جس میں ہر طرف سے بال برابر ہوں نہ کہ بودی رکھنا کہ جس میں پیچھے سے چھوٹے اور آگے سے بڑھے ہوں جو کہ انگریزوں کا طریقہ ہے۔

بالوں کا منڈوانا:- صرف جائز ہے سنت نہیں سنت وہ ہوتی ہے جس میں حضور ﷺ نے مواظبت اور ہیئت فرمائی ہو اور یہاں منڈوانا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا طریقہ ہے۔ لہذا اس کو حضرت علیؓ کی سنت اصطلاحی کہنا جائز نہ ہوگا۔ بلکہ یہ کہا جائے گا کہ یہ بھی جائز ہے اور بال رکھنا مسنون ہے۔

نوع اخر منہ

(۲۵۲) اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَأَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَانْتَ مُؤْمِنٌ

ترجمہ:- جب خوش کرے تجھے تیری نیکی اور بری لگے تجھے تیری برائی تو تو مؤمن ہے۔

لغات:- سرتک باب ان سرورًا، مسرورہ خوش کرنا۔ حسنتی، بھلائی جمع حسنات
سائتک باب ان سوءًا برابر ہونا، قبیح ہونا بولا جاتا ہے ساءت سیئرتہ یعنی اسکی عادت بری ہے۔
سیتک السیتی کا مونث ہے۔ برائی، گناہ جمع سیات، السوءۃ: فاحشہ، بری عادت، شر مگاہ
جمع سنوات۔

ترکیب:- اذا کلمہ شرط، سرت فعل، ک ضمیر مفعول بہ، حسنتک مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل
اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، ساءتک سیجک بترکیب
سابق جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ جملہ معطوف ہو کر شرط، ف جزائیہ، انت
مبتداء، مؤمن خبر، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ صحابی راوی کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے
پوچھا الا ایمان یعنی ایمان کی نشانی کیا ہے۔ تو اس وقت نبی کریم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جب
نیکی کر کے تمہیں خوشی محسوس ہو کہ اللہ نے مجھے نیکی کی توفیق دی ہے اور جب برائی سرزد ہو تو نفس
پریشان ہو جائے اور سردار کا ڈر ہونے لگے تو اب تو کامل مؤمن ہے۔ کیونکہ نیکی اور برائی میں امتیاز
کر رہا ہے۔

(۲۵۳) اِذَا وُسِدَ الْأَمْرُ إِلَىٰ غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

ترجمہ:- جب سپرد کر دیا جائے کام نا اہل کی طرف تو انتظار کر تو قیامت کا۔

لغات :- وسد کسی کو تکیہ دینا، کسی کام کو کسی کے ذمہ کر دینا۔

ترکیب :- اذ اکلمہ شرط، وسد فعل ماضی مجہول، الامر نائب فاعل، الی جار، غیر مضاف، ہلہ مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ انتظار امر حاضر، انت ضمیر مستتر فاعل، الساعۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح :- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ باتیں کر رہے تھے کہ اسی دوران ایک دیہاتی آیا اس نے آکر سوال کیا ممتی الساعۃ قیامت کب آئے گی تو حضور ﷺ نے فرمایا جب امانت ضائع کر دی جائے گی، اس نے پھر پوچھا امانت کا ضیاع کیسے ہوگا؟ تو اس پر آنحضرت ﷺ نے یہ جملہ ارشاد فرمایا جب بھی کوئی معاملہ نا اہل کے سپرد کر دیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو مطلب یہ ہے کہ بادشاہ یا حاکم یا امیر یا قاضی وغیرہ یہ عہدے جب کسی نا اہل کو دیئے جائیں گے تو پھر امانت کہاں رہے گی۔

(۲۵۴) إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاوَلِي اِثْنَانِ دُونَ الْاٰخِرِ حَتّٰى تَخْتَلِطَ بِالنَّاسِ
مِنْ اَجْلِ اَنْ يُحْزَنَهٗ

ترجمہ :- جب تم تین ہو تو ایک کو چھوڑ کر تو آدمی آپس میں سرگوشی نہ کریں حتیٰ کہ تم مل جاؤ لوگوں کے ساتھ اس وجہ سے کہ وہ غمگین ہوگا۔

لغات :- لایتناولی باب تفاعل سے ہے۔ سرگوشی کرنا۔

ترکیب :- اذ اکلمہ شرط، کنتم فعل ناقص، ضمیر بارز اس کا اسم، لثۃ خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ لایتناوی فعل مضارع، اثنان فاعل، دون الاخر مضاف

مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ حتی جار، تخلصو افعِل مضارع، ضمیر بارز فاعل، ب جار، الناس مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اول، من جار، اجل مضاف، ان مصدریہ، بحزن فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ ضمیر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی، فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے ملکر جملہ خبریہ ہو کر بتقدیر ان مفرد ہو کر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق لایتناجی کے، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معنی انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے سے علیحدہ ہو کر گفتگو نہ کریں کیونکہ اس کا دل پریشان ہوگا۔ وہ سوچے گا کہ شاید میرے خلاف کوئی پلان منصوبہ بنا رہے ہیں۔ ہاں البتہ جب بہت سے لوگوں میں مل جاؤ تو پھر کچھ حرج نہیں پھر دو آدمی جتنی چاہیں باتیں کریں اگر بہت زیادہ اہم بات کرنی ہو تو تیسرے سے اجازت لیکر بات کی جائے۔

(۲۵۵) إِذَا قَضَى اللَّهُ لِعَبْدٍ أَنْ يَمُوتَ بَارِضٍ جَعَلَ لَهُ إِلَيْهَا حَاجَةً

ترجمہ:- جب اللہ تعالیٰ فیصلہ فرماتے ہیں کسی بندہ کیلئے کہ اس کو موت دیں فلاں زمیں میں تو کر دیتے ہیں اس کیلئے اس کی طرف کوئی ضرورت۔

ترکیب:- اذا کلمہ شرط، قضی فعل، اللہ فاعل، لعبد جار مجرور متعلق فعل، ان مصدریہ، یموت فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، بارض جار مجرور متعلق فعل، فعل اپنے فاعل، متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، جعل فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، لہ جار مجرور متعلق فعل، الیہا جار مجرور ملکر متعلق ثانی، حاجۃ مفعول، فعل اپنے فاعل متعلقین اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جب اللہ تعالیٰ کسی کو موت دینا چاہتے ہیں تو جو جگہ موت کی مقرر کی ہوتی ہے تو آدمی

اگرچہ سینکڑوں میل دور بیٹھا ہو کوئی نہ کوئی ضرورت پیدا کر دیتے ہیں تاکہ وہ اس جگہ پہنچ جائے (جہاں موت واقع کرنی ہے مقررہ جگہ پر ہی موت واقع ہوتی ہے) کے متعلق ایک قصہ۔

قصہ:- ملک شام میں حضرت سلیمان علیہ السلام عزرائیل علیہ السلام کے ساتھ موت کی بارے گفتگو کر رہے تھے کہ آپ کیسے اتنی دور سے ایک منٹ میں بہت سوں کی جان نکال لیتے ہیں تو عزرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے لئے اقوام عالم ایک پلیٹ کی طرح ہے جس میں بہت سے انار کے دانے پڑے ہوں تو چاہے میں اس کونے سے لے لوں یا اس سے، میرے لئے کوئی مشکل نہیں۔ اس گفتگو کے درمیان ایک شخص پاس بیٹھا ہوا تھا جس کی طرف عزرائیل علیہ السلام بار بار گھور کر دیکھ رہے تھے تو جب مجلس ختم ہوئی تو اس پاس بیٹھے ہوئے شخص نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے کہا کہ میری طرف عزرائیل علیہ السلام گھور گھور کر دیکھ رہے تھے مجھے ڈر ہے کہیں موت نہ آجائے اس لئے آپ مہربانی فرمائیں کہ مجھے ہوا کے ذریعے شام سے ہندوستان پہنچادیں چنانچہ کچھ دیر بعد ہندوستان پہنچ گئے تو وہ ہندوستان پہنچنے کے بعد اگلے روز پتہ چلا کہ فلاں کا انتقال ہو گیا ہے۔ اب حضرت سلیمان علیہ السلام کی جب ملاقات ہوئی عزرائیل علیہ السلام سے تو پوچھا کیا بات ہے تو عزرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ اس دن جب میں آپ کے پاس آیا تھا تو میں اسے گھور گھور کر اس لئے دیکھتا تھا کہ مجھے حکم ہوا تھا اس کے بارے میں کہ میں نے اس کی کل جان ہندوستان میں نکالنی ہے تو اب میں حیران تھا کہ یہ شام سے ہندوستان کیسے پہنچے گا وقت کم ہے شاید یہی وہ ہے جس میں میں نے جان نکالنی ہے یا کوئی اور ہے اس لئے میں اس کو گھور کر دیکھا جو موت کا سبب بن گیا۔

(۲۵۶) إِذَا طَبَخْتَ مَرْقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ

ترجمہ:- جب تو شور بہ پکائے تو اس کا پانی زیادہ کر اور اپنے پڑوسیوں کا دھیان کر

لغات:- طبخ از باب ن، ف طَخَا پکانا، اسی سے ہے مَطْبَخ، باورچی خانہ اور طَبَّاح پکانے

والے باورچی کو کہتے ہیں۔ مَرَقَةٌ شور بہ از باب ن، ض شور باز یادہ کرتا۔ تعاهد حفاظت کرتا، دیکھ بھال کرتا۔

ترکیب :-۔ اذا اکلمہ شرط، طمعت فعل ضمیر بارز فاعل، مرقۃ مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، اکثر امر حاضر ضمیر مستتر فاعل، ماء ہا مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، تعاہد جیر ایک ترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح :-۔ مطلب واضح ہے کہ جب گھر میں شور بہ پکایا جائے تو پانی زیادہ کر لیا جائے تاکہ پڑوسی کا خیال کیا جائے گا ہے بگا ہے ان کی خبر گیری کی جائے ان کو تکلیف نہ پہنچائی جائے پہلے ایک حدیث گزری ہے کہ جس کے پڑوسی اسکی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہوں وہ پکا مومن نہیں ہو سکتا۔

(۲۵۷) اِذَا لَبِستُمْ وَاِذَا تَوَضَّاءُمْ فَاَبْدِءُوا بِمِیَامِنِکُمْ

ترجمہ :-۔ جب تم پہنؤ اور وضو کرو تو شروع کرو اپنی دائیں طرف سے۔

لغات :-۔ تو ضا بالماء وضو کرنا باب کرم و ضوء ا پاکیزہ ہونا۔ میامن جمع ہے مِیْمَنَہ کی بمعنی داہنی جانب۔

ترکیب :-۔ اذا اکلمہ شرط، لبستم فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، اذا اکلمہ شرط، توضع فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، ابداء امر حاضر ضمیر بارز فاعل، ب جار، میامن مضاف، کم مضاف الیہ، دونوں ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جب تم کوئی کپڑا پہنویا چادر اوڑھو یا وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کرو اس میں برکت ہوگی اسی طرح اور چیزوں میں بھی دائیں طرف سے شروع کرنا باعث برکت ہے۔ مثلاً جوتا پہننا، ناخن کاٹنا، سرمہ ڈالنا، کھانا، پینا، مسواک کرنا، دینی کتاب پکڑنا، مصافحہ کرنا وغیرہ۔

(۲۵۸) إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ

ترجمہ:- جب تو وضو کرے تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کیا کرو۔

لغات:- خلل خلال کرنا، از باب ن خلل مورخ کرنا۔ أصابع جمع ہے اصبع بمعنی انگلی۔

ترکیب:- از اکلہ شرط، توضات فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل ملکر شرط، ف جزائیہ، خلل امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، اصابع مضاف، یدیک مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، رجليک مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ معطوف ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزاء شرط اور جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- ہاتھ اور پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا وضو میں فرض نہیں ہے بلکہ سنت ہے۔

(۲۵۹) إِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لَأَقْدَامِكُمْ

ترجمہ:- جب رکھی دی جائے خوراک تو اتار دو اپنے جوتوں کو کیونکہ زیادہ آرام دہ ہے تمہارے پاؤں کے لئے۔

لغات:- خلع از باب ف خلعا اتارنا۔ نعال جمع ہے نعل یعنی جوتا، چپل۔ تَنَعَّلَ وَ انْتَعَلَ از باب س نعلن جوتا پہننا۔ أَرْوَحُ اسم تفصیل کا صیغہ ہے ازف راحۃ آرام پہنچانا، راحت بخشنا۔

ترکیب:- از اکلہ شرط، وضع فعل مجہول، الطعام نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، اخلعو امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، نعالکم مضاف مضاف الیہ ملکر

مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط و جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ضمیر اس کا اسم، اروح اسم تفصیل، ہو ضمیر مستتر فاعل ل جار، اقد اسمک مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اروح کے، اروح اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل ملکر جملہ معللہ ہوا۔

تشریح:- جب خوراک رکھ دی جائے چاہے وہ کھانا ہو یعنی روٹی ہو یا کھجوریں ہوں یا دودھ ہو یا چاول ہوں تو جوتے اتار کر بیٹھنا سنت ہے وجہ یہ ہے کہ جوتے اتار کر آدمی آرام سے بیٹھتا ہے۔

(۲۶۰) إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاَصْنَعْ مَا شِئْتَ

ترجمہ:- جب تو حیانہ کرے تو کر لو جو تو چاہے۔

ترکیب:- اذا اکلمہ شرط لم، تفتحی فعل مضارع، انت ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، اصنع امر حاضر، ضمیر مستتر فاعل، ما موصول، شئت فعل، ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول ملکر مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- مکمل حدیث اس طرح ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے بے شک ان چیزوں سے جن کو لوگوں نے پایا پہلی نبوت کی کلام سے وہ یہ ہے کہ جب شرم و حیانہ رہے تو جو چاہے کر مطلب یہ ہے پہلے تمام انبیاء میں سے ہر نبی کی شریعت میں اس بات کا اتفاق رہا ہے کہ جب حیا ختم ہو جائے تو جو چاہے کر یعنی جب گناہ کرنے سے تم کو حیا نہیں روکتی تو پھر جو مرضی گناہ کر اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ دیں گے۔

(۲۶۱) إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِمِثْلِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيُشْرَبْ بِمِثْلِهِ

ترجمہ:- جب کھائے تم میں سے کوئی ایک تو اسے چاہئے کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب

پئے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے پئے۔

ترکیب :- اذ اکلمہ شرط، اکل فعل، احد کم مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لیا کل امر غائب، ہو ضمیر مستتر فاعل، ب جار، بیمینہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، اذا شرب فلیشرب بیمینہ ہر ترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

تشریح :- اگر دائیں ہاتھ میں کوئی تکلیف نہ ہو تو ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھانا چاہئے اور دائیں ہاتھ ہی سے پیا جائے، ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ کھانے پینے کی ابتداء تو دائیں ہاتھ سے کر لی باقی بائیں ہاتھ سے کھاپی لیا کرو کیونکہ دایاں ہاتھ کھانے پینے کے لئے ہے اور اچھی چیزوں کو پکڑنے کیلئے ہے اور بایاں ہاتھ استیحاء کیلئے ہے۔

(۲۶۲) اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكُعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ

ترجمہ :- جب داخل ہوتم میں سے کوئی ایک مسجد میں اسے چاہئے کہ دو رکعتیں پڑھے بیٹھنے سے پہلے

لغات :- فلیرکع از باب ف ر کعاً و ر کعوا سر جھکانا۔

ترکیب :- اذ اکلمہ شرط، دخل فعل، احد کم مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، المسجد مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لم یرکع امر غائب، ہو ضمیر مستتر فاعل، رکعتین مفعول بہ، قبل مضاف ان ناصبہ مصدریہ، تجلس فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ بتاویل مصدر ہو کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

تشریح :- ہر آدمی کے لئے مستحب ہے کہ جب وہ کسی مسجد کی حدود میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے

دو رکعت نفل نماز پڑھے فجر میں دو سنت پڑھنا ہی کافی ہے اگر عصر کے بعد مسجد میں داخل ہو تو بھی نفل نہ پڑھے غرض اوقات مکروہہ کے علاوہ جب بھی مسجد جانا ہو تو دو رکعت نفل پڑھنا صرف مستحب ہے۔

(۲۶۳) إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمْنِيِّ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيَمْنِيُّ أَوَّلَهَا تُنْعَلُ وَآخِرَهَا تُنْزَعُ

ترجمہ:- جب جوتا پہنے تم میں سے کوئی ایک تو اسے چاہئے کہ ابتداء کرے دائیں کے ساتھ اور جب اتارے تو اسے چاہئے کہ ابتداء کرے بائیں کے ساتھ تاکہ ہو جائے دایاں ان دونوں میں سے پہلا جسکو پہنا جاتا ہے اور ان دونوں میں سے دوسرا ہو جائے جس کو اتارا جاتا ہے۔

ترکیب:- اذا کلمہ شرط، افعل فعل، احد کم مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر شرط، ف جزائیہ، لیبدا امر غائب، ضمیر مستتر فاعل، بالیمنی جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ انشائیہ ہو کر جزاء شرط اور جزاء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، اذا نزاع فعلیدہا بالشمال بترکیب سابق جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہو کر معلل، لکن امر غائب فعل ناقص، الیمنی اس کا اسم، اولہا مضاف مضاف الیہ ملکر ذوالحال، تتعلل فعل مضارع مجہول، ہی ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل نائب فاعل ملکر جملہ فعلیہ ہو کر حال، ذوالحال حال ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، اخر ہا تنزع بترکیب سابق معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر تعلیل، معلل اور تعلیل ملکر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح:- جوتا پہننے میں سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دایاں پاؤں جوتے میں ڈالا جائے اور پھر بایاں پاؤں اور اتارنے میں اس کا برعکس ہونا چاہئے۔ یعنی پہلے بایاں پاؤں جوتے سے نکالا جائے پھر دایاں تاکہ جوتا پہننے اور اتارنے دونوں صورتوں میں دائیں پاؤں کا خیال رکھا جاسکے کیونکہ پہننے وقت دائیں پاؤں کی ابتداء ہوگی اور اتارنے وقت بھی دائیں پاؤں پر ہی اختتام ہوگا

(۲۶۴) إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ، لَيْلًا

ترجمہ:- جب طویل ہو جائے تم میں سے کسی ایک کا غائب ہونا پس نہ آئے اپنے گھر والوں کے پاس رات کو۔

لغات:- اطال باب افعال اطالة لمبا کرنا، از باب ن طو لا لمبا ہونا، اگر صلہ علیہ ہو تو بمعنی غالب ہونا، فخر کرنا۔ الغیبة از باب ض غیبًا، غیبة غائب ہونا، جدا ہونا۔ فلا یطرق از باب ن طر قًا و طر و قًا رات میں آنا، طار ق رات میں آنے والے کو کہتے ہیں۔

ترکیب:- اذا کلمہ شرط، اطال فعل ماضی، احد کم مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، الغیبة مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، لایطرق نہی غائب، ہو ضمیر مستتر فاعل، اہلہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ، لیلا مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

تشریح:- جب سفر میں دیر ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ رات کو گھر نہیں آنا چاہئے وجہ یہ ہے کہ گھر والوں کو علم نہیں ہے وہ آرام سے سوتے ہوئے تو اب اس کے آنے سے ان کی نیند خراب ہوگی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ رات کو بیوی پر آگندہ حالت میں ہوگی بال بکھرے ہوئے اور عجیب صورت ہوگی اگر دن کو آریگا تو دن میں تیار ہوگی، آپ کا استقبال کرے گی۔

(۲۶۵) إِذَا دَخَلْتُمْ عَلَى الْمَرِيضِ فَنَفْسُوا لَهُ، فِي أَجَلِهِ فَإِنَّ ذَالِكَ

لَا يَرُدُّ وَيَطِيبُ بِنَفْسِهِ؛

ترجمہ:- جب تم داخل ہو مریض پر پس تسلی دو اس کے لئے اس کی موت کے متعلق پس بے شک یہ نہیں لوٹا تا کچھ اور خوش کرنا ہے اس کے دل کو۔

لغات:- فنفسوا باب تفعیل غم دور کرنا، اجل موت وقت، موت، جمع آجال طاب از باب

ض اچھا ہونا، عمدہ و لذیذ ہونا، بولا جاتا ہے طَابَتِ النَّفْسُ، دل خوش ہونا، اللہ تعالیٰ کا قول ہے فَإِنْ طِبَّنْ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ۔

ترکیب :- اذ اکلمہ شرط، دخلتم فعل، ضمیر بارز فاعل، علی المریض جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط، ف جزائیہ، نفوا امر حاضر، ضمیر بارز فاعل، لہ جار مجرور ملکر متعلق اول، فی جار، بلکہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثانی فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلقین سے ملکر جملہ انشائیہ ہو کر جزا، شرط اور جزا ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہو کر معلل، ف تعلیلیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ذالک ان کا اسم، لایرد فعل مضارع، ہو ضمیر مستتر فاعل، شیا مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، یطیب فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ب جار، نفسہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر تعلیل، معلل تعلیل ملکر جملہ تعلیلیہ ہوا۔

تشریح :- جب تم کسی مریض کے پاس جاؤ تو اس کے لئے تسلی کے کلمات کہو کہ جلد تم ٹھیک ہو جاؤ گے یہ نہ کہا جائے کہ اب تمہارا ٹھیک ہونا مشکل ہے۔ یہ تسلی اس لئے نہیں ہوتی کہ تم موت کو لوٹا دو گے بلکہ بیمار کے دل کو صرف خوش کرنا مقصود ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ذِكْرُ بَعْضِ الْمَغِيبَاتِ الَّتِي أَخْبَرَ النَّبِيُّ بِهَا وَظَهَرَتْ بَعْدَ وَقَاتِهِ صَلَوةُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ

ترجمہ:- غیب کی بعض چیزوں کا کچھ ذکر وہ غیب جسکی خبر دی نبی کریم ﷺ نے اور ظاہر ہوئی وہ خبر نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت و سلامتی ہو ان پر۔

ترکیب:- ذکر مضاف، بعض مضاف، المغیبات موصوف، الی اسم موصول، اخبر فعل، النبی فاعل، ب جار، ہا مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، ظہرت فعل، ہی فاعل مستتر، بعد مضاف، وفات مضاف، ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ سے ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر صفت، موصوف صفت ملکر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، ہذا اسم اشارہ محذوف کی جو مبتدا ہے، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا، صلوات مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، سلام مضاف، ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مبتدا، علی جار، ہا مجرور، جار مجرور ملکر متعلق ثابت محذوف کے جو کہ خبر ہے، مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۱) قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ سَيِّدُ الصَّادِقِينَ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةً قَائِمَةً بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ النَّاسِ بِهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ

ترجمہ:- نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو بچوں کے سردار ہیں کہ ہمیشہ رہے گی میری امت میں سے ایک جماعت اللہ تعالیٰ کے حکم پر نہیں نقصان دے گا ان کو وہ شخص رسوا کر سکے اور نہ وہ شخص جو مخالفت کرے ان کی حتی آئے گا اللہ کا امر اس حال میں کہ وہ اسی پر ہونگے۔

لغات :- سید سرور جمع سادۃ از باب سیدۃ سرور ہوتا۔ ضرر از باب ضرر نقصان پہنچانا
خذل از باب خذل لا و خذل لا نامد و چھوڑنا، مدد نہ کرنا۔

ترکیب :- قال فعل، النبی ذوالحال، صلی فعل، لفظ اللہ فاعل، علی جار، ہ مجرور، جار مجرور ملکر متعلق
فعل کے فعل فاعل متعلق ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، سلم فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل
ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا۔ واو حالیہ، ہو مبتداء، سید مضاف،
الصادقین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ حالیہ ہو کر حال، ذوالحال
حال ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر قول، لا یزال فعل ناقص، من جار، امت مضاف، ی مضاف الیہ،
مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کا تا محذوف کے، کا تا اسم فاعل اپنے فاعل ہو
مستتر اور متعلق سے ملکر خبر مقدم، امتی موصوف، قائمۃ اسم فاعل، ہی ضمیر پوشیدہ اس کا فاعل، ب
حرف جار، امر مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق اسم
فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر صفت اول، لا یضر فعل، ہم مفعول بہ مقدم، من
موصولہ، خذل فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، ہم مفعول، فعل فاعل مفعول ملکر صلہ موصول ملکر
معطوف علیہ، واو عاطفہ، لا زائدہ، خالف فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، ہم مفعول بہ، حتی جار
، یاتی فعل منصوب بان مصدر یہ مقدرہ، امر مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر
ذوالحال، واو حالیہ، ہم مبتداء، علی جار، ذالک مجرور، جار مجرور ملکر متعلق قائمون محذوف کے جو خبر
ہے، مبتداء خبر ملکر جملہ حالیہ ہو کر حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر بتاویل مصدر مجرور،
جار مجرور متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے ملکر صلہ موصول ملکر معطوف،
معطوف علیہ معطوف ملکر فاعل فعل لا یضر کا، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر صفت ثانی،
موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر اسم موخر، لا یزال کا، فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے ملکر مقولہ،
قول اور مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

تشریح:- یعنی قیامت تک میری امت میں ایک جماعت ضرور حق پر باقی رہے گی کوئی مخالف یا رسوا کرنے والا اسکو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(۲) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ يَأْتُونَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَيَأْيَاكُمْ وَيَأْيَاهُمْ لَا يُضِلُّوْكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْكُمْ

ترجمہ:- فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ ہونگے آخری زمانہ میں بہت سے جھوٹے دجال لائیں گے تمہارے پاس وہ احادیث جن کو نہ تم نے سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپ دادا نے پس تم اپنے آپ کو بچاؤ ان سے وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور وہ تم کو فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

لغات:- دجالون جمع ہے دجال کی بہت جھوٹا، دجالۃ جمع الجمع آتی ہے، دجل از باب ن و جلا جھوٹ بولنا۔ لا یضلوکم افعال اضلال گمراہ کرنا، ہلاک کرنا۔ فتن از باب ض فتنہ گمراہ کرنا، آزمائش کرنا، فتنہ میں ڈالنا۔

ترکیب:- قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل ملکر قول، صلی فعل، لفظ اللہ فاعل، علی جار، ہ مجرور، دونوں متعلق فعل کے، فعل فاعل متعلق ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، سلم فعل، ہ ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معترضہ ہوا۔ کیوں فعل تام، فی جار، آخر مضاف، الزمان مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور متعلق فعل، دجالون موصوف، کذابون صفت اول، یاتون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، کم مفعول، من جار، الا احادیث مجرور، جار مجرور متعلق فعل، ب جار، ما موصولہ، لم تسمعو افعال، واو ضمیر بارز موکد، اتم تاکید، موکد تاکید ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لازائدہ، آباء مضاف، کم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر فاعل، ہ مفعول مقدر، فعل، فاعل، مفعول ملکر صلہ، موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور دونوں متعلقوں سے ملکر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے ملکر فاعل، فعل

فاعل اور متعلق ملکر جملہ فعلیہ ہوا۔ ف تفریعیہ، ایا کم ضمیر منصوب متفصل مفعول بہ، اتقوا فعل محذوف کا، اس میں واؤ ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مفعول ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، ایا ہم ضمیر منصوب متفصل مفعول بہ، فعل محذوف اتخذا کا، اس میں واؤ ضمیر بارز فاعل، فعل فاعل مفعول ملکر جملہ معطوفہ انشائیہ ہوا۔ لایہلون فعل، اس میں ہم ضمیر مستتر فاعل، کم مفعول، فعل فاعل مفعول ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوفہ ہوا۔ سب جملہ ملکر مقولہ، قول اور مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ

ترجمہ:- فرمایا نبی کریم ﷺ نے لوگوں میں سے سب سے بہترین میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر وہ لوگ جو ان سے ملے (صحابہ تابعین) اور پھر وہ لوگ جو ان سے ملے (تابع تابعین) پھر ایک قوم آئیں گی جن میں ایک شخص کی گواہی آگے بڑھ جائیگی اسکی قسم پر اور کبھی انکی قسم آگے بڑھ جائیگی ان کی گواہی سے۔

لغات:- قرن صدی، سو سال زمانہ کا ایک وقت، جمع قُرُونُ از باب ن قرناً ملاناً۔ یلونہم از باب ض متصل ہونا، قریب ہونا۔ تسبق از باب ن ض اگر صلہ الیہ ہو تو آگے بڑھنا، علیہ صلہ ہو تو غالب آنا۔ یعمین قسم جمع ایمان۔

ترکیب:- واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل ملکر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ معترضہ، خبر مضاف، الناس مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مبتداء، قرن مضاف، یاؤ متکلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ معطوف علیہ، ثم عاطفہ، الذین اسم موصول، یلون فعل، اس میں ہم ضمیر مستتر فاعل، ہم مفعول، فعل فاعل مفعول ملکر صلہ، موصول ملکر معطوف اول، ثم عاطفہ، الذین اسم موصول، یلون فعل، اس میں ہم ضمیر فاعل، ہم مفعول، فعل فاعل مفعول ملکر صلہ، موصول ملکر معطوف ثانی، ثم عاطفہ، یجئی فعل، قوم موصوف، تسبق فعل، شہادۃ مضاف، احد

مضاف، ہم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل یمینہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول، واؤ عاطفہ، یمینہ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، بذریعہ عطف، شہادتہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول، فعل اپنے فاعلوں اور مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد صفت، موصوف صفت ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے تینوں معطوفوں سے ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ معطوف ہوا۔

تشریح:- مطلب یہ ہے کہ قسمیں اور گواہیاں عام ہو جائیں گی ہر دو شخص اپنے مطلب کی خاطر کبھی جھوٹی قسم اٹھائے گا کبھی جھوٹی گواہی پیش کرے گا۔

(۴) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ
الرَّبْوَ فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ، أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ

ترجمہ:- فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ ضرور بالضرور زمانہ آئے گا لوگوں پر کہ نہیں باقی رہے گا کوئی شخص مگر سود کھانے والا پس اگر وہ سود نہیں کھائیگا تو اس کا اثر ضرور پہنچے گا۔

لغات:- الربو سود از باب ن رباء زیادہ ہونا، بڑھنا۔ بخار اصل معنی بھاپ مراد اثر ہے، جمع آب بخارۃ، از باب ف بخو بھاپ نکلنا۔

ترکیب:- واؤ عاطفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل ملکر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ دعائیہ معترضہ، لیا تین فعل، علی جار، اجر الناس مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، زمان موصوف، لایاتی فعل، احد مستثنیٰ منہ، الاحرف استثناء، اکل مضاف، الربو مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، ان حرف شرط، لم یا کل فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ضمیرہ مفعول بہ، فعل فاعل مفعول ملکر شرط، اصاب فعل، ضمیرہ مفعول بہ، مقدم شئی موصوف محذوف، من جار، بخارہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق کائن محذوف کے جو صفت ہے، موصوف صفت ملکر فاعل موخر، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے ملکر جزا، شرط و جزا ملکر جملہ شرطیہ

معطوفہ ہوا، معطوف علیہ معطوف ملکر صفت زمان موصوف کی، موصوف صفت ملکر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- یعنی اگرچہ خود بالا اختیار تو سود نہیں کھائیگا لیکن جو چیزیں استعمال کر کے وہ لوگوں نے سودی پیسوں سے خریدی ہوگی ان کو استعمال کے بغیر کوئی چارہ نہ ہوگا۔

سود کی مذمت:- قرآن و حدیث میں بڑے بڑے غذاہوں کی دھمکی دی گئی ہے (۱) سود نہ چھوڑنے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کریں (۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سود میں ستر گناہ ہیں سب سے چھوٹا گناہ اپنی ماں سے زنا کے برابر ہے (۳) عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سود کا ایک درہم چھتیس زنا سے بدتر ہے (۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے شب معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس لے جایا گیا جن کے پیٹ اتنے بڑے تھے جیسے کمرے ان میں بڑے بڑے سانپ تھے جو باہر سے صاف نظر آ رہے تھے میں نے کہا جبریل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ لوگ سود کھانے والے ہیں۔

(۵) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى

لِلْغُرَبَاءِ وَهُمْ الَّذِينَ يُضْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنتِي

ترجمہ:- فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ بے شک دین شروع ہوا تھا اجنبی اور عن قریب لوٹ آئے گا جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہے اجنبیوں کے لئے جو اصلاح کرتے ہیں اس چیز کی جس کو بگاڑ لوگوں نے میرے بعد میری سنت میں سے۔

لغات:- بدء از باب ف شروع ہونا، ابتداء کرنا۔ غریباً مسافر، وطن سے دور، اجنبی، عجیب و غریب یہاں بھی معنی مراد ہے جمع غُرَبَاءُ۔ فَطُوبَى رُشک و سعادت، خیر، اسم تفضیل مونث (مذکر اَطْبَى)

ترکیب :- واؤ متانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل ملکر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ معترضہ دعائیہ، ان حرف تحقیق مشبہ بالفعل، الدین اس کا اسم، بدء فعل، اس میں ہو ذوالحال، غریبا حال، ذوالحال حال ملکر فاعل، فعل فاعل ملکر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، س حرف تقریب، یعود فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ک جار، ما موصولہ، بدء فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل ملکر صلہ موصول صلہ ملکر مجرور، جار مجرور ملکر متعلق فعل، فعل فاعل اور متعلق سے ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر خبر، ان اپنے اسم اور خبر سے ملکر معطوف علیہ، ف عاطفہ، طوبی اسم تفضیل مونث، ہی ضمیر مستتر فاعل، لام جار، غرباء مفسر، واؤ برائے ربط زائد، ہم مبتداء، والذین اسم موصول یصلحون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، ما موصولہ، افسد فعل، الناس فاعل، من جار، بعد مضاف، ی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل، من جار، سہ مضاف، ی مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور دونوں متعلقوں سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر صلہ موصول صلہ ملکر مفعول، فعل فاعل مفعول ملکر صلہ موصول صلہ ملکر خبر، مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ تفسیریہ ہو کر تفسیر، مفسر تفسیر ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے فاعل ہی مستتر اور متعلق سے ملکر معطوف، معطوف علیہ معطوف ملکر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح :- مطلب یہ ہے کہ ابتداء میں لوگ اہل دین کو اوپر اور عجیب و غریب سمجھتے تھے اور قیامت کے قریب پھر دین اسی حالت پر لوٹ آئیگا وہی لوگ کامیاب ہونگے جو بدعت وغیرہ کی اصلاح کرتے ہوئے اور انہیں کے لئے خوشخبری ہوگی۔

(۶) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْمِلُ هَذَا الْعِلْمُ مِنْ كُلِّ خَلْفٍ عُدُولُهُ، يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغُلَيْنِ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ

ترجمہ :- فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ اٹھائیں گے اس علم کو ہر بعد میں آنے والوں میں ان کے

عادل لوگ اور دور کریں گے ان سے حد سے تجاوز کرنے والوں کی تبدیلیوں اور باطل لوگوں کے جھوٹ کو اور جاہلوں کی تاویل کو۔

لغات :- خلف جانشین، قائم مقام، بدلہ، از باب ان خلافتہ، خلیفہ ہوتا۔ عُذُولُ جمع ہے عادل کی، عدل کرنے والا، معتبر، از باب ض عذلاؤ عذالة انصاف کرنا۔ ینفون از باب ض نفیا ہٹانا، علیحدہ کرنا، دفع کرنا۔ تحریف اصل موقع سے پھیر دینا، تغیر کرنا، بدل ڈالنا۔ الغالین اسم فاعل کا صیغہ ہے از باب ان عُذُوا حد سے تجاوز کرنا، یہاں غالین سے مراد مبتدعین ہیں جو قرآن وحدیث کو غلط معنی پہناتے ہیں۔ التحال دوسرے کی بات کو اپنی طرف منسوب کرنا، مراد جھوٹ بولنا۔ المبطّلین اسم فاعل کا صیغہ ہے ابطال، لغو کام کرنا۔

ترکیب :- واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول ﷺ جملہ معترضہ دعائیہ، محمول فعل، ہذا اسم اشارہ موصوف، العلم صفت، موصوف صفت مل کر مفعول بہ مقدم، من جار، کل مضاف، خلف مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، عدول مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، ینفون فعل، ہم ضمیر مستتر، عن جار، ہ مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، تحریف مضاف، الغالین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، التحال مضاف، المبطّلین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، تاویل مضاف، الجالین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے ملکر مفعول، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر فاعل موخر، فعل، فاعل اور مفعول مل کر مفعولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا

تشریح :- علم کو صحیح سمجھنے والے بھی آئیں گے جو بدعتی لوگوں کی حد سے تجاوزات کو اور ہر بات اپنی طرف منسوب کرنے والوں کو اور اپنی طرف سے غلط بات پھیلانے والوں کو دور کریں گے۔ جسکی وجہ سے اصلی علم اور اصل دین قیامت تک باقی رہے گا۔

(۷) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يُدْرَى الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ الْهَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ

ترجمہ:- فرمایا نبی کریم ﷺ نے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے نہیں ختم ہوگی دنیا یہاں تک کہ آئیگا لوگوں پر ایک دن کہ نہیں معلوم ہوگا قاتل کو کہ اس نے کس کو مارا ہے اور نہ ہی مقتول کو کہ وہ کس بارے میں قتل کیا گیا ہے صحابہ نے عرض کیا کہ یہ کیسے ہوگا تو فرمایا کہ وہ فتنہ ہے قاتل اور مقتول جہنم میں جائیں گے۔

لغات:- لا یدری از باب ض و ز یا جاننا۔ الهرج فتنہ، فساد۔

ترکیب:- واو مستانہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، واو قسمیہ جار، الذی اسم موصول، نفس مضاف، ی تکلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیل کر مبتداء، با جار، ید مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثابت محذوف کے، ثابت اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اتم فعل محذوف کے، اتم فعل، انا فاعل مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اتم فعل محذوف کے، اتم فعل انا فاعل مستتر اور متعلق سے مل کر قسم، لا تذهب فعل، الدنیا فاعل، حتی جار، یاتی فعل منصوب، بان مصدر یہ علی جار، الناس مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، یوم موصوف، لا یدری فعل، القاتل فاعل، فی جار، م مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مقدم قتل کے، قتل فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد مفعول بہ لا یدری کا، فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لانی برائے تاکید، المقتول فاعل یدری فعل محذوف کا، فی جار، م مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مقدم قتل فعل کے، ہو ضمیر اس میں نائب فاعل، فعل

اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد مفعول بہ یدری فعل مقدر کے، فاعل اپنے فاعل ومفعول سے مل کر معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر صفت یوم موصوف کی، موصوف صفت مل کر فاعل یاتی فعل کا، فعل فاعل متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، لاتذہب فعل فاعل متعلق مل کر جواب قسم، قسم جواب قسم مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ فاتفریعیہ، قیل فعل مجہول، ہو ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل اپنے نائب فاعل سے مل کر قول، کیف اسم مبنی بر فتح ملامر فاعل مبتداء، کیون فعل ناقص، ہو ضمیر مستتر اسم، ذلک خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ ہو کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قال فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر قول، الہرج خبر ہو مبتداء محذوف کی، مبتداء خبر مل کر معطوف علیہ، القاتل معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، المقتول معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مبتداء، فی جار، النار مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائن محذوف کے، کائن اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- قاتل کا جہنم میں جانا تو ظاہر ہے لیکن مقتول کیوں جایگا اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ تمنا رکھتا تھا کہ میں پہلے اس کو قتل کروں۔

(۸) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ وَيُلْقَى الشُّعْ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ

ترجمہ:- فرمایا نبی کریم ﷺ نے زمانے قریب ہو جائیں گے اور علم اٹھالیا جایگا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور بخل ڈال دیا جایگا اور ہرج بہت ہوگا صحابہ نے پوچھا کہ ہرج کیا ہے فرمایا کہ قتل ہے لغات:- يتقارب باب تفاعل سے ہے قریب ہونا، از باب س، ک قریب ہونا۔ يقبض از باب ض اٹھالینا۔ الشع از باب ن، ض بہ، علیہ بخل کرنا، شحیح بخل۔

ترکیب :- واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، متقارب فعل، الزمان فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یقبض فعل مجہول، العلم نائب فاعل، فعل نائب فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، تظہر فعل، القتن فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، یلقی فعل مجہول، الش نائب فاعل، فعل نائب فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف ثالث، واؤ عاطفہ، یکسر فعل، الہرج فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے تمام معطوفوں سے مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ قالوا فعل، اس میں ہم ضمیر متعذر فاعل، فعل فاعل مل کر قول، واؤ زائدہ، ما استفہامیہ مبتداء، الہرج خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ اول، قال فعل، اس میں ہم ضمیر متعذر فاعل، فعل فاعل مل کر قول، القتل خبر مبتداء محذوف کی، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جواب مقولہ اول، مقولہ جواب مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح :- زمانے قریب ہو جائیں گے اس کا مطلب ترمذی شریف کی ایک حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ سال مہینہ کی طرح اور مہینہ ہفتہ کی طرح اور ہفتہ ایک دن کی طرح اور ایک دن ایک گھنٹہ کی طرح اور ایک گھنٹہ آگ کی ایک چنگاری کی طرح مطلب یہ ہے کہ زمانہ جلدی گزرتا جائیگا پتہ نہیں چلے گا۔ وقت کی کوئی قدر نہیں کی جائیگی۔

(۹) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ

الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَلَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ

هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ

ترجمہ :- اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے اس ذات کی قسم کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی قبر پر گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا کاش میں ہی اس قبر والے کی جگہ ہوتا یہ دین کی وجہ سے نہیں کہے گا بلکہ مصیبت کی وجہ سے کہے گا۔

لغات :- یتمرغ مٹی میں لوٹ پوٹ ہونا، از باب س مَرَعَا عَزَتْ پر دھبہ لگنا۔

ترکیب :- واؤ مستانہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، واؤ قسمیہ جار، الذی اسم موصول، نفس مضاف، یاء متکلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، با جار، ید مضاف، ہ ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثابت محذوف کے، ثابت اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر مبتداء خبر مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اقسام فعل محذوف کے، اقسام فعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اقسام فعل محذوف کے، اقسام فعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مل کر متعلق سے مل کر قسم، لاتذہب فعل، الدنیا فاعل، حتی جار، یر فعل منصوب بتقدیر ان مصدریہ ناصب، الرجل فاعل، علی جار، القبر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، یتمرغ فعل، اس میں ہو ضمیر فاعل ذوالحال، علی جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، یقول فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل ذوالحال، فعل فاعل مل کر قول، یا حرف نداء قائم ادعو کے، لفظ اللہ منادی محذوف، لیت حرف مشبہ بالفعل، نون وقایہ، ی متکلم کی اس کا اسم، کنت فعل تام، ت ضمیر فاعل، مکان مضاف، صاحب مضاف، ہذا اسم اشارہ موصوف، القبر صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل تام اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر خبر، حرف تمیزی اپنے اسم و خبر سے مل کر مقصود بالنداء، نداء منادی مقصود بالنداء مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر معطوف ثانی، واؤ حالیہ، لیس فعل ناقص، با جار، ہ ضمیر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کا نداء محذوف کے جو خبر مقدم ہے، الدین مستثنیٰ منہ، الاحرف استثناء، البلاء مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ مل کر اسم موخر، لیس اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ حالیہ ہوا۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لا تذہب فعل کے، فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب قسم، قسم جواب قسم مل کر مقولہ،

قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- مطلب ظاہر ہے کہ ایسا کرنے والا دین کی وجہ سے نہیں کرے گا بلکہ قیامت کے قریب پریشانیاں بہت ہوں گی۔

(۱۰) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ وَلَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رَسْمُهُ مَسَا جِدُّهُمْ عَامِرَةً وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهَدْيِ غُلَمَاءُ هُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعْوُدُ

ترجمہ:- فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ قریب ہے کہ آئیکا لوگوں پر ایک زمانہ نہیں باقی ہوگا اسلام سے مگر اس کا نام اور نہیں ہوگا قرآن سے مگر اس کا نقش، ان لوگوں کی مسجدیں آباد ہوں گی اور وہ ویران ہوں گی ہدایت سے، ان کے علماء بدترین ہوں گے آسمان کے نیچے انہیں کی وجہ سے فتنہ نکلے گا اور انہی میں لوٹے گا۔

لغات:- عامرۃ آباد، یہاں آباد سے مراد بلند، عالیشان اور منقش و مزین ہونا ہے۔ از باب ان عَمُرًا آباد ہونا، کہا جاتا ہے عَمَرَ الْمَنْزِلَ بِأَهْلِهِ صاحب خانہ سے گھر آباد ہوا۔ خراب از باب س خَرَبْنَا، خَرَابًا، ویران ہونا، اجاڑ ہونا۔ الہدی ہدایت و رہنمائی، یہ لفظ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔ أَدِيمُ مِنَ السَّمَاءِ أَوْ الْأَرْضِ آسمان یا زمین کا ظاہری حصہ، جمع أَدَمٌ، أَدَمٌ

ترکیب:- واو متانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، یوشک فعل افعال مقاربہ سے بمعنی قُرب، ان مصدریہ ناصبہ، یاتی فعل، علی جار، الناس مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، زمان موصوف، لا یتقی فعل، من جار، الاسلام مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، شیء مستثنیٰ منہ محذوف، الاحرف استثناء، اسم مضاف، ہ مضاف الیہ،

مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لایق فاعل، من جار، القرآن مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے شیء مستثنیٰ منہ محذوف، الاحرف استثناء، اسم مضاف، ضمیر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ مستثنیٰ مل کر فاعل، فعل فاعل متعلق مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر صفت زمان موصوف کی، موصوف صفت مل کر فاعل فعل تاتی کا، وہ اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر اسم پوشک فعل مقارب تام کا، فعل اپنے اسم سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ اولیٰ، مساجد ہم مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، عامرۃ اسم فاعل، اس میں ہی ضمیر مستتر ذوالحال، واو حالیہ، ہی مبتداء، خراب مصدر، من جار، الہدی مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مصدر کے، مصدر اپنے متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ حالیہ ہو کر حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ثانیہ، علماء ہم مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، شر مضاف، من موصولہ، تحت مضاف، ادیم مضاف، السماء مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف کائن اسم فاعل کا، اسم فاعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور ظرف سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ ہو کر مقولہ ثالثہ، من جار، عند ہم مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مقدم تخرج فعل کے، الفتحۃ فاعل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، فہم جار مجرور ملکر متعلق مقدم تعود فعل کے، فعل اپنے فاعل ہی ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مقولہ رابعہ، قول اپنے تمام مقولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۱) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَقْوَامٌ إِخْوَانُ الْعَالَمِيَّةِ

وَأَعْدَاءُ السَّرِيرَةِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ

ذَلِكَ بِرَغْبَةٍ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَرَهْبَةٍ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ

ترجمہ :- اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں ایسی قومیں ہوں گی جو ظاہر میں بھائی بھائی

ہونگے اور خفیہ دشمن، عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسے ہوگا؟ فرمایا آپس میں ایک دوسرے کے اندر رغبت کرنے اور ایک دوسرے سے ڈرنے کی وجہ سے ہوگا۔

لغات :- اخوان جمع ہے اُن کی، بھائی از باب ن اُخُوۃ دوست بننا، بھائی ہونا۔ العلانیۃ کھلم کھلا، ظاہر، از باب ن ض، س، ک ظاہر ہونا۔ اعداء جمع ہے عَدُوۃ کی دشمن، از باب ن عَدُوۃ ظلم کرنا، دشمنی کرنا۔ السریۃ باطن، وہ چیز جو پوشیدہ رکھی جائے جمع سِرّات و رُہبۃ از باب س رُہبۃ، رُہبۃ، خوف کرنا۔

ترکیب :- واو متاثرہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، کیون فعل تام، فی جار، خبر مضاف، الزمان مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، اقوام موصوف، اخوان مضاف، العلانیۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت اول، اعداء مضاف، سریرۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر فاعل، فعل تام اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، فاقتربیہ، قیل فعل مجہول، اس میں ہوضیر مستتر نائب فاعل، فعل نائب فاعل مل کر قول، یا حرف نداء، رسول مضاف، لفظ اللہ مضاف الیہ، دونوں مل کر منادی، واو زائدہ، کیف متضمن معنی استفہام مبتداء، کیون فعل تام، ذلک فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد خبر، مبتداء خبر مل کر مقصود بالنداء، نداء منادی مقصود بالنداء مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا، قال فعل، اس میں ہوضیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر قول، ذلک اسم اشارہ مبتداء، با جارہ، رغبۃ مصدر مضاف، بعض مضاف، ہم مضاف الیہ، الی جار، بعض مجرور، جار مجرور متعلق مصدر کے، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، رہبۃ مصدر مضاف، بعضہم مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا مصدر کا، من بعض جار مجرور متعلق مصدر، مصدر اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کیون

فعل تام محذوف کے، فعل اپنے فاعل ہو ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر بتاویل مفرد خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- یعنی سامنے دوست ہوں گے اور بعد میں دشمن ہو گئے تم ان سے بچنا

(۱۲) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَأَلَاوُلُ وَتَبْقَى

حُفَالَةً كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوْ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً

ترجمہ:- اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ نیک لوگ ایک ایک ہو کر چلے جائیں گے اور گھٹیا لوگ رہ جائیں گے جیسے جوار کھجور کا کچرا رہ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کچھ بھی پروا نہیں کریگا۔

لغات:- حفالة ردی، گھٹیا۔ الشعیر جو، واحد شعيرة آتی ہے، نیز جمع شعيرات بھی آتی ہے۔

ترکیب:- واؤ متانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، یذہب فعل، الصالحون موکد، الاول معطوف علیہ، فاعاطفہ، الاول معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر تاکید، موکد تاکید مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، تبقی فعل، حفا لہ فاعل، کاف جار، حفالة مضاف، الشعیر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، التمر معطوف، معطوف علیہ معطوف سے مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مقولہ اول، لایا بیالی فعل، ہم مفعول بہ مقدم، لفظ اللہ فاعل، بالہ بمعنی مبالہ مفعول مطلق، فعل فاعل مفعول بہ مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ ثانی، قول اپنے دونوں مقولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- اللہ تعالیٰ ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائیں گے کیونکہ انہوں نے اعمال صالحہ کو چھوڑ دیا ہوگا۔ ردی کے سامان کی مثل ہو جائیں گے۔

(۱۳) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدُ النَّاسِ

بِالدُّنْيَا لُكْعَ ابْنِ لُكْعَ

ترجمہ:- اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ دنیا میں لوگوں کا بڑا نیک بخت کمینہ بیٹا کمینے کا ہوگا۔

لغات:- لکع کمینہ، حرامی، از باب س لُکَعًا، لُکَاعَةُ کمینہ ہونا، لُئِمَ ہونا۔

ترکیب:- واو مستافہ، قال فعل، النبی فاعل فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، لا تقوم فعل، الساعۃ فاعل، حتی جار، یكون فعل ناقص منصوب بان مصدر یہ ناصبہ مقدرہ، اسعد اسم تفضیل مضاف، الناس مضاف الیہ، با جار، الدنیا مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اسم تفضیل کے، اسم تفضیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر خبر مقدم، لکع موصوف، ابن مضاف، لکع مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر صفت، موصوف صفت مل کر اسم موخر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل و متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- لکع سے مراد یہاں وہ شخص ہے جس کی اصل معلوم نہ ہو اور یہ ہمارے ہاں واقع ہو چکا ہے جیسا کہ کسی پر یہ بات پوشیدہ نہیں ہے اور یورپ میں کثرت زنا اور بے حیائی کی وجہ سے کسی ایک پر اطمینان نہیں ہو سکتا کہ یہ فلاں کا بیٹا ہے۔

(۱۴) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى

دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ

ترجمہ:- اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئیگا کہ ان میں دین پر پابندی کرنے والا ایسا ہوگا جیسے کوئی شخص مٹھی میں انگارے لئے ہوئے ہو۔

لغات :- الجمر جمع ہے جَمْرَةٌ مَعْنٰی چنگاری۔

ترکیب :- واو متانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، یاتی فعل، علی جار، الناس مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، زمان موصوف، الصابر اسم فاعل، فی جار، ہم مجرور، جار مجرور متعلق اسم فاعل کے، علی جار، دین مضاف، ہ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل ہوضمیر مشتر اور دونوں متعلقوں سے مل کر مبتداء، کاف جار، القابض اسم فاعل، علی جار، الجمرۃ مجرور جار مجرور مل متعلق اسم فاعل کے، اسم فاعل اپنے فاعل ہوضمیر مشتر اور متعلق سے مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائن مقدر کے جو خبر ہے، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد صفت، موصوف مفت مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح :- دین پر عمل کرنا قیامت کے قریب بہت مشکل ہو جائیگا جیسے چنگاری کو لینا بہت مشکل ہوتا ہے۔

(۱۵) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يُوْشِكُ الْاُمَمُ اَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْاَكْلَةُ اِلَى قُصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَ مِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَ مَيْدٍ قَالَ بَلْ اَنْتُمْ يَوْمَ مَيْدٍ كَثِيْرٌ وَ لَكِنْكُمْ غُشَاءٌ كَغُشَاءِ السَّيْلِ وَ لَيَنْزِعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُوْرٍ غَدُوْكُمْ اَلْمُهَابَةَ مِنْكُمْ وَ لَيَقْدِفَنَّ فِيْ قُلُوْبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَ كَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ

ترجمہ :- اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ جماعتیں تمہارے مقابلہ میں آپس میں ایک دوسرے کو ایسے دعوت دیں گے جیسے کھانے والی جماعت اپنے پیالے کی طرف دعوت دیتی ہے پس ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ کیا اس دن ہمارے قلت کی وجہ سے ہو گا فرمایا بلکہ تم اس دن بہت

ہو گئے لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہارے رعب کو نکال دیں گے اور تمہارے دلوں میں کمزوری ڈال دے گا ایک کہنے والے نے کہا یا رسول اللہ وہ بن کیا ہے فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے کراہت۔

لغات :- عفاء جھاگ، کوڑا کرکٹ، ازباب غشوا کوڑے کرکٹ والے ہونا۔ السیل سیلاب۔ المہابۃ ازباب س، ھیبۃ و مہابۃ ڈرنا، خوف کرنا۔ قذف ازباب ض، قذفنا ڈالنا، پھینکنا۔ الوہن کمزوری، سستی، ازباب ض، س، ک، وھنا کمزور ہونا۔

ترکیب :- واو مستافہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، پوشک فعل مقارب بمعنی قرب، الامم اسم، ان مصدر یہ ناصبہ، تداعی فعل مضارع، اس میں ضمیر مستتر فاعل، علی جار، کم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، کاف جار، ما مصدریہ، تداعی فعل مضارع، الاکلتہ فاعل، الی جار، قصۃ مضاف، ہا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مشابہا اسم فاعل محذوف کے، اسم فاعل، ہو ضمیر مستتر فاعل اور متعلق سے مل کر صفت تداعیاً مصدر موصوف محذوف کی، موصوف صفت مل کر مفعول مطلق فعل تداعی کا، فعل اپنے فاعل متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر خبر فعل پوشک کا، پوشک اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فاتفریعیہ، قال فعل، قاتل فاعل، فعل فاعل مل کر قول، واو زائدہ، ہمزہ استفہام محذوف، ذلک اسم اشارہ مبتداء محذوف، من جار، قلۃ موصوف، نحن مبتدا، یوم مضاف، اذ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف کنون فعل تام محذوف کا، فعل تام اپنے فاعل نحن ضمیر مستتر اور ظرف سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کا کن محذوف کے، کان اسم فاعل اپنے فاعل ہو

ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- یعنی وہن کا آپ ﷺ سے سبب پوچھا گیا تو فرمایا گیا جب دنیا کی محبت ہو جائے اور موت ناپسند لگے تو اس نے کہاں جہاد کرنا ہے لہذا ایسے لوگوں کا رعب بھی ختم ہو جاتا ہے اور دل میں بزدلی پیدا ہو جاتی ہے۔

(۱۶) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ

بِالسِّنِّهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقْرَةُ بِالسِّنِّهِهَا

ترجمہ:- فرمایا نبی کریم ﷺ نے قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ایک قوم نکلے گی جو اپنی زبانوں کے ذریعہ کھا لگی جیسے گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔

ترکیب:- واو متانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، لا تقوم فعل، الساعۃ فاعل، حتی جار، ینخرج فعل منصوب بان مصدریہ مقدرہ، قوم موصوف، یا کلون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، با جار، السنۃ مضاف، ہم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، کاف جار، ما مصدریہ، تا کل فعل، البقرۃ، فاعل، با جار، السنۃ مضاف، ہا مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل متعلق مل کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق مشابہا محذوف کے جو صفت ہے اکلا موصوف محذوف کی، موصوف صفت مل کر مفعول مطلق یا کلون فعل کا، فعل اپنے فاعل مفعول و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد صفت قوم کی، موصوف صفت مل کر فاعل، ینخرج فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق لا تقوم کے، فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- یعنی وہ قوم حلال و حرام کا فرق نہیں کرے گی اور اپنی زبانوں سے لوگوں کی تعریف کر

کے مال حاصل کرے گی۔

(۷۱) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا

أَخَذَ مِنْهُ أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ

ترجمہ:- اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے آئیگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ نہیں پروا کرے گا آدمی کہ جو لیا اس سے (مال سے) کیا حلال میں سے لیا یا حرام میں سے۔

ترکیب:- واو متانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، یاتی فعل، علی جار، الناس مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، زمان موصوف، لا بیالی فعل، المرء فاعل، ما موصولہ، اخذ فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، من جار، ہ مبدل منہ، ہمزہ حرف استفہام، من جار، الحلال مجرور، جار مجرور مل کر معطوف علیہ، ام عاطفہ، الحرام معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر متعلق اخذ فعل، فعل فاعل اور متعلقوں سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر بدل، مبدل منہ بدل مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ موصول صلہ مل کر مجرور فی حرف جار مقدر کا، جار مجرور مل کر متعلق فعل، فعل فاعل و متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر فاعل یاتی کا، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۱۸) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَتَدَفَعَ أَهْلُ

الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُونَ إِمَامًا يُصَلِّي بِهِمْ

ترجمہ:- فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ بے شک قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مسجد والے ایک دوسرے کو دودر کریں گے وہ نہیں پائیں گے کوئی امام جو ان کو نماز پڑھائے۔

لغات:- يتدافع باب تفاعل سے ہے ایک دوسرے پر ذمہ ڈالنا۔

ترکیب :- واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، ان حرف تحقیق مشبہ بالفعل، من جار، اشرط مضاف، الساعۃ مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کائن محذوف کے جو خبر مقدم ہے، ان مصدر یہ ناصبہ، یتدفع فعل، اہل مضاف، المسجد مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، لا یجدون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، اماما موصوف، یصلی فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، با جار، ہم مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، فعل فاعل متعلق مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مصدر اسم موخر ہوا، ان اپنے اسم وغیر سے مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح :- لوگ امامت کے احکام اور نماز کے مسائل سے واقف نہیں ہو گئے دنیا میں مشغول ہوں گے اسلئے کوئی امام بننے کی جرات نہیں کریگا۔

(۱۹) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أُمْتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ

بَعْدِي يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْرَانِي بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ

ترجمہ :- اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ بے شک میری امت میں سے میرے ساتھ زیادہ محبت کے اعتبار سے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد ہو گئے ان میں سے ایک چاہے گا کہ کاش مجھے دیکھ لے اپنے گھر والوں اور مال کے بدلہ میں۔

ترکیب :- واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، ان حرف مشبہ بالفعل، ہ ضمیر اسم مقدر، من جار، اشد اسم تفصیل مضاف، امت مضاف، ی ضمیر متکلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر پھر مضاف الیہ ہوا اشد مضاف کا، لام جار، ی مجرور، دونوں مل کر متعلق اسم تفصیل کے، اسم تفصیل اپنے مضاف الیہ اور متعلق سے مل کر میتر، حبا تمیز، میتر تمیز مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق یوجد فعل مجہول محذوف کے، ناس موصوف، یکون فعل

ناقص، ہم ضمیر مستتر اسم، بعدی مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف فعل ناقص کا، یو فعل، احد ہم مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل، لو شرطیہ متضمن معنی تمنی کو، رای فعل، ہو ضمیر مستتر ذوالحال، نون وقایہ، یا متکلم مفعول، با جار، ابلہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، مالہ مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فاذا محذوف کے جو حال ہے، ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر شرط، لکان احب لہ جزاء مقدر، لام تاکید، کان فعل ناقص، ہو ضمیر مستتر اس کا اسم، احب اسم تفضیل، لہ جار مجرور مل کر متعلق اسم تفضیل کے خبر ہے، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر مفعول، فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر خبر یکونون کی، وہ اپنے اسم و خبر سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر نائب فاعل فعل مجہول کا فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ان کی، وہ اپنے اسم و خبر سے مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح :- یعنی قیامت کے نزدیک بھی میرے ساتھ زیادہ محبت رکھنے والے آئیں گے اور وہ تمنا کریں گے کہ کاش ہمارا گھر اور مال قربان ہو جائیگا اور اس کے بدلہ میں ہمیں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہو جائے۔

(۲۰) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ أَجْرِ أَوْلِيهِمْ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُونَ أَهْلَ الْفِتَنِ

ترجمہ :- اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے بے شک ہوگی عنقریب اس امت کے آخر میں ایک قوم ان کے لئے ان کے پہلوں جیسا اجر ہوگا وہ نیکی کا حکم کریں گے اور گناہ سے روکیں گے اور فتنہ والوں سے لڑیں گے۔

ترکیب :- واو متانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ

معتزہ دعائیہ، ان حرف تحقیق مشبہ بالفعل، ضمیر اس کا اسم، سین برائے تقریب، یکون فعل تام، فی جار، آخر مضاف، ہذہ اسم اشارہ موصوف، الامة مشار الیہ صفت، موصوف صفت مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، قوم موصوف، لام جار، ہم مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثابت محذوف کے، ثابت اسم فاعل، مثل مضاف، اجر مضاف الیہ مضاف، اول مضاف الیہ مضاف، ہم مضاف الیہ، سب مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل اسم فاعل ثابت کا، ثابت اپنے فاعل سے مل کر شبہ جملہ ہو کر صفت اول قوم کی، یا مروں فعل، اس میں ہم ضمیر مستتر فاعل، با جار، المعروف مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، نہوں فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، عن جار، المنکر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف اول، واو عاطفہ، یقاتلون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، اہل مضاف، الفتن مضاف الیہ، دونوں مل کر مفعول، فعل فاعل، مفعول مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر صفت ثانی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر فاعل ہوا یکون فعل تام کا، یکون اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ان کی، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر مقولہ، قول مقولہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:۔ قیامت کی اچھی نشانوں میں سے ایک نشانی ہے کہ آخر میں فتنہ کی وجہ سے نیکی کا ثواب پہلوں جیسا طے گادہ قوم نیکی کا حکم کرے گی اور ہر گناہ سے روکے گی اور اہل الفتن یعنی تمام شیعوں اور بدعتیوں سے لڑائی کرے گی۔

(۲۱) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفَعُ

فِيهِ إِلَّا الدِّينَارُ وَالْدِّرْهَمُ

ترجمہ:- اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے البتہ آئیگا ضرور بالضرور لوگوں پر ایک زمانہ جس میں دینار اور درہم کے سوا کوئی چیز نفع نہیں دے گی۔

ترکیب :- واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، لیا تین فعل، علی جار، الناس مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، زمان موصوف، لا یشفع فعل، فی جار، ہ ضمیر مجرور، دونوں متعلق فعل، ہئی محذوف (مستثنیٰ منہ) الاحرف استثناء، الدینار معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، الدرہم معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مستثنیٰ، مستثنیٰ مستثنیٰ منہ مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ بتاویل مفرد ہو کر صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح :- یعنی اس زمانے میں لوگ مال کی کمائی میں اور مال جمع کرنے کی فکر میں لگے رہیں گے خواہ جس طرح کا بھی مال ہو اور مال جمع کرنا اچھا لگے گا۔

(۲۲) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٍ عَارِيَاتٍ مُمِيلَاتٍ مَائِلَاتٍ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنْ رِيحَهَا لَتْوَ جَدُّ مِنْ مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا

ترجمہ :- اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا دو زنیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک وہ قوم جس کے ساتھ کوڑے ہوں گے جیسے کہ گائے کی دم ہوتی ہے ماریں گے انہیں کے ساتھ لوگوں کو اور وہ عورتیں جو کپڑے پہنے ہوگی اور تنگی ہوگی، لوگوں کے دلوں میں خواہش پیدا کرنے والی ہوگی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوگی، ان کے سراپے ہونگے جیسے بختی اونٹ کی جھکی ہوئی کوہائیں، وہ نہیں داخل ہوگی جنت میں اور نہ ہی اس کی خوشبو پائیں گی اور بے شک جنت کی خوشبو پائی جاتی ہے اتنی اتنی مسافت سے۔

لغات :- سیاط جمع سوط کی کوڑا۔ اذنب جمع ذنب کی کی بمعنی دم۔ کاسیات از باب س

گستا پہننا۔ عاریات عاریۃ کی جمع ہے، از باب س غریۃ مگا ہوتا۔ مہیلات امالۃ سے اسم فاعل کا صیغہ ہے جھکانا۔ مائلات از باب ض مِیْلًا، مِیْلَانَا، جھکانا، اگر صلہ فی المثنیٰ ہو تو تاز کے ساتھ چلنا۔ اسنمۃ جمع ہے سنام کی، کوہان، اونچا، بڑا، کہا جاتا ہے فلان سنان قومہ فلاں اپنی قوم کا بڑا ہے۔ البخت لمی گردن والا اونٹ۔ ریح بو، مہک، اچھی چیز، جمع آریاخ، ریاخ۔ المسیرۃ مصدر ہے، بمعنی مسافت، از باب ض سیرا، و سیرا، چلنا، سفر کرنا، جانا۔

تشریح:۔ یعنی وہ عورتیں باریک کپڑے پہننے والی ہوں گی گویا صورتا کپڑے والی ہوگی لیکن ہتھکتا تنگی ہوگی یا چھوٹے کپڑے پہننے والی ہوگی زینت کی وجہ سے، سیر یا مردوں سے حیاء ان کو ملحوظ نہیں ہوگا۔ لہذا اپنے سروں، سینوں اور پنڈلیوں کو ظاہر کریں گی اور ایسا عیسائی عورتوں میں ہوتا تھا لیکن آج کل مسلمان عورتیں بھی ان کے پیچھے چل کر ایسا کرنے والی ہیں۔

قولہ مہیلات:۔ یعنی مردوں کے دلوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہوگی۔

قولہ مائلات:۔ ان مردوں کی طرف اپنی چال میں نخرے کرنے والی ہوگی۔

رؤ و سہن:۔ یعنی اپنے سروں کو بالوں کے اکٹھا کرنے کے ساتھ بڑا بنائیں گی اور بعض کہتے ہیں کہ اپنے بالوں کے آگے والے حصہ کو کاٹیں گی حتیٰ کہ اونٹ کے کوہان کے ساتھ مشابہت والی ہو جائیں گی۔

ترکیب:۔ واو مستافہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، صنفان موصوف، من جار، امل النار مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق کا تان محذوف کے، کا تان اسم فاعل اپنے فاعل ہما ضمیر مستتر اور متعلق سے مل کر صفت، موصوف صفت مل کر مبتدا، لم ارفع، اس میں انا ضمیر مستتر فاعل، ہما مفعول، فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتا دیل مفرد خبر، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبدل منہ، قوم موصوف، معہم مضاف مضاف الیہ مل کر ظرف ثابت اسم فاعل مقدر کی، سیاط اس کا فاعل، کاف جار،

اذ ناب البقر مضاف مضاف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثابت کے، وہ اپنے ظرف سے اور متعلق سے ملکر صفت اول، یضر یون فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، بہا جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، الناس مفعول، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر صفت ثانی، قوم موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر خبر احد ہما محذوف کی، احد ہما مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، مبتداء خبر مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، نساء موصوف، کاسیات صفت اول، عاریات صفت ثانی، امیلات صفت ثالث، ماکلات صفت رابع، روہن مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، کاف جار، اسنمۃ البخت مضاف مضاف الیہ مل کر موصوف، المائتہ صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق الکائتہ محذوف کے جو خبر ہے، مبتداء خبر مل کر صفت خامس، موصوف اپنی پانچوں صفتوں سے مل کر مبتداء، لای دخلن فعل، اس میں ہن ضمیر مستتر فاعل، البختہ مفعول، فعل اپنے فاعل منقول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، لای سجدن فعل، اس میں ہن ضمیر مستتر فاعل، ربہما مضاف مضاف الیہ مل کر ذوالحال، واو حالیہ، ان حرف تحقیق مشبہ بالفعل، ربہما مضاف مضاف الیہ مل کر اسم ان کا، لام تاکید، توجہ فعل مجہول، اس میں ہی ضمیر مستتر نائب فاعل، من جار، مسیرۃ مضاف، کذا معطوف علیہ، واو عاطفہ، کذا معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے فعل اپنے نائب فاعل اور متعلق سے مل کر خبر ان کی، ان اپنے اسم ذہر سے مل کر حال، ذوالحال حال مل کر مفعول، فعل اپنے فاعل مفعول سے مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر خبر، مبتداء خبر مل کر بتاویل مفرد خبر ثانیہما محذوف کی، ثانیہما مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲۳) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُحَا لَا فَسَّيْلُوا فَأَفْتُوا بغيرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا

ترجمہ:- اور فرمایا نبی کو ﷺ نے کہ بے شک اللہ تعالیٰ علم کو نہیں اٹھائیں گے لوگوں سے چھین کر لیکن اٹھایا جائیگا علم علماء کے اٹھائے جانے کے ساتھ یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہیں رہے گا تو لوگ بنائیں گے جاہلوں کو سردار پس پوچھا جائیگا ان جاہلوں سے تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

لغات:- انتزاعاً اکھڑنا، نکالنا، کھینچنا، لازم و متعدی دونوں طرح آتا ہے، نزاع از باب ض نَزَعًا اکھڑنا، نکالنا۔ عباد جمع ہے عبد کی، بندہ، از باب ن عِبَادَةٌ پرستش کرنا، عبادت کرنا، از باب ک غُبُوْدَةٌ علام ہونا۔ اُفتی اُفتاء، فتویٰ دینا۔

ترکیب:- واو مستافہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ، ان حرف تحقیق مشبہ بالفعل، لفظ اللہ اسم، لا یقبض فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، العلم مفعول بہ، انتزاعاً مفعول مطلق مقدم، ینزع فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، ہ مفعول بہ، من جار، العباد مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل دونوں مفعولوں اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد صفت قبھا موصوف محذوف کی، موصوف صفت مل کر مفعول مطلق لا یقبض کا، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مستدرک منہ، واو زائدہ، لکن حرف استدراک، یقبض فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، العلم مفعول بہ، با جار، قبض مضاف، العلماء مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، فعل اپنے فاعل و مفعول اور متعلق سے مل کر مستدرک، مستدرک منہ اور مستدرک مل کر خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مغنیہ، حتی نہائیہ، اذ اکلمہ شرط، لم یبق فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، عالم المفعول، فعل اپنے فاعل مفعول سے مل کر شرط، اتخذ فعل، الناس فاعل، روسا مفعول اول، جہا لا مفعول ثانی، فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر معطوف علیہ، فاعاطفہ، علواً فعل، ہم ضمیر مستتر نائب فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف اول، فاعاطفہ، افتوا فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، با جار، غیر مضاف، علم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر

محروور، جار محروور مل کر متعلق فعل کے، فعل فاعل اور متعلق سے مل کر معطوف ثانی، فاعاطفہ، ضلوا فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف ثالث، واو عاطفہ، اضلوا فعل، ہم ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر معطوف رابع، معطوف علیہ اپنے سب معطوفوں سے مل کر جزاء، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر غایہ، مغیہ غایہ مل کر مقولہ، قول مقولہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح:- یعنی اللہ تعالیٰ علم کو ایسے اوپر نہیں اٹھائیں گے کہ علم والوں کو آسمان کی طرف اٹھائیں بلکہ اس طور پر ہوگا کہ علماء کو موت دیں گے ان کی روح کو قبض کیا جائیگا جب کوئی عالم باقی نہیں بچے گا تو لوگ جہاں کو بڑا بنائیں گے وہ جاہل بغیر علم کے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہو گئے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(۲۴) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَعْلَمُوا الْعِلْمَ وَ عَلِمُوهُ النَّاسَ تَعْلَمُوا
الْفَرَائِضَ وَ عَلِمُوهَا النَّاسَ تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ وَ عَلِمُوهُ النَّاسَ فَإِنِّي أَمْرٌ
مَقْبُوضٌ وَالْعِلْمُ سَيَنْقَبِضُ وَيُظْهَرُ الْفِتْنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِي
فَرِيضَةٍ لَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا

ترجمہ:- اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے علم سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ اور فرائض سیکھو اور انہیں لوگوں کو سکھاؤ قرآن سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں انسان ہوں جو اٹھالیا جاؤں گا اور عنقریب علم اٹھ جائیگا اور فتنے ظاہر ہونگے حتیٰ کہ دو آدمی کسی فریضہ میں اختلاف کریں گے تو کسی کو اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا نہیں پائیں گے۔

لغات:- الفرائض جمع ہے فریضہ کی، فرض، دین کے احکام، مقرر کردہ حصہ، علم فرائض جس میں میت کے ورثہ کے حصے ذکر کئے جاتے ہیں۔ مقبوض اسم مفعول از باب ض قبضاً پکڑنا، اٹھا لینا، قبضہ اللہ وفات دینا،

ترکیب :- واؤ مستانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ معترضہ دعائیہ تعلّموا فعل، اس میں واؤ ضمیر بارز اس کا فاعل، العلم مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، وعلّموا فعل، واؤ ضمیر بارز اس کا فاعل، ہ ضمیر مفعول اول، الناس مفعول ثانی، فعل فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر معطوف اول، تعلّموا فعل، واؤ ضمیر بارز فاعل، الفرانض مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر بحذف حرف عطف معطوف ثانی، واؤ عاطفہ، علّموا فعل، واؤ ضمیر بارز فاعل، ہ ضمیر مفعول اول، الناس مفعول ثانی، فعل فاعل دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر معطوف ثالث، معطوف علیہ اپنے سب معطوفوں سے مل کر معلل، فاتعلیہ، ان حرف تحقیق مشبہ بالفعل، یا متکلم اس کا اسم، امر موصوف، مقبوض صفت، موصوف صفت مل کر خبر، ان اپنے اسم و خبر سے مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، العلم مبتدأ، سین برائے تقریب، ینقض فعل، اس میں ہو ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد خبر، مبتدأ خبر مل کر معطوف اول، واؤ عاطفہ، یظہر فعل، التقرن فاعل، حتی جار، یتخلف فعل منصوب بان مصدر یہ ناصب، فی جار، فریضۃ مجرور، جار مجرور متعلق فعل کے، اثنان موصوف، لا یجد ان فعل، ہما ضمیر مستتر فاعل، احدا موصوف، یفصل فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، بین مضاف، ہما مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ، فعل فاعل اور مفعول فیہ مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد صفت احدا کی، موصوف صفت مل کر مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد صفت اثنان کی، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل فاعل مفعول متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق یظہر فعل کے، فعل فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر علت ہوا، معلل و علت مل کر مقولہ، قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تشریح :- مطلب یہ ہے کہ اس وقت جہالت عام ہوگی کوئی فیصلہ کرنے والا عالم بھی نہ ملے گا۔

(۲۵) وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ لِخُنِّ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا
وَأَيَّاكُمْ وَلِخُنِّ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلِخُنِّ أَهْلِ الْكِتَابِينَ وَسَيَجِي
بَعْدِي قَوْمٌ يُرْجِعُونَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيعَ الْغَنَاءِ وَالنُّوحِ لَا يُجَاوِزُ
خَنَاجِرَهُمْ مَفْتُونَةٌ قُلُوبُهُمْ وَقُلُوبُ الَّذِينَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ

ترجمہ:- اور فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ تم عرب لہجہ اور انکی آوازوں میں قرآن پڑھا کرو اور اہل
عشق اور یہود و نصاریٰ کے لہجوں سے اپنے کو بچاؤ اور عنقریب میرے بعد ایک ایسی قوم آئیگی جو
گانے اور نوحہ کرنے والی عورتوں کی طرح قرآن کے ساتھ راگنی کرے گی قرآن ان کے گلوں سے
تجاوہ نہیں کرے گا ان کے دل اور ان لوگوں کے دل جنہیں ان کا حال اچھا لگے گا فتنہ میں پڑے ہو
ئے ہوں گے۔

لغات:- لَحْنُ جمع ہے لَحْنُ کی لہجہ، آواز، سر، اللَّحْنُ مِنَ الْأَصْوَاتِ موزوں آواز کو کہتے ہیں،
اس کی جمع اللَّحَانُ آتی ہے، لَحْنٌ فِي الْقُرْآنِ خوش آوازی سے پڑھنا۔ اہل الکتاب سے مراد یہود
و نصاریٰ ہیں۔

ترکیب:- واو متانفہ، قال فعل، النبی فاعل، فعل فاعل مل کر قول، صلی اللہ علیہ وسلم جملہ فعلیہ
مقرضہ دعائیہ، اقرء وافعل امر، واو ضمیر بارز فاعل، القرآن مفعول، با جار، لحن مضاف، العرب
مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف علیہ، واو عاطفہ، اصوات مضاف، ہا مضاف الیہ،
مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے،
فعل فاعل اور متعلق مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، ایا کم ضمیر منصوب منفصل
معطوف علیہ، واو عاطفہ، لحن مضاف، اہل مضاف الیہ مضاف العشق مضاف الیہ، تمام مضاف
مضاف الیہ مل کر معطوف اول، واو عاطفہ، لحن مضاف، اہل مضاف الیہ مضاف الکتابین مضاف
الیہ، تمام مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف ثانی، معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے مل کر مفعول

التقوا فعل محذوف کا، التقوا فعل اس میں واؤ ضمیر بارز فاعل، فعل اپنے فاعل مفعول سے مل کر جملہ انشائیہ ہو کر مقولہ اولی۔

لغات: - ترجیعا اپنی آواز کو خلق میں گھمانا، گویوں کی طرح گانا، رجوع از باب ض رجوعا واپس آنا، لوثا۔ النوح عورتوں کی وہ جماعت جو اکٹھا ہو کر نوہ کریں، یہی وجہ ہے کہ یہ ہمیشہ عورتوں کی صفت ہو کر استعمال ہوتا ہے، مثلاً بولا جاتا ہے نساء نوح، استناحت المرأة عورت نے نوہ کیا، حنا جرجع ہے حجرۃ کی نرخرہ، حلق۔

ترکیب: - واؤ مستانفہ، سین تقریب، یحیی فعل، بعد مضاف، یا متکلم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ مقدم، قوم موصوف، یہ جعون فعل، اس میں ہم ضمیر مستتر فاعل، با جار، القرآن موصوف، لایجاوز فعل، ہو ضمیر مستتر فاعل، حنا جرجع مضاف، ہم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول، فعل فاعل مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر بتاویل مفرد صفت، موصوف صفت مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل کے، ترجع مضاف، الغنا معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، النوع معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول مطلق یہ جعون کا فعل اپنے فاعل اور متعلق اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مفرد صفت اول قوم کی، مفتونہ خبر مقدم، قلوب مضاف، ہم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واؤ عاطفہ، قلوب مضاف، الدین اسم موصول، عجب فعل، ہم مفعول مقدم، شانی مضاف، ہم مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل و مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ، موصول صلہ مل کر مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ مضاف مل کر مبتداء مؤخر، مبتداء خبر مل کر جملہ اسمیہ خبر ہو کر بتاویل مفرد صفت ثانی قوم کی، موصوف اپنی دونوں صفتوں سے مل کر فاعل یحیی کا، فعل اپنے فاعل مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر مقولہ ثانیہ، قول اپنے دونوں مقولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

تم الباب الاول ویلیه الباب الثانی بحمد الله تعالیٰ

وحسن توفیقه انشاء الله تعالیٰ

ترجمہ:- پہلا باب پورا ہوا اور دوسرا باب اللہ کی تعریف اور اس کی عمدہ توفیق سے انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد متصل آتا ہے۔

ترکیب:- تم فعل، الباب موصوف، الاول صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، یلی فعل، ہضمیر مفعول مقدم، الباب موصوف، الثانی صفت، موصوف صفت مل کر فاعل، با جار، حمد مصدر مضاف، لفظ اللہ ذوالحال، تعالیٰ فعل بفاعل حال، ذوالحال مل کر مضاف الیہ فاعل، مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف علیہ، واو عاطفہ، حسن مضاف، توفیق مضاف الیہ مضاف، ہضمیر مضاف الیہ، تمام مضاف مضاف الیہ مل کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر مجرور، جار مجرور مل کر متعلق فعل یلی کے، فعل اپنے فاعل مفعول اور متعلق سے مل کر جزاء مقدم، ان حرف شرط، شاء فعل، اللہ ذوالحال، تعالیٰ فعل بفاعل حال، ذوالحال حال مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر شرط، شرط و جزاء مل کر جملہ شرطیہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ معطوف مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

قد تمت خمسة عشر ایام من رمضان ۱۴۲۷ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆

الباب الثانی

فی الواقعات والقصص

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ

ترجمہ:- حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے منقول ہے کہ ہم ایک روز نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اچانک ایک ایسا شخص ظاہر ہوا جس کے کپڑے سخت سفید تھے۔ اور بال سخت سیاہ تھے اس پر سفر کا نشان نظر آ رہا تھا اور نہ ہم میں سے کوئی پہچانتا تھا۔

حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَدْرَكَتْهُ إِلَى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخْذَيْهِ

ترجمہ:- (آگے بڑھتے بڑھتے رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گیا) یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر اس نے اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے لگا لیے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنی رانوں پر رکھ لیا۔

وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ قَالَ الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ رَسُولُ اللَّهِ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتُحُجَّ الْبَيْتَ إِنْ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجَبْنَا لَهُ

يَسْأَلُهُ وَيَصُدُّقُهُ

ترجمہ:- اور (سوالات شروع کر دیے) کہنے لگا اے محمد مجھے اسلام کے بارے میں خبر

دیتے (کہ کیا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو لا الہ الا اللہ کی گواہی دے اور یہ گواہی دے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور تو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے۔ اگر تجھے وہاں پہنچنے کی طاقت ہو (یہ سن کر) اس نے کہا آپ نے سچ کہا۔ اس پر ہمیں تعجب ہوا کہ یہ شخص پوچھتا پے اور یوں بھی کہتا ہے کہ آپ نے سچ کہا (گویا کہ پہلے جانتا ہے)

قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ

ترجمہ:- (اس کے بعد) اس نے کہا سو پ مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجئے (کہ وہ کیا ہے؟) آپ نے فرمایا (ایمان یہ ہے) کہ اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور تقدیر پر ایمان لائے کہ جو کچھ اچھا برا ہے سب مقدر ہے اس پر وہ بولا آپ نے سچ کہا۔

قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَمَا نَكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ
تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمُسْتَوُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ
مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبَرَنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا

ترجمہ:- پھر وہ کہنے لگا کہ آپ مجھے احسان کے بارے میں خبر دیجئے (کہ وہ کیا ہے؟) آپ نے فرمایا (احسان یہ ہے) کہ تو اللہ کی ایسے عبادت کر کہ جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو (کم سے کم اتنا تو دھیان کر) کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (اس کے بعد) اس نے کہا مجھے آپ قیامت کے بارے میں خبر دیجئے کہ وہ کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا اس بارے میں جس سے پوچھا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ جاننے والا نہیں (یعنی یہ تو مجھے اور تجھے دونوں کو معلوم ہے کہ قیامت آئے گی اور کب ہوگی اس کا علم نہ مجھے ہے نہ تجھے اس پر اس نے کہا سو آپ مجھے اس کی

نشانیاں بتا دیجئے؟

قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةَ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحَفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ
يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُيَّانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِي يَا عَمْرُو
أَتَذَرِي مِنَ السَّائِلِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَعْلَمَ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَكُمْ
يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ

ترجمہ:- آپ نے فرمایا کہ (بعض نشانیاں یہ ہیں) کہ باندیاں اپنے مالکوں کو جنس کی اور تو ننگے
پیر ننگے بدن والے فقیروں اور بکریاں چرانے والوں کو دیکھے گا کہ بڑی عمارتوں میں ایک دوسرے
پر فخر کریں گے (حضرت عمرؓ نے) فرمایا پھر (اس سوال و جواب کے بعد) وہ شخص چلا گیا تو میں
بہت دیر تک رکا رہا پھر آپ ﷺ نے خود فرمایا اے عمر تم جانتے ہو یہ شخص کون تھا میں نے عرض کیا
اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبریل تھے تمہارے پاس اس
غرض سے آئے (تا کہ) تمہیں تمہارا دین سکھائیں۔

(۲) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو (رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ) قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَاءِ الْطَّرِيقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ
الْعَصْرِ فَتَوَضَّأُوا وَارَوْهُمْ عَجَلًا

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کیا گیا ہے انھوں نے کہا ہم رسول اللہ
ﷺ کے ساتھ مکہ سے مدینہ کو لوٹے۔ حتیٰ کہ جب ہم راستہ میں ایک پانی کے پاس ہوئے تو کچھ
لوگوں نے عصر کے وقت جلدی کی اور انہوں نے جلد باز ہو کر وضو کیا۔

فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلَوُّحٌ لَمْ يَمْسَسْهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ وَلَيْلًا عَقَابٍ مِنَ النَّارِ اسْبِغُوا الْوُضُوءَ

ترجمہ:- ہم ان تک اس حال میں پہنچے کہ ان کی اڑیاں ظاہر ہو رہی تھیں ان کو پانی نہیں پہنچا تھا ان کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اڑیوں کے لیے خرابی ہے آگ سے تم خوب اچھی طرح پانی پہنچا کرو سو کرو۔

(۳) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافُ فَآخَذَ بَعْضُنِي مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافُ ترجمہ:- (حضرت) ابوذر غفاری (رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ سردی کے زمانہ میں جب کہ پتے جھڑ رہے تھے (آبادی سے) باہر تشریف لے گئے ایک درخت کی دو ٹہنیوں کو پکڑا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا (اس کی وجہ سے) وہ پتے (مزید) جھڑنے لگے۔

قَالَ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيَصْلِي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ فَتَهَافُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا تَهَافُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ

ترجمہ:- حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر! میں نے عرض کیا بلیک یا رسول اللہ! فرمایا یقیناً جو مسلمان بندہ اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ کرتے ہوئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اسکے گناہ ایسے ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے جھڑ رہے ہیں۔

(۴) وَعَنْ رَبِيعَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَبِيتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاتَيْتُهُ بِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ فَقَالَ لِي سَلْ فَقُلْتُ أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَأَعِنِّي عَلَى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ

ترجمہ:- (حضرت) ربیعہ بن کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ میں رسول اللہ کے پاس رات

گزارتا تھا (ایک) مرتبہ آپکے وضو کا پانی اور آپکی ضروریات کی چیزیں لے آیا تو مجھ سے فرمایا مانگ لے۔ تو میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت میں آپکی رفاقت مانگتا ہوں۔ فرمایا (تیری مانگ یہی ہے؟) یا اس کے سوا؟ میں نے عرض کیا وہ وہی ہے فرمایا تو اپنی جان پر سجدوں کی کثرت سے میری اعانت کرو۔

(۵) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ وَیْ صُفُوْنَا حَتَّى كَانَمَا يَسْوَی بِهَا الْقَدَاحُ حَتَّى رَأَى أَنَا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ

ترجمہ:- اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ باہتمام ہماری صفیں اس طرح سیدھی کیا کرتے تھے کہ گویا ان سے تیر سیدھے کیے جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ آپ نے یقین فرمایا کہ بلاشبہ ہم اس کو آپ سے سمجھ گئے۔

ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتَّى كَادَ أَنْ يُكْبَرَ فَرَأَى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللَّهِ لَتُسَوَّيْنِ صُفُوْفَكُمْ أَوْ لِيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وَجُوْهِكُمْ

ترجمہ:- پھر ایک دن (نبی کریم ﷺ) نکلے اور کھڑے ہوئے حتیٰ کہ تکبیر کہنے کے قریب ہو گئے کہ ایک آدمی کو صف سے اس کا سینہ آگے نکلے ہوئے حال میں دیکھا تو فرمایا اے اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو تم ضرور ضرور سیدھا رکھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کے درمیان مخالفت پیدا کر دیں گے (یعنی دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی)

(۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلُ مَا قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِأَ

لَّيْلٍ وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

ترجمہ:- اور حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں آیا جب میں نے آپ کا چہرہ واضح طور پر دیکھا تو پہچان لیا کہ آپ کا چہرہ جھوٹا نہیں۔ سب سے پہلے جو آپ نے کلام فرمایا (وہ یہ تھا) اے لوگو! سلام کا چرچا کرو اور کھانا کھلاؤ اور صلہ رحمی کرو اور رات میں نماز پڑھو جبکہ لوگ سوئے ہوئے ہوں جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔

(۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِنَّهُمْ ذَبَحُوا شَاةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَقِيَ

مِنْهَا قَالَتْ مَا بَقِيَ مِنْهَا إِلَّا كَنْفُهَا قَالَ بَقِيَ كُلُّهَا غَيْرَ كَنْفِهَا

ترجمہ:- (حضرت) عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ انھوں (اہل بیت) نے ایک بکری ذبح کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس میں سے کیا بچا ہے عرض کیا اس کے کندھے کے سوا اس سے کچھ نہیں بچا فرمایا اس کندھے کے سوا اس کا سب باقی ہے۔

(۸) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيحٌ أَوْ مُسْتَرَاخٌ مِنْهُ

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ مِنْهُ

ترجمہ:- حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ پر ایک جنازہ گزرا گیا تو فرمایا آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام پایا گیا تو انہوں (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاخُ کیا ہے؟

فَقَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نُصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ

اللَّهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالذُّوَابُ

ترجمہ:- تو فرمایا مومن بندہ دنیا کی مشکلات اور تکلیفوں سے اللہ کی رحمت کی طرف آرام پاتا ہے۔ اور بدکار بندہ سے بندے اور شہر اور درخت اور جانور آرام پاتے ہیں۔

(۹) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ بِلَالٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغَدَاءُ يَا بِلَالُ قَالَ إِنِّي

صَائِمٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ

ترجمہ:- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ کہا حضرت بلال نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر اس وقت ہوئے کہ آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بلال! کھانے میں حاضر ہو جاؤ انہوں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں یا رسول اللہ ﷺ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَأْكُلُ رِزْقًا فَضُلْ رِزْقُ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ

أَشْعُرْتُ يَا بِلَالُ أَنَّ الصَّائِمَ لَيَسْبِغُ عِظَامُهُ وَيَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَكُ

مَعَ أَكْلِ عِنْدِهِ

ترجمہ:- اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں۔ اور بلال کا رزق باقی ہے جو جنت میں ملے گا کیا تم جانتے ہو اے بلال! بلاشبہ روزہ دار کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور فرشتے اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں جب تک اس کے پاس کھانا کھایا جائے۔

(۱۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَبِئْسَ دِينٌ كَانَ

عَلَى أَبِي فَلَقَقْتُ الْبَابَ قَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا

ترجمہ:- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک قرضہ کی خاطر حاضر ہوا جو میرے والد پر تھا میں نے دروازہ کھٹکھٹایا آپ ﷺ نے فرمایا وہ کون ہے تو میں نے عرض کیا کہ میں تو فرمایا میں میں گویا کہ آپ نے اسے ناپسند فرمایا۔

(۱۱) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَخْوَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْآخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَاهُ الْمُحْتَرِفُ أَخَاهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهِ

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں دو بھائی تھے سو ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کے پاس آتا تھا اور دوسرا کماتا تھا تو کمانے والے نے نبی کریم ﷺ سے اپنے بھائی کی شکایت کی تو اس پر آپ نے فرمایا کہ شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق دیا جاتا ہو۔

(۱۲) وَعَنْ وَائِلَةَ ابْنِ الْحَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَرَحُّزَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ فِي الْمَكَانِ سَعَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ لِلْمُسْلِمِ لِحَقًّا إِذَا رَأَاهُ أَخُوهُ أَنْ يَتَزَحَّزَحَ لَهُ

ترجمہ:- اور حضرت وائلہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ مسجد میں تشریف فرما تھے تو رسول اللہ ﷺ اس کے لیے کھسک گئے تو آدمی نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ بلاشبہ جگہ میں تو کشادگی ہے (آپ کو کھسنے کی ضرورت نہیں) اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ مسلمان کا حق ہے کہ جب اس کا بھائی آتا دیکھے تو اس کے لئے کھسک جائے۔

(۱۳) وَعَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيئُ فِي الصَّخْفَةِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَمِ اللَّهَ وَكُلُّ بَيْمِينِكَ وَكُلُّ مِمَّا يَلِيكَ (رواه البخاری)

ترجمہ:- حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ میں رسول اللہ

ﷺ کی گود میں بچہ تھا اور میرا ہاتھ پیالہ میں گھوم رہا تھا تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بسم اللہ پڑھو اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے پاس سے کھاؤ۔

(۱۴) وَعَنْ أُمِّهِ بْنِ مَخْشَى قَالَ كَانَ رَجُلٌ يَأْكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتَّى لَمْ يَنْقُ مِنْ طَعَامِهِ إِلَّا لُقْمَةً فَلَمَّا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ، وَآخِرَهُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَأْكُلُ مَعَهُ لَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ اسْتَسْقَاءَ مَا فِي بَطْنِهِ

ترجمہ:- حضرت امیہ بن مخشی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی کھا رہا تھا اور بسم اللہ نہیں پڑھی تھی حتیٰ کہ اس کے کھانے سے ایک لقمہ کے سوا کچھ باقی نہ رہا۔ جب اسے اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا بسم اللہ اولہ و آخرہ اس پر نبی کریم ﷺ کو ہنسی آگئی پھر فرمایا شیطان اس کے ساتھ برابر کھاتا رہا پھر جب اس نے اللہ کا نام ذکر کیا تو اس نے اپنے پیٹ کا سب (کھانا) قے کر دیا۔

(۱۵) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ بَدْرٍ كُلُّ ثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيرٍ فَكَانَ أَبُو لُبَابَةَ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَمِيْلَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ترجمہ:- حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (غزوہ) بدر کے دن ہر تین شخص ایک اونٹ پر تھے۔ (یعنی تین شخصوں کو ایک اونٹ ملا تھا دو آدمی سوار رہتے اور ایک پیدل چلتا تھا) حضرت ابولبابہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما رسول اللہ کے دوسرے تھے۔

قَالَ فَكَانَتْ إِذَا جَاءَ عُقْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَا نَحْنُ نَمْشِي عَنْكَ قَالَ مَا أَنْتُمَا بِأَقْوَى مِنِّي وَمَا أَنَا بِأَعْنَى عَنِ الْأَجْرِ مِنْكُمَا

ترجمہ:- (ان راوی) نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی باری (پیدل چلنے کی) آتی تو وہ دونوں عرض کرتے رہتے کہ آپ کی طرف سے ہم پیدل چل لیں گے آپ ﷺ فرماتے نہ تم مجھ سے زیادہ قوی ہو اور نہ میں تمھاری نسبت ثواب سے مستغنی ہوں۔

(۱۶) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقِيتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا النِّجَاةُ فَقَالَ أَمْلَكَ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلَيْسَعُكَ بَيْتُكَ وَابْنُكَ عَلَى خَطِيئَتِكَ

ترجمہ:- اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی تو عرض کیا نجات کیا ہے؟ (یعنی کن چیزوں میں نجات ہے) اس پر فرمایا کہ تو اپنی زبان کو اپنے قبضہ میں رکھ اور تجھے تیرا گھر کافی رہے اور گناہوں پر رو دیا کر۔

(۱۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاقَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَعْلِهِ فَقَتَلَهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدْعُ مُصَلِّياً وَلَا غَيْرَهُ أَوْ نَبِيّاً وَغَيْرَهُ

ترجمہ:- اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک رات رسول اللہ نے نماز پڑھتے ہوئے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو آپ کو کچھو نے ڈس لیا تو اسے رسول اللہ ﷺ نے اپنے جوتا مبارک سے مار دیا پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا کہ اللہ کچھو پر لعنت کرے نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ اس کے سوا کسی دوسرے کو یا (یوں فرمایا) کہ نہ نبی کو چھوڑتا ہے نہ دوسرے کو۔

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ، فِي إِيَّائِهِ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيَعْوِذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

ترجمہ:- پھر آپ ﷺ نے نمک اور پانی منگوا یا اسے ایک برتن میں کیا پھر اپنی انگلی پر اس جگہ ڈالتے رہے جہاں اس نے ڈسا تھا۔ اور اس جگہ پر ہاتھ پھیرتے رہے۔ اور معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھتے رہے تاکہ اس کی تکلیف سے پناہ مل جائے۔

(۱۸) وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنَاسٍ مِنْ جُھَيْنَةَ فَأَتَيْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ فَذَهَبْتُ أَطْعُمُهُ، فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَطَعَنْتُهُ، فَقَتَلْتُهُ،

ترجمہ:- حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے جہینہ قبیلہ کے بعض لوگوں کی طرف (جہاد کے لئے) بھیجا تو میں ان میں سے ایک شخص کے پاس پہنچا اور اسے نیزہ مارنے لگا اس پر فوراً اس نے لا الہ الا اللہ کہا میں نے اسے نیزہ مار دیا اور اسے قتل کر دیا۔

فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَقْتَلْتَهُ، وَقَدْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا فَعَلَ ذَلِكَ تَعَوُّذًا قَالَ فَهَلَّا شَقَقْتُ عَنْ قَلْبِهِ

ترجمہ:- پھر میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ کو واقعہ کی خبر دی تو فرمایا کیا تو نے اس کو قتل کر دیا حالانکہ اس نے لا الہ الا اللہ کی گواہی دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے محض پناہ لینے کے لئے لا الہ الا اللہ کہا تھا آپ نے فرمایا تو تو نے اس کا دل کیوں نہ چیرا۔

(۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ

مَقَالًا وَاشْتَرَوْا لَهُ، بَعِيرًا فَأَعْطَوْهُ إِيَّاهُ

ترجمہ:- اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ بلاشبہ ایک

آدی (یہودی) نے رسول اللہ ﷺ قرضہ طلب کیا اور اس بارے میں سختی کی اس پر آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے مارنے یا دھمکانے کا ارادہ کیا اس پر آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیوں کہ یقیناً حق والے کیلئے بولنا ہوتا ہے اس کیلئے ایک اونٹ خریدو اور اسے دے دو۔

قَالُوا لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ قَالَ اشْتَرَوْهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ فَإِنْ خَيْرَ كُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً

ترجمہ:- ان حضرات (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا ہم تو اس کے (اونٹ) سے افضل ہی پاتے ہیں فرمایا تم خرید لو اور وہی اسے دے دو کیونکہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو دادا لگی کے اعتبار سے زیادہ اچھا ہو۔

(۲۰) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِمْوْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا إِذَا قَبِلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفَعَمِيَا وَإِنْ اتَّمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِ

ترجمہ:- اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ بلاشبہ وہ رسول اللہ ﷺ اور میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھیں کہ اچانک حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سامنے آگے اور آپ کے پاس اندر پہنچ گئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے پردہ کرو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ اندھا نہیں ہے؟ وہ ہمیں نہیں دیکھتا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم اندھی ہو کیا تم اس کو نہیں دیکھ رہی ہو۔

(۲۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِأَيِّنِ أَحَدَهُمَا فَقَالَتْ

صَاحِبُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِإِنِّكَ وَقَالَتِ الْآخِرَىٰ إِنَّمَا ذَهَبَ بِإِنِّكَ

ترجمہ:- اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ حضرت نبی کریم ﷺ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا دو عورتیں تھیں ان کے ساتھ ان کے بچے تھے بھڑیا آیا اور ان میں سے ایک کے بیٹے کو لے گیا اسکی ساتھ والی نے کہا تیرے بیٹے ہی کو لے گیا اور دوسری نے کہا کہ تیرے بیٹے ہی کو لے گیا ہے۔

فَتَحَاكَمَتَا إِلَىٰ دَاوُدَ فَقَضَىٰ بِهِ لِلْكُبْرَىٰ فَخَرَجَتَا عَلَىٰ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ فَخَبَّرَتْهُ فَقَالَ اتُّوْنِي بِالسَّكِينِ أَشَقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَىٰ لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَىٰ بِهِ لِلصُّغْرَىٰ

ترجمہ:- تو فیصلہ لے گئیں حضرت داود علیہ السلام کے پاس تو انہوں نے فیصلہ بڑی کے لیے کر دیا اس کے بعد حضرت سلیمان (علیہ السلام) پر گزریں اور ان کو بتایا انہوں نے فرمایا میرے پاس چھری لاؤ میں اسے تمہارے درمیان کاٹ دیتا ہوں تو فوراً چھوٹی عورت بولی آپ ایسا نہ کریں آپ پر اللہ رحم فرمائیں وہ اسی کا بیٹا ہے اس پر سلیمان نے چھوٹی کے لیے فیصلہ فرمایا۔

(۲۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (ﷺ)

إِرْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ

ترجمہ:- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ پایادہ چل رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا جس کے پاس گدھا تھا سو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ سوار ہو جائیں اور آدمی پیچھے ہو گیا۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِي دَابَّةً بِكَ

إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَدَالٍ جَعَلْتُهُ لَكَ فَرَكِبَ

ترجمہ:- تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں تم ہی اپنے جانور کے اگلے حصہ کے زیادہ حقدار ہو الا یہ کہ تم اسے میرے لیے کر دو عرض کیا، میں نے اسے آپ کے لیے کر دیا تو آپ ﷺ سوار ہو گئے۔

(۲۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ فَقَالَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدٍ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا أَصْنَعُ بَوْلِدِ

النَّاقَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهَلْ تَلِدُ الْإِبِلَ إِلَّا التَّوْقُ

ترجمہ:- اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سواری مانگی تو آپ نے فرمایا یقیناً میں تجھے اونٹنی کے بچہ پر سوار کروں گا اس پر اس نے عرض کیا میں اونٹنی کے بچہ کو کیا کروں گا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ کو اونٹیاں ہی جنتی ہیں۔

(۲۴) وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ عِظْنِي وَأَوْجِزْ

ترجمہ:- اور حضرت ابوالایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیں اور مختصر کریں۔

فَقَالَ إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُودَعٍ وَلَا تَكَلِّمْ بِكَلَامٍ

تَعْذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاجْمَعْ الْأَيَّاسَ مِمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ

ترجمہ:- تو فرمایا جب اپنی نماز میں کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ جیسے کہ آخری نماز ہو اور ایسی بات مت بول جس سے توکل کو معذرت کرے، اور لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ (پایا جاتا ہے) اس سے ناامیدی کو جمع کرے۔

(۲۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ جَاءَ أَغْرَابِيٌّ فَقَامَ يُؤَلُّ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَهْ مَهْ

ترجمہ:- اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا اس درمیان میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں تھے۔ اچانک ایک دیہاتی آیا اور کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنے لگا۔ (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے (اس سے) کہا مہ مہ (رک جا، رک جا) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا تَزِرْ مَوَدَّهُ دَعُوهُ فَنَزَعُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ هَذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هَذَا الْبَوْلِ وَالْقَذْرِ۔

ترجمہ:- اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو مت کاٹو اس کو چھوڑ دو پس انہوں نے اسکو چھوڑ دیا (پیشاب پورا کرنے دو) حتی کہ اس نے پیشاب کر لیا پھر بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلایا اور اس سے فرمایا یقیناً یہ مسجدیں اس پیشاب اور گندی کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔

إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَأَمَرَ رَجُلًا مِنْ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَشَنَّهُ عَلَيْهِ

ترجمہ:- وہ تو اللہ کے ذکر اور نماز اور قرآن کے لئے ہی ہیں یا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (راوی نے) کہا اور آپ ﷺ نے ایک شخص کو حکم فرمایا وہ پانی کا ایک ڈول لایا تو وہ اس پر بہا دیا۔

(۲۶) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا وَقَدْ أَلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعَنَا وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَخَبَرَنَا أَنَّهُ بَارِضًا بَيْعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَا مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ۔

ترجمہ:- اور حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہ ہم (اپنے وطن سے) وفد بنا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف نکلے تو ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ کو خبر دی کہ ہماری سرزمین میں گر جا ہے پھر ہم نے آپ سے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا۔

فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضَّمَصْ ثُمَّ صَبَّهٗ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ
أُخْرُجُوا فَإِذَا آتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَأَكْسِرُوا ابْيَعْتُكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا
بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرُّ شَدِيدٌ
وَالْمَاءُ يَنْشَفُ فَقَالَ مُدَّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طِبْيًا

ترجمہ:- اس پر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا اور کھلی کی پھر اس کو ڈالا ہمارے لئے ایک برتن میں اور ہمیں حکم دیا پس فرمایا نکلو پس جب تم اپنی زمین میں آؤ تو اپنے گرجا کو توڑ دینا اور اس کی جگہ پر اس پانی کو چھڑکنا اور اسے مسجد بنا دینا، ہم نے عرض کیا بلاشبہ شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے اور پانی خشک ہو جائے گا۔ تو فرمایا اسے پانی سے بڑھاتے رہنا کیونکہ وہ اس میں خوبی ہی کو بڑھائے گا۔

(۲۷) وَعَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا
بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ
أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ

ترجمہ:- اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس سے صبح سویرے جبکہ صبح کی نماز پڑھی باہر تشریف لے گئے اور وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر چاشت کے وقت واپس لوٹے تو وہ اس حال میں بیٹھی ہوئیں تھیں۔

قَالَ مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ
 ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا
 قُلْتَ الْيَوْمَ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ
 وَزَنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

ترجمہ:- فرمایا جس حال میں میں نے چھوڑا تو برابر اب تک اسی میں ہے اس نے عرض کیا جی ہاں
 نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے تیرے (پاس سے جانے کے) بعد چار کلمات کہے اگر انہیں تیرے
 آج کے سارے وظیفہ سے وزن کیا جائے تو ان پر بھاری ہو جائیں میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کے
 ساتھ تسبیح کرتا ہوں اس کی مخلوق اور اس کی ذات پاک کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس
 کے کلمات کی مقدار و تعداد کے مطابق۔

(۲۸) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ
 يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعَمْ فَلَمَّا أَذْبَرَ
 نَادَاهُ فَقَالَ نَعَمْ إِلَّا الدُّيْنُ كَذَلِكَ قَالَ جِبْرِئِيلُ

ترجمہ:- اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
 ارشاد فرمائیے اگر میں اللہ کی راہ میں جم کر اخلاص کے ساتھ دشمن سے مقابل ہو کر پیٹھ پھیرے بغیر
 شہید ہو جاؤں تو کیا اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کا کفارہ فرمادیں گے؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
 ہاں پھر جب وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے پکارا اور فرمایا جی ہاں (گناہوں کا کفارہ ہو جائے
 گا) مگر قرضہ کا کفارہ نہ ہوگا جبرائیل نے اس طرح فرمایا ہے۔

(۲۹) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ إِلَى أَنْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَوْصِنِي قَالَ أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهُ أَزِينٌ لِمَرْكَ كُلِّهِ

ترجمہ:- اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (اس کے بعد) پوری لمبی حدیث ذکر کی حتیٰ کہ یوں بیان کیا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمائیے! آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ یقیناً تمہارے سب کام کو مزین کر دے گا۔

قُلْتُ زِدْنِي قَالَ عَلَيْكَ بَيِّنَاتُ الْقُرْآنِ وَذِكْرُ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ
ذِكْرُكَ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ
عَلَيْكَ بِطَوَّلِ الصَّصَةِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلَى
أَمْرِ دِينِكَ

ترجمہ:- میں نے عرض کیا مجھے اور زیادہ وصیت فرمائیں فرمایا اپنے اوپر تلاوت قرآن اور ذکر اللہ عزوجل کو لازم جانو کیونکہ وہ آسمانوں میں تیرے لیے ذکر ہے اور زمین میں تیرے لیے نور ہے میں نے عرض کیا مجھے اور زیادہ (وصیت) فرمائیں فرمایا اپنے اوپر ہمیشہ خاموشی کو لازم پکڑو کیونکہ وہ شیطان کو دور کرنے والی ہے اور تیرے دین کے کام میں تیرے لیے مددگار ہوگی۔

قُلْتُ زِدْنِي قَالَ إِيَّاكَ وَكَثْرَةُ الصَّحْبِ فَإِنَّهُ يُمَيِّتُ الْقُلُوبَ
وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوُجْهِ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ
زِدْنِي قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللَّهِ لَوْ مَآلَئِمَ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ لِيُحْجِزَكَ
عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ

ترجمہ:- میں نے عرض کیا مجھے زیادہ وصیت فرمائیے آپ ﷺ نے فرمایا اپنے کو زیادہ ہنسے سے بچا

کیونکہ وہ دل کو مردہ کرتا ہے اور چہرہ کی رونق ختم کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا مجھے زیادہ (وصیت) فرمائیے فرمایا اللہ کے دین میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈر میں نے عرض کیا مجھے زیادہ (وصیت) فرمائیے آپ نے فرمایا جو کچھ تو اپنے آپ سے جانتا ہے وہ تجھے لوگوں کی عیب جوئی سے روک دے۔

(۳۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اتَّذَرُونَ مَا الْغَيْبَةُ قَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ

ترجمہ:- اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ (صحابہ نے) عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا تیرا اپنے بھائی کا ایسی چیز کے ساتھ ذکر کرنا جو اسے ناگوار ہو۔

قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَحَدٍ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِمَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَابَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَّشَهُ.

ترجمہ:- عرض کیا گیا آپ (یہ) بتائیں اگر میرے بھائی میں وہ (بات) ہو جو بات میں بیان کر رہا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس میں وہ بات ہو جو تو کہتا ہے تو تو نے اس کی غیبت کی اور اگر اس میں وہ نہ ہو جو تو کہہ رہا ہے تو تو نے اس پر بہتان لگایا۔

(۳۱) وَعَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى جِبْرِئِيلَ أَنْ أَقْلِبْ مَدِينَةَ كَذَا وَكَذَا بِأَهْلِهَا.

ترجمہ:- اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ عز و جل نے جبرائیل کی طرف وحی بھیجی کہ فلاں شہر کو اس کے اہل کے ساتھ الٹ دو۔

فَقَالَ يَا رَبِّ إِنَّ فِيهِمْ عَبْدَكَ فَلَانًا لَمْ يَعْصِكَ طَرَفَةً عَيْنٍ قَالَ

أَقْبَلَهَا عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ فَإِنَّ وَجْهَهُ لَمْ يَتَمَعَّرْ فِي سَاعَةٍ قَطُّ

ترجمہ:- اس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے رب! بلاشبہ ان میں آپ کا ایک فلاں بندہ ہے جس نے پل بھر آپ کی نافرمانی نہیں کی (کیا اس کو بھی سزا میں شریک کر لیا جائے) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہستی کو اس پر اور سب پر الٹ دو کیونکہ اس کا چہرہ (میرے دین کے بارے میں) کبھی ذرا سی دیر کو بھی متغیر نہیں ہوا۔

(۳۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَامَ

عَلَى حَصِيرٍ فَقَامَ وَقَدْ أَثَّرَ فِي جَسَدِهِ

ترجمہ:- اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ ایک چٹائی پر سوئے پھر اس حال میں اٹھے کہ آپ کے جسم اطہر پر چٹائی نے نشان ڈال دیے تھے۔

فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ (ﷺ) لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ

نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِي وَلِلدُّنْيَا وَمَا أَنَا وَالِدُنْيَا إِلَّا

كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا

ترجمہ:- اس پر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کاش آپ ﷺ ہمیں حکم فرماتے ہم آپ کے لیے بستر بچھاتے اور (مال) کماتے آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا سے کوئی الفت نہیں میری اور دنیا کی مثال اس سوار ہی کی طرح جس نے درخت کے نیچے سایہ حاصل کیا پھر چلا گیا اور اسے چھوڑ دیا۔

(۳۳) وَعَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَضْرِبُ غُلَامًا لِي

فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِي صَوْتًا عَلِمْتُ أَبَا مَسْعُودٍ لِلَّهِ أَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ

ترجمہ:- اور حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان فرمایا میں اپنے غلام کو مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنی جان لے اے ابو مسعود یقیناً اللہ تجھ پر اس زیادہ قادر ہے نسبت اس قدرت کے جو تجھے اس پر حاصل ہے۔

فَالْتَفْتُ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ خَرُّ لَوْجِهِ اللَّهُ
فَقَالَ أَمَا إِنَّكَ لَو لَمْ تَفْعَلْ لَلْفَحْتِكَ النَّارُ أَوْ قَالَ لَمَسْتِكَ النَّارُ

ترجمہ:- اس پر میں متوجہ ہوا کیادیکھتا ہوں کہ صاحب آواز رسول اللہ ﷺ ہیں میں نے عرض کیا رسول اللہ وہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے آپ ﷺ نے فرمایا خبردار! بلاشبہ اگر تم ایسا نہ کرتے تو تمہیں آگ جھلس دیتی یا فرمایا تجھے آگ پکڑ لیتی۔

(۳۴) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
يَوْمًا فَقَالَ يَا غُلَامُ احْفَظِ اللَّهَ يَحْفَظْكَ احْفَظِ اللَّهَ تَحْذَهُ تُجَاهَكَ

ترجمہ:- اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے (سوار) تھا تو فرمایا اوجھے اللہ (کے حقوق کی) حفاظت کروہ تیری حفاظت کرے گا۔ اللہ (کے حقوق کی) حفاظت کرو اس کو اپنے سامنے پائے گا۔

وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللَّهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللَّهِ وَاعْلَمْ
أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ
إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللَّهُ لَكَ

ترجمہ:- اور جب تو مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب تو مدد چاہے تو اللہ سے مدد مانگ اور جان لے کہ پوری مخلوق تجھے کچھ نفع دینا چاہے تو تجھے کچھ نفع نہیں دے سکتی مگر جتنا تیرے لیے اللہ نے لکھ دیا ہے۔

وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلٰی اَنْ يُّضْرُوْكَ بِشَيْءٍ لَّمْ يَضْرُوكَ اِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ
كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتْ اَلْقَلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ

ترجمہ:- اور اگر وہ تجھے کچھ نقصان پہنچانا چاہیں تو تجھے کچھ نقصان نہیں دے سکتے مگر اتنا کہ اللہ نے تجھ پر لکھ دیا۔ قلمیں اٹھالی گئیں اور صحیفے خشک ہو گئے۔

(۳۵) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَاَنْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمْرَةً مَعَهَا فَرُخَانِ
فَاَخَذْنَا فَرُخَيْهَا فَجَاءَتِ الْحُمْرَةُ فَجَعَلَتْ تَفْرُشُ

ترجمہ:- اور حضرت عبدالرحمن ابن عبداللہ سے منقول ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان فرمایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ اپنی کسی ضرورت کے لیے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک بلبل کو دیکھا جس کے ساتھ دو بچے تھے تو ہم نے اس کے دونوں بچوں کو پکڑ لیا بلبل آئی تو وہ پر پھیلانے لگی۔

فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هَذِهِ بَوْلِدَهَا رُدُّوْا وَلَدَهَا اِلَيْهَا وَرَئِ
قَرِيْنَةً نَّمْلٍ قَدْ حَرَّقْنَاهَا فَقَالَ مَنْ حَرَّقَ هَذِهِ فَقُلْنَا نَحْنُ قَالَ اِنَّهٗ
لَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُعَذَّبَ بِالنَّارِ اِلَّا الرَّبُّ النَّارِ

ترجمہ:- اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا اسے اس کے بچوں کی وجہ سے کس نے دکھ پہنچایا ہے۔ اس کے بچوں کو اس کی طرف لوٹا دو۔ اور (اسی موقع پر) آپ نے چیونٹیوں کی بل کو دیکھا کہ ہم نے اسے جلادیا تھا فرمایا اسے کس نے جلایا؟ عرض کیا ہم نے، فرمایا بلاشبہ آگ سے عذاب دینا آگ کے پیدا کرنے والے کے سوا کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔

(۳۶) وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِي مَسْجِدِهِ فَقَالَ كَلَاهُمَا عَلَى خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ

ترجمہ:- حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے (انہیں دیکھ کر) فرمایا دونوں خیر پر ہیں۔ اور ان میں ایک دوسرے کی نسبت افضل ہے۔

أَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَدْعُونَ اللَّهَ وَيَرْغَبُونَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هَؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُونَ الْفَقْهَ أَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُونَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيهِمْ

ترجمہ:- لیکن یہ (لوگ) تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں اور اس کی طرف کی طرف رغبت کرتے ہیں تو اگر اللہ چاہے گا۔ ان کو دے دے گا اور اگر چاہے گا تو ان سے روک لے گا اور یہ (دوسرے لوگ) تو فقہ یا (فرمایا) علم سیکھ رہے ہیں اور جاہل کو سکھا رہے ہیں۔ بخدا یہ لوگ افضل ہیں اور میں تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں پھر آپ ﷺ ان میں بیٹھ گئے۔

(۳۷) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكَيْنِ يَكْذِبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي وَاشْتَمُهُمْ وَأَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ أَنَا مِنْهُمْ

ترجمہ:- اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! بلاشبہ میرے چند غلام ہیں جو مجھ سے جھوٹ بولتے اور میری خیانت کرتے ہیں اور نا فرمانی کرتے ہیں اور میں ان کو گالی دیتا ہوں اور

انکو مارتا ہوں تو میں ان سے کیسے چھوٹوں گا۔

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ
وَعَصَوْكَ وَكَذَبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ
بِقَلْبٍ دُنُو بِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ

ترجمہ:- تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو جتنا انہوں نے تیری خیانت کی اور
تیری نافرمانی اور تجھ سے جھوٹ بولا اس کا اور تیرا ان کو سزا دینے کا حساب کیا جائے گا۔ سو اگر تیرا
ان کو سزا دینا ان کے جرائم کے مطابق ہوا تو برابر برابر ہو تجھے نہ نفع ہوگا اور نہ نقصان۔

وَأِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ دُنُو بِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ
عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ دُنُو بِهِمْ أَقْصَى لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنَحَّى
السَّرَجُ جُلٌّ وَجَعَلَ يَهْتَفُ وَيُنْكِي

ترجمہ:- اور اگر تیرا ان کو سزا دینا ان کے جرائم سے کم ہوا تو تیرے لیے زیادتی کا فائدہ ہوا اور اگر
تیرا ان کو سزا دینا ان کے جرائم سے زیادہ ہوا تو تجھ سے زیادتی کا بدلہ لیا جائے گا۔ (سویہ سن کر) وہ
آدمی ہٹ گیا اور چلا کر رونے لگا۔

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا تَقْرَأُ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى وَنَضَعُ
الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ
مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ

ترجمہ:- تو رسول اللہ نے اس سے فرمایا کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا فرمان نہیں پڑھا اور ہم انصاف کا
ترازو قیامت کے دن رکھیں گے تو کسی پر کچھ ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کچھ
(عمل) ہوگا تو اسے لائیں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں۔

فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلِهَذَا شَيْئًا خَيْرًا مِنْ
مُفَارِقَتِهِمْ أَشْهَدُكَ أَنَّهُمْ كُلُّهُمْ أَحْرَارٌ

ترجمہ:- اس پر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے اور ان کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز
نہیں پاتا کہ میں ان سے جدا ہو جاؤں میں آپ کو گواہ بنا تا ہوں کہ یقیناً وہ سب آزاد ہیں۔

(۳۸) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ثَلَاثَةٌ قَرَّهَطٍ إِلَى أَزْوَاجِ
النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوا بِهَا
كَانَهُمْ تَقَالُوهَا فَقَالُوا أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ مَا
تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ.

ترجمہ:- حضرت انس رضی اللہ عنہ منقول ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ تین آدمی نبی کریم ﷺ کی
ازواج مطہرات کے پاس آئے اور نبی کریم ﷺ کی عبادات کے متعلق پوچھا (جو گھر میں کرتے
تھے) تو جب انہیں (اس کے بارے میں) بتایا گیا تو گویا انہوں نے اسے معمول سمجھا اور کہا کہ ہم
نبی کریم ﷺ کے برابر کہاں ہو سکتے ہیں حالانکہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے سب
گناہ معاف فرمادیے ہیں۔

فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَمَّا أَنَا فَاصْلِي اللَّيْلَ أَبَدًا وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَصُومُ
النَّهَارَ أَبَدًا وَلَا أَفْطِرُ وَقَالَ الْآخَرُ أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا

ترجمہ:- ان میں سے ایک بولا میں تو پوری رات ہمیشہ نماز پڑھتا رہوں گا دوسرے نے کہا میں تو
ہمیشہ دن بھر روزے رکھوں گا بے روزہ نہ رہوں گا تیسرے نے کہا میں تو عورتوں سے جدا رہوں گا
کبھی ان سے نکاح نہیں کروں گا۔

فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَقَالَ أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًّا وَكَذًّا أَمَا وَاللَّهِ
إِنِّي لَا أَخْشَاكُمْ لِلَّهِ وَاتَّقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ
وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَن سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي

ترجمہ:- تو ان کے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تم ہی لوگ ہو جنہوں نے ایسا ایسا کہا
ہے خبردار خدا کی قسم یقیناً میں تمہاری نسبت سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اسکی رضا
کے لئے اور تمہاری نسبت زیادہ پرہیزگار ہوں لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور بے روزہ بھی رہتا ہوں
اور نماز پڑھتا ہوں اور سوتا ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں سو جو شخص میری سنت سے
اعراض کرے وہ مجھ سے نہیں۔

(۳۹) وَعَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَوَعظَنَا مَوْعِظَةً
بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ
يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مُودِعَ فَاوْصِنَا

ترجمہ:- حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے انھوں نے بیان کیا کہ ہمیں رسول اللہ
ﷺ نے ایک دن نماز پڑھائی پھر اپنے چہرہ مبارک سے ہم پر متوجہ ہوئے تو ہمیں ایسا وعظ فرمایا جو
خوب واضح تھا اس کے اثر سے آنکھیں بہہ پڑیں اور دل دہل گئے تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول
اللہ یہ تو وعظ ایسا ہے جیسے کوئی شخص رخصت کرتے وقت نصیحت کر رہا ہو لہذا ہمیں وصیت فرمائیں۔

فَقَالَ أَوْصِيكُمْ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ كَانَ عَبْدٌ
حَبِشِيًّا فَإِنَّهُ مَنْ يَعْشُ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسِيرِي اخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ
بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ

ترجمہ:- اس پر آپ ﷺ نے فرمایا تم کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور (امیر کا حکم) سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ جہشی غلام ہوں کیونکہ جو میرے بعد زندہ رہے گا تو وہ عنقریب بہت اختلاف دیکھے گا تو تم اپنے اوپر میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔

تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَصُوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِدِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ الْأُمُورِ
فَإِنَّ كُلَّ مُحَدَّثَةٍ بَدْعَةٌ وَكُلُّ بَدْعَةٍ ضَلَالَةٌ

ترجمہ:- اور اسے مضبوطی سے تھامنا اور اسپر دانتوں کو دبا لینا اور نئی باتوں سے اپنے آپ کو بچانا کیونکہ یقیناً (دین میں) ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۴۰) وَعَنْ مَعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى
حِمَارٍ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مَوْخَرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ يَا مَعَاذُ هَلْ تَذَرِي مَا
حَقَّ لِلَّهِ عَلَى عِبَادِهِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ

ترجمہ:- اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ انہوں نے بیان فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے ایک گدھے پر سوار تھا میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کجاوے کی لکڑی کے علاوہ اور کچھ نہ تھا آپ نے فرمایا اے معاذ! کیا تو جانتا ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے اور بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔

قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَحَقُّ
الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَكَلَّبُوا

ترجمہ:- فرمایا سو بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسکی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی چیز کو

شریک نہ کریں اور اللہ پر بندوں کا حق یہ ہے کہ جو شخص اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے وہ اس کو عذاب نہ دے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی بشارت نہ دے دوں؟ فرمایا تو انہیں بشارت نہ دے کیونکہ وہ بھروسہ کر لیں گے۔

تمت اربعون قصه بحمد اللہ تعالیٰ

الله الله الله الله الله الله الله الله الله الله الله

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ اللَّهُ

الله الله الله الله

الله الله الله الله

اللَّهُ اللَّهُ

اللَّهُ